

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188096

UNIVERSAL
LIBRARY

قانون وراثت

یعنی

ایکٹ نمبر ۱۸۶۵ء

مشرع مع نظائر

مولفہ

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت مولوی فاضل شیخ غلام حسین مدنا
وکیل چیف کورٹ

بار دوم

{ حال تک کی ترمیمات و اصلاحات کے ساتھ }

مطبع روز بازار (جنرل لائیکس انجینی) پریس میں
کارپردازان کے حسن ختام ہی حسب کتاب نمبر

۱۹۰۸ء

قیمت فی جلد

مختصر فہرست کتب قانونی مطبع روز بازار

(جنرل لاکسٹن جیسی) درست
(جنین مال لک کی ترمیمات وغیرہ شامل ہیں)

ضیاع دیوانی

مجموعہ ضابطہ دیوانی - برسر ۱۸۸۱ء

شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی جس عمدہ طرز پر لکھو تیرہ گیا
مدیکھنے کو تعلق رکھتی ہے۔ ایک صورت میں انگریزی شرح

مجموعہ ضابطہ دیوانی کو تلفظ انگریزی میں بہادریج ایکٹورٹ

سکھتے کارتر جمہور دوسری صورت میں تمام انگریزی شروع

کا ایکٹل مجموعہ جو سکرلات و نظائر کا جامعہ اردو میں سے

انکو ایسا جامع بنا دیا گیا کہ جس میں اس کے مفاد فرمایا

اچھوت بہت زور کو اس کی تدریس کی ہے

قانون دادوسی خاص نمبر ۱۸۸۱ء

شرح قانون دادوسی خاص بہت سی انگریزی شروع

سے تیار کی گئی ہے۔

قانون میعاد نمبر ۱۸۸۱ء

شرح قانون میعاد باور و صفا اور شرط روایت کے قانون

سعاد اور جہت شرح انگریزی کا انتخاب ہے۔ وہی دیکھنے

کے قابل کتاب ہے۔

قانون حق آسائش نمبر ۱۸۸۲ء

مجموعہ قانون حق آسائش شرح

قانون انتقال جائیداد (۱۸۸۲ء)

قوانین پنجاب نمبر ۱۸۸۱ء مدیکویشن کے متعلق

شرح قوانین پنجاب ایجنٹ پنجاب کو تلفظ انگریزی

صاحب بیر طوٹ لار اور دیگر شروع ایکٹ ۱۸۸۱ء

سے تیار کی گئی ہے

قانون متعلق من بلوغ نمبر ۱۸۸۱ء

.. ناانسان نمبر ۱۸۸۱ء

مجموعہ قانون ناانسان شرح تمام سائل متعلقہ ناانسان کا

ایک کل مجموعہ اور انگریزی وارو میں اپنی بنائے ہوئے

قانون سٹیفٹ شپینی شرح چھوٹی سی کتاب

اپنی عمر کے بہت ہی عام پسند ہوئی ہے

قانون وراثت نمبر ۱۸۸۱ء شرح

شرح قانون بدو بیٹ زرک نمبر ۱۸۸۱ء نہایت بجا

اور قابل قدر کتاب ہے

قانون کیوریٹ وراثت نمبر ۱۸۸۱ء شرح

.. امانت کے نمبر ۱۸۸۱ء شرح

.. متعلقہ اشخاص قانون میں نمبر ۱۸۸۱ء شرح نظائر

تمام قانون پیشہ صاحب کو اپنے دفتر میں رکھنا چاہیے۔

قانون مطالبہ فیضہ نمبر ۱۸۸۱ء شرح

.. عدالت کے پنجاب نمبر ۱۸۸۱ء

.. معادہ نمبر ۱۸۸۱ء

شرح قانون معادہ - قانون معادہ کے متعلق کوئی بات

نہیں جو اس قابل قدر شرح میں درج نہیں کی گئی اس کی تیاری کو

وقت قانون معادہ بالک صاحب افسان صاحب گھم صاحب

شیخ و صاحب غیرہ کو سنانے رکھا گیا ہے نہایت مکمل اور

جانب شرح ہے۔

قانون تعیین الیت ناشات مع قواعد نمبر ۱۸۸۱ء

شرح قانون وراثت قابل خرید و فروخت نمبر ۱۸۸۱ء

قانون ہندویات کے متعلق اردو میں پہلی ہے شرح کو تلفظ

پی ڈی شار صاحب بیر طوٹ لار اور دیگر شروع انگریزی سے

بایفٹ کی گئی ہے جسے وقت تمام نظائر انگلستان کے بھی

حوالے دیے گئے ہیں۔

قانون برنگان مال عوام نمبر ۱۸۸۱ء شرح

.. حق معضنی نمبر ۱۸۸۱ء شرح معظایر اردو میں

ایسا عمدہ اور کہیں سے نہیں مل سکتا

قانون ایجاد و اختراع نمبر ۱۸۸۱ء

.. محافظت جائیداد مجاہدین دو ۱۸۸۱ء شرح

.. تمنا نا بجات نمبر ۱۸۸۱ء

..

فہرست مضامین ایکٹ ۱۰۶۵ء

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳	ایکٹ کورٹ		تصیّد
۴	حقوق و اختیارات کا ازدواج سے حاصل کیا گئے نہ ہونا		فصل (۱)
	فصل (۲)		مراتب ابتدائی
	ذکر سکونت مستقل	۱	مختصر نام
۵	قانون متعلقہ حق وراثت	۲	تعلق پذیری
	جائیداد منقولہ کے حق وراثت کے لئے صرف ایک قلم	۳	تعریفات
۶	سکونت مستقل منسوب ہو سکتا ہے	۴	مختصر و جمع
۷	سکونت مستقل شخص صحیح النسب کی	۵	شخص
۸	سکونت مستقل شخص غیر صحیح النسب کی	۶	سال و مہینا
۹	اثر پذیری سکونت قتل	۷	جائیداد غیر منقولہ
۱۰	سکونت مستقل جدید کا حصول	۸	جائیداد منقولہ
۱۱	خاص طریق حصول سکونت قتل برائش انڈیا	۹	ملک
	شخص الچی یا سفیر وغیرہ کو کسی اور ملک میں رہنے سے	۱۰	برائش انڈیا
۱۲	سکونت مستقل حاصل نہیں ہوتی	۱۱	جج ضلع
۱۳	اثر پذیری سکونت مستقل جدید	۱۲	ناما بن
۱۴	سکونت مستقل ناما بن	۱۳	وصیت
۱۵	حصول سکونت مستقل بذریعہ ازدواج	۱۴	تمتہ وصیت نامہ
۱۶	سکونت قتل زوجه بحالت ازدواج	۱۵	پروویٹ
۱۷	ناما بن سکونت مستقل پیدا نہیں کر سکتا	۱۶	دسی
۱۸	شخص مملوک یا اس کا سکونت مستقل حاصل کرنا	۱۷	ایڈمنسٹریٹر
		۱۸	لوکل گورنمنٹ

مضامین	دفعات	مضامین	دفعات
اثر ازدواج ایسے اشخاص میں جنہیں سے ایک باشندہ	۴۴	تشیخ وصیت بوجہ ازدواج موسمی	۵۶
برٹش انڈیا ہو	۴۵	قرین اختیار تقریر	۵۷
جائداد نابالغ کا درجہ کا میں نامہ ہونا	۴۵	تشیخ وصیت یا تہ وصیت غیر رعایتی	۵۷
فصل (۷)		اثر محکمہ کی یا تحریر میں السطوریہ تبدیلی بہ وصیت نامہ	
ذکر وصیت نامجات اور تہ جات وصیت نامہ	۴۶	غیر رعایتی	۵۸
اشخاص مجاز وصیت	۴۷	تشیخ وصیت یا تہ وصیت رعایتی	۵۹
ولی بذریعہ وصیت	۴۷	تحدید وصیت نامہ غیر رعایتی	۶۰
وصیت نامہ جو ضرب یا جبر وغیرہ سے لکھوایا جائے	۴۸	احاطہ جدید وصیت نامہ یا تہ وصیت نامہ جو جزاً منسوخ ہو کر	
وصیت نامہ منسوخ یا ترمیم ہو سکتا ہے	۴۹	بعد ازان کلیتاً منسوخ ہو	۶۰
فصل (۸)		فصل (۱۱)	
ذکر تحریر وصیت نامہ غیر رعایتی		ذکر طرز تحریر وصیت نامہ	
تحریر وصیت نامہ غیر رعایتی	۵۰	الفاظ وصیت نامہ	۶۱
اشتمال کاغذات بذریعہ حوالہ	۵۱	تحقیقات بغرض تصفیہ سوالات متعلقہ غرض و	
فصل (۹)		مصنوع و صیت نامہ	۶۲
ذکر وصیت رعایتی		نام یا تصریح میں غلطی کا ہونا	۶۳
وصیت رعایتی	۵۲	کوئی ضروری لفظ جو متروک رہا ہو سیاق عبارت	
طریقہ دو اعد وصیت رعایتی	۵۳	سے داخل سمجھا جاسکتا ہے	۶۴
فصل (۱۰)		غلط اجزاء کا اخراج	۶۵
ذکر تصدیق اقصیٰ اور تبدیل اور تجدید وصیت نامہ		کب جزو تصحیح بطور غلط خارج نہ کیا جائے گا	۶۶
ہبہ بحق گواہ حاشیہ کی تاثیر	۵۴	اہام مخفی کی صورت میں خارجی ثبوت لیا جاسکتا ہے	۶۷
وصیت نامہ میں کچھ حق حال ہونے یا دوسری ہونے سے		شہادت خارجی کا صورت ہائے اہام ظاہری	
شہادت ناجائز نہیں ہوتی	۵۵	میں ناقابل قبولیت ہونا	۶۸

مضامین	دفعات	مضامین	دفعات
کسی فقرہ کا مفہوم کل مطالب و میثارہ سے متنبہ ہوگا	۶۹	مراد ہے	۸۷
کب الفاظ کے مخصوص معنی اور کب وسیع تر معنی لئے جائیں گے	۷۰	قواعد تبعیہ و میثارہ میں شخص واحد کے نام و مرتبہ	۸۸
دو مفہوم میں سے کونساں رکھا جائے گا -	۷۱	ہبہ ہوا ہو	۸۸
کوئی جزو خارج نہ کیا جائے گا اگر اس سے کوئی مفہوم	۷۲	شرکہ باقی کا موہوب لاء	۸۹
معقول پیدا ہو سکتا ہو -	۷۳	جائیداد جب کا موہوب لاء جائیداد باقی کے ہبہ کے	۹۰
اثن الفاظ کی تعبیر جو مختلف حصص و میثارہ میں واقع ہو	۷۴	روسے سختی ہے	۹۱
جہاں تک ممکن ہو موسمی کی نیت کی تفسیل کی جانی چاہیے	۷۵	دقت حوالگی پر موہوب لاء	۹۱
دو متضاد فقروں میں آخری فقرہ لائق و ثلوق ہوگا	۷۶	کب ہبہ اثر پذیر نہ ہوگا	۹۲
و میثارہ یا ہبہ کا بوجہ ابہام کا عدم ہونا -	۷۷	دو مشترک موہوب لاء میں سے ایک کو موسمی پر پہلے	۹۳
تصریح اس جائیداد سے تعلق سمجھی جائیگی جو بوقت دقت	۷۸	فوت ہونے سے ہبہ بے اثر نہ ہوگا -	۹۳
موسمی اس کے مطابق پائی جائے -	۷۹	اثر اثن الفاظ کا جن سے موسمی کی نیت حصص لاء لائق	۹۴
اختیار تقرر کا عام ہبہ سے عمل پذیر ہونا سمجھا جائیگا -	۸۰	میتنے کی باقی جائے -	۹۴
مفہوم ہبہ بصورت عدم تقرری	۸۱	اگر کوئی حصہ ساقط ہو جائے تو وہ بلا وصیت متصور	۹۵
ہبہ بحق و ارشاد و غیرہ کسی شخص خاص کے بلا تین تخصیص	۸۲	ہوگا	۹۵
ہبہ بحق قائم تھا و غیرہ	۸۳	کب ہبہ بحق اولاد درشتہ مستقیم موسمی ہو ہوئے گی	۹۶
ہبہ بلا الفاظ محدود و کثرت	۸۴	وفات پر موسمی کی حیات میں ساقط نہ ہوگا ..	۹۶
ہبہ بشکل متبادل -	۸۵	جب ہبہ کسی شخص ثالث کے فائدہ کیلئے ہو تو وہ موسمی	۹۷
اثر ایسے الفاظ کا جو ایک گروہ پر دلالت کریں اور جو	۸۶	سکے موسمی کے روبرو فوت ہونے پر ساقط نہیں ہوتا	۹۷
شخص موہوب لاء کے نام کے بعد ایذا کے لئے ہوں	۸۷	حق و ارث بصورت ہبہ بحق جماعت مصرحہ ..	۹۸
ہبہ بحق گروہ اشخاص بالفاظ عام -	۸۸	فصل (۱۲) - ذکر ہبہ ہائے کالعدم کا -	۹۹
تعبیر الفاظ	۸۹	ہبہ بحق ایسے شخص کے جس کی تصریح خاص کی گئی ہو اور	۹۹
الفاظ ظاہر کنندہ قرابت و صرف رشتہ دار و لہ محلال	۹۰	جو موسمی کی وفات کے وقت موجود نہ ہو ..	۹۹

مضامین	دفعات	مضامین	دفعات
ہبہ محفوظ ہبہ مقدم بحق ایسے شخص کے جو بھوسہ کی	۱۰۰	ہو سکتا ہے	۱۱۰
وفات کے وقت موجود نہ ہو۔	۱۰۱	فصل ۱۱	
قائدہ بخلاف مدامت	۱۰۱	ذکر ہبہ موقوف بہ وقوع دیگر امر	
ہبہ بحق ایسی جماعت اشخاص کے جن میں بلفرض امر	۱۰۲	ہبہ شرط بلوقوع امر غیر متحقق جب امر مذکور کے	
مندرجہ دفعہ ۱۰۱ کی ذیل میں آتے ہوں۔	۱۰۲	وقوع کا کوئی وقت مقرر نہ ہو۔	۱۱۱
ہبہ جو ہبہ زیر دفعات ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ کے کالعدم	۱۰۳	ہبہ بحق ایسے چند اشخاص کے جو کسی وقت غیر متحقق	
ہونے کی صورت میں مؤثر ہو۔	۱۰۳	ہبہ زندہ رہیں۔	۱۱۲
اثر ہدایت جمع ہوتے رہنے کا	۱۰۴	فصل ۱۲	
ہبہ بلفرض اور مذہبی یا خیراتی	۱۰۵	ذکر ہبہ بشرطیہ	
فصل ۱۳		ہبہ شرط بلوقوع غیر ممکن	۱۱۳
در باب اثر پذیر ہونے ہبہ جماعت وصیتی کے		ہبہ شرط بلوقوع خلاف قانون یا خلاف تہذیب	۱۱۴
تاریخ اثر پذیر ہبہ جب ادائیگی یا قبضہ ملوئی		تعیل شرط جسکی تعمیل قبل از اثر پذیر ہبہ واجب ہے	۱۱۵
رکھا گیا ہو	۱۰۶	ہبہ بحق ایک شخص کے اور بصورت سقوط ہر اہل	
وقت اثر پذیر ہبہ جب ہبہ کسی امر غیر متحقق کے		حق شخص دیگر	۱۱۶
وقوع پر مشروط ہو	۱۰۷	کتاب ہبہ ثانی بصورت سقوط ہبہ اہل مؤثر نہ ہوگا	۱۱۷
اثر پذیر ہبہ جماعت اشخاص میں سے اس شخص		ہبہ بعیدہ مشروط بلوقوع یا عدم وقوع امر غیر متحقق۔	۱۱۸
کے نام جو خاص عمر کو نہ پہنچا ہو۔	۱۰۸	شرط کی تعمیل پوری پوری ہونی چاہیے	۱۱۹
فصل ۱۴		ہبہ بعیدہ کے ناجائز ہونے ہبہ کی کو نقصان نہیں پہنچتا	۱۲۰
ذکر ہبہ وجوبی		ہبہ موقوف یا اس شرط کہ کسی عمل غیر متحقق کے وقوع	
ہبہ وجوبی	۱۰۹	یا عدم وقوع کے باعث ساقط ہو جائے گا۔	۱۲۱
دو مختلف اور جدا گانہ ہوں میں سے جو ایک ہی		شرط مذکور اگر زیر دفعہ ۱۰۷ ہو تو جائز ہو سکتی ہے	۱۲۲
شخص کے نام ہوں ایک منظور اور دوسرا منظور		نیو ایسے امر کا جس سے اس فعل کی تعمیل غیر ممکن ہوگا	

مضامین	دفعات	مضامین	دفعات
یہ بے انتہا تعریف میں پڑ جائے جسکی تکمیل کو پاسطے کوئی خاص وقت مقرر نہ ہو اور جسکی عدم تکمیل کی صورت میں شے ہو کہ کسی اور شخص کو پہنچے گی۔	۱۲۳	تکمیل اس شرط کی کسی وقت معین میں جب کا پہلے یا بعد میں واقع ہونا ضروری ہو۔	۱۲۴
فصل (۱۷)		فصل (۱۸)	
ذکر مہربانیت اس امر کے کہ وہ کس مقدار استعمال میں ہدایت صرف سرمایہ حب و صیت یا بغض یا ناید شخص دیگر ہدایت در بارہ طریق صرف سرمایہ ہو یہ بغض یا ناید خاص شخص ہو ہو ب۔	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰
۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰
۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰

مضامین	دفعات	مضامین	دفعات
انفصال پر خاص جب وہ شخص ثالث کسی شے	۱۴۱	سرمایہ موہوبہ بالتخصیص کا کسی شخص ثالث کو	۱۵۲
مالیتی کے حامل کرینا استحقاق ہو	۱۴۲	شرط پر قرض دینا کہ وہ اُسے واپس کرے۔	۱۵۳
انفصال بذریعہ حصول جزو شے موہوبہ خاص۔	۱۴۳	سرمایہ موہوبہ بالتخصیص کا فروخت ہو کر پھر خرید کیا جانا	۱۵۴
انفصال بذریعہ حصول جزو اس سرمایہ کے جب کا ایک	۱۴۴	فصل (۲۲)	
جزو بالتخصیص یہ کیا گیا ہو	۱۴۵	ذکر ادا کا مطالبہ کیا جا جو شے موہوبہ پر وار د ہوں	
حکم اس صورت میں جب کسی سرمایہ کا ایک جزو خاص کسی	۱۴۶	عدم ذمہ داری موصی دوبارہ سبکدوش کرنا	۱۵۵
شخص کو دلایا جائے۔ اور کوئی شے دیگر جو اُسی	۱۴۷	موہوبہ لاکے۔	۱۵۶
سرمایہ سے دی جائیگی کسی شخص ثالثی کو یہ کیجئے	۱۴۸	تکمیل استحقاق موصی نسبت نیلئے موہوبہ کے	۱۵۷
اور اس سرمایہ کا کوئی حصہ خود موصی کو حوالہ کیجئے	۱۴۹	اوسکی اپنی جائیداد کے خرچ سے	۱۵۸
اور باقی ہر دونوں کو ہوب اہم کے لئے ناکافی ہو۔	۱۵۰	موہوبہ کی جائیداد کی بری الذمگی کو افادہ اہل الذمہ	۱۵۹
انفصال اسی صورت میں جب سرمایہ موہوبہ خاص	۱۵۱	دکان واجب الادائے بیعہ مقررہ سے۔	۱۶۰
موصی کی وفات پر موجود نہ ہو۔	۱۵۲	موہوبہ لہ بالتخصیص کے حصہ جاعت مشترکہ کی	۱۶۱
انفصال اس صورت میں جب سرمایہ موہوبہ خاص	۱۵۳	بری الذمگی	۱۶۲
بر وقت وفات موصی جزا موجود ہو۔	۱۵۴	فصل (۲۳)	
عام انفصال ہر خاص ایسے مال کا جو مقام معین	۱۵۵	ذکر ان شہیائے موہوبہ کا جنکی تشریح الفاظ عام میں	
سے ادا ہوا دیا گیا ہو	۱۵۶	ہر شہیائے جنکی تشریح الفاظ عام میں ہو۔ ..	۱۶۳
کب ادا ہوا لیا جائے شے موہوبہ کا بمنزلہ انفصال کر نہیں	۱۵۷	فصل (۲۴)	
جب شے موہوبہ یا نقد یا مال ہو جو خود موصی یا	۱۵۸	ہر نسبت سود یا انتقال کسی سرمایہ کے	
اوس کا کوئی قائم مقام شخص ثالث سے حاصل کرے۔	۱۵۹	ہر نسبت سود یا انتقال سرمایہ کے	۱۶۴
تبدیل شے موہوبہ بالتخصیص میں بذریعہ قانون	۱۶۰	فصل (۲۵)	
امین تاریخ وصیت و وفات موصی	۱۶۱	ذکر ہر ہر سالانہ	
تبدیلی شے موہوبہ بلا علم موصی	۱۶۲	سالانہ مندرجہ ویشار کا حیات تک واجب الادا ہونا	
		الا تصور میں کہ وصیت اسکے خلاف منشا پر پایا جائے	۱۶۵

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۴۰	ہبہ جو کسی شخص کے فائدہ کیلئے کیا گیا ہو بغرض اعدا الامرین کس طرح متصور ہوگا۔	۱۶۱	وقت تفویض جب وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ کسی شخص کیلئے سالانہ کسی جائیداد کے زر زمین یا موہمی کی جائیداد عام سے مقرر کیا جائے یا جب وصیتنامہ میں کچھ روپیہ اس غرض خاص سے ہبہ ہوا ہو کہ اس سے سالانہ خسہ دیکھا جائے۔
۱۴۱	اختیار کرنے کا پابند نہیں۔	۱۶۲	کئی سالانہ۔
۱۴۲	شخص جو اپنی حیثیت ذاتی سے بروئے وقت نامہ کوئی فائدہ حاصل کرے مجاز ہے کہ کسی اور حیثیت سے خلاف مضمون وصیتنامہ اعدا الامرین اختیار کرے۔	۱۶۳	جب کوئی سالانہ اور جائیداد ملے ہبہ ہو تو اولاً کل سالانہ ادا ہونا چاہیے۔
۱۴۳	وصیتنامہ اعدا الامرین اختیار کر چکے ہیں۔		فصل (۲۶)
۱۴۴	التمذام بصورت قابض ہونے سے موہوب کے دو سال		ذکر ہبہ کا جو بنام قرضخواہوں اور حقداران معاش کے کیا جائے۔
۱۴۵	بجائی ہبہ بذریعہ فعل موہوب لکھ لیا۔		قرضخواہان بادی النظر میں شے موہوب کے علاوہ قرض کے بھی مستحق ہیں۔
۱۴۶	کے وصی کے تائید نامہ موہوب لکھ لکھ اعدا الامرین اختیار کرنے کی نسبت کہہ سکتے ہیں۔	۱۶۷	طفل شے موہوب کے علاوہ اپنی معاش کا بھی مستحق ہو
۱۴۷	عدم تعمیل کا نتیجہ۔	۱۶۸	موہوب لکھ لکھ بعد میں کوئی معاش مقرر کرے
۱۴۸	التمذام اعدا الامرین بصورت ناقابلیت۔	۱۶۹	انفساخ لازم نہیں آتا۔
	فصل (۲۸)		فصل (۲۷)
	ذکر ہبہ بجاالت مرض الموت		ذکر اختیار اعدا الامرین
۱۴۹	جائیداد قابل ارتحال بذریعہ ہبہ بجاالت مرض الموت	۱۷۰	واعثات جگہ رو سے اعدا الامرین اختیار کیا جاسکتا
۱۵۰	تقرین ہبہ بجاالت مرض الموت	۱۷۱	ان حقوق کا پہنچا جن سے دست برداری کیلئے
۱۵۱	تیسرے ہبہ	۱۷۲	موہمی کا یقین دوبارہ اپنے امک ہونے کے
۱۵۲	کے غیر مؤثر سمجھا جائے گا۔	۱۷۳	غیر ضروری ہے۔
	فصل (۲۹)		

مضامین	دفعات	مضامین	دفعات
ذکر عطا پر و بیٹ اور چٹھیاں اتہام ترکہ کا	۱۷۹	مستغنی ہو۔ یا منظور نہ کرے۔	۱۷۵
جیتیت و جایادوصی یا اہتم۔	۱۸۰	عطا کے چٹھیاں مہتممی اس شخص کو جسے تام جایاد	۱۷۶
عطا کے چٹھیاں مہتممی نقل و نقل و مینامہ۔	۱۸۱	یا اور کا کوئی حصہ ہبہ ہوا ہو۔	۱۷۷
پر و بیٹ صرف وصی مقررہ کو عطا ہوگا۔	۱۸۲	استحقاق چٹھیاں مہتممی تا اہتمام موہوب لہ مستغنی	۱۷۸
تقریر ہجہ یا معنوی	۱۸۳	عطا کے چٹھیاں مہتممی اس صورت میں جب کوئی وصی	۱۷۹
کس کو پر و بیٹ عطا نہیں ہو سکتا۔	۱۸۴	یا موہوب لہ جایاد و بقایا یا اور کا تا اہتمام نہ ہو۔	۱۸۰
عطا کے پر و بیٹ ایک دفعہ یا بدفعات	۱۸۵	حکم طلب قبل از عطا کے چٹھیاں مہتممی نام اس شخص	۱۸۱
علیحدہ پر و بیٹ اس تہ و مینامہ کا جو بعد عطا	۱۸۶	کے جو کل جایاد و بقایا کا موہوب لہ نہ ہو۔	۱۸۲
پر و بیٹ معلوم ہوا ہو۔	۱۸۷	حکم جس کے ذریعہ سے رشتہ دار چٹھیاں مہتممی کے مستغنی ہیں	۱۸۳
کارروائی بصورت مختلف اوصیاء تہ و مینامہ۔	۱۸۸	اہتمام بیوہ والا اس صورت میں کہ عدالت کئی جہ سے	۱۸۴
متعلق ہونا اتہام کا باقی ماندہ وصی سے	۱۸۹	اس کا خارج رکھنا مناسب سمجھے	۱۸۵
استحقاق متضمن ہونے وصی یا موہوب لہ کو جب	۱۹۰	کسی شخص کو بیوہ کیساتھ مہتممی میں شامل کرنا۔	۱۸۶
ثابت ہو جائے۔	۱۹۱	اہتمام اس صورت میں کہ جب بیوہ نہ ہو یا خارج لگی ہو	۱۸۷
آثر پر و بیٹ	۱۹۲	شروط	۱۸۸
کس کو چٹھیاں مہتممی عطا نہیں ہو سکتیں۔	۱۹۳	استحقاق قریبہ دار اور بارہ مہتممی۔	۱۸۹
حق جایاد و شخص بلا وصیت فوت شدہ جثبات	۱۹۴	استحقاق شوہر نسبت اتہام ترکہ زوجہ۔	۱۹۰
ہو جائے۔	۱۹۵	عطا کے اتہام بقرض خواہ	۱۹۱
آثر چٹھیاں مہتممی	۱۹۶	اہتمام بصورت ہونے ترکہ کے برٹل انڈیا میں۔	۱۹۲
انفال چٹھیاں مہتممی سے جائز نہیں ہو جائے۔	۱۹۷		۱۹۳
عطا کے چٹھیاں مہتممی جب وصی متحی نہ ہوا ہو۔	۱۹۸		۱۹۴
طریقہ دار استغفارے وصی	۱۹۹		۱۹۵
کارروائی بصورت میں جبکہ وصی میعاد مینہ میں	۲۰۰		۱۹۶
			۱۹۷
			۱۹۸
			۱۹۹
			۲۰۰
			۲۰۱
			۲۰۲
			۲۰۳
			۲۰۴
			۲۰۵
			۲۰۶
			۲۰۷
			۲۰۸

فصل (۳)

ذکر عطا کے پر و بیٹ مشروط بقیود۔

(الف) عطا کے پر و بیٹ بقید میعاد

وصیت نامہ گم شدہ کی نقل یا سودہ کا پر و بیٹ

مضامین	دفعات	مضامین	دفعات
دعیتنامہ گم یا ضائع شدہ کے مضامین کا پروبیٹ	۲۰۹	تحقیق کر کے اسکی حفاظت کرے۔۔۔۔۔	۲۲۴
پروبیٹ کی نقل جب اہل موجود ہو۔۔۔۔۔	۲۱۰	تقریباً محکمہ اس شخص کا جو کہ بنظر حالات معمولی	
اتہام نامیاعد پیش کرنے دیتنامہ کے۔۔۔۔۔	۲۱۱	حصول چھٹیاں محتمی کا سختی ہو۔۔۔۔۔	۲۲۵
اب ذکر عطا پروبیٹ واسطے فائدہ دیتنامہ انخاص غرضی حق کے		رو، ذکر عطا پروبیٹ بقید ہتیار	
عطا اتہام معد دیتنامہ منسلکہ صی غیر حاضر کے مختار کو۔	۲۱۲	پروبیٹ یا اتہام معد دیتنامہ منسلکہ تابع ہتیار کے	۲۲۶
عطا اتہام معد دیتنامہ منسلکہ اس شخص غیر مختار		اتہام بقید استتار۔۔۔۔۔	۲۲۷
کے مختار کو جو بصورت حاضری متحق اتہام ہوتا۔	۲۱۳	رو، پروبیٹ نسبت جائیداد ملے	
عطا اتہام ایسے شخص غیر حاضر کے مختار کو جو		پروبیٹ یا اتہام جائیداد ملے۔۔۔۔۔	۲۲۸
بصورت عدم وصیت متحق اتہام ہو۔۔۔۔۔	۲۱۴	رو، پروبیٹ نسبت جائیداد غیر اتہام شدہ	
اتہام نامیاعد بلوغ شخص نابالغ جو اکیلا و صی یا		پروبیٹ جائیداد غیر اتہامی۔۔۔۔۔	۲۲۹
جائیداد ملے کا تہام ہو ب لڑ ہو۔۔۔۔۔	۲۱۵	قوا معد متعلقہ پروبیٹ جائیداد غیر اتہامی۔۔۔۔۔	۲۳۰
اتہام نابالغ چند و میاں یا ہو ب لیم جائیداد ملے	۲۱۶	اتہام جب چھٹیاں محتمی ختم ہو جائیں۔ اور کوئی جزو	
اتہام لغرض افادہ شخص مجنون۔۔۔۔۔	۲۱۷	جائیداد اتہام پائے کو باقی رہ جائے۔۔۔۔۔	۲۳۱
اتہام بدوران مقدمہ جواز دیتنامہ یا حصول پروبیٹ	۲۱۸	رو، ذکر ترمیم پروبیٹ۔	
رج، پروبیٹ مختص بمقصود خاص۔		کوئی غلطیاں عدالت سے درست ہو سکتی ہیں۔	۲۳۲
پروبیٹ امر محدودہ مندرجہ وصیت نامہ۔۔۔۔۔	۲۱۹	کارروائی اس صورت میں جب تتمہ بعد عطا اتہام	
اتہام معد دیتنامہ منسلکہ محدودہ با مراض	۲۲۰	معد دیتنامہ منسلکہ دستیاب ہو۔۔۔۔۔	۲۳۳
اتہام مجددی جائیداد جس میں وہ شخص ذاتی حق رکھتا ہو	۲۲۱	رج، ذکر انفساخ پروبیٹ	
اتہام محدودہ بقدمہ۔۔۔۔۔	۲۲۲	تمنیخ یا استرداد بوجہ معقول۔۔۔۔۔	۲۳۴
اتہام مجددی اس کے کہ جو مقدمہ محکم کے نام		دعہ معقول۔۔۔۔۔	"
دائر ہو بوالا ہے وہ اسکا فریق کیا جائے	۲۲۳		
اتہام مجددی اس کے کہ وہ آمدنی جائیداد متوفی			

فصل ۳۱

ذکر ضابطہ وقت عطا اود انفعال پروبیٹ چھٹیاں محتمی

مضامین	دفعہ	مضامین	دفعہ
اختیار ڈسٹرکٹ جج دوبارہ عطا دینے پر پروٹسٹ وغیرہ	۲۳۵	درخواست چھٹیاں محضتی	۲۴۶
اختیار تقرر ڈیگیٹ یعنی مفوض الیدج ضلع بغرض کرنے		بعض صورتوں میں مزید بیان سوال وغیرہ میں واسطے	
کارروائی کے مقدمات غیر نزاعی میں	رد الف	پروٹسٹ یا چھٹیاں انتہام ترک کر کے ہو	رد الف
اختیار ڈسٹرکٹ جج دوبارہ عطا پر پروٹسٹ چھٹیاں محضتی	۲۳۶	درخواست پروٹسٹ یا چھٹیاں محضتی پر دستخط اور	
ڈسٹرکٹ جج مجاز ہو کر کاغذات شہادت کی پیش کرینکا		تصدیق ہونی چاہیے	۲۴۷
حکم دے	۲۳۷	درخواست پروٹسٹ پر ایکٹ اوہ وصیت کی تصدیق کا ہونا	۲۴۸
کارروائی عدالت ڈسٹرکٹ جج نسبت عطا پر پروٹسٹ		سوال یا اقرار میں محسوس بیان کرینکی علت میں شمار	۲۴۹
چھٹیاں محضتی	۲۳۸	جج ضلع سائل کا احاطا اظہار لیگا	۲۵۰
کرنل کٹر صاحب ڈسٹرکٹ جج کو بائداد کی حفاظت		طلبی ثبوت مزید	"
کیلئے دست اندازی کرینکا اختیار ہے ..	۲۳۹	اجرائے اشتہار بغرض معاینہ کارروائیات	"
کرنل صاحب ڈسٹرکٹ جج پروٹسٹ یا چھٹیاں محضتی عطا		مشترکہ اشتہار	"
کرینکا مجاز ہے	۲۴۰	سوالات امتناعی نسبت عطا پر پروٹسٹ چھٹیاں	
تجویز درخواست جو اس ضلع کے جج کے پاس گذرائی گئی		محضتی	۲۵۱
ہو جس متونی سکونت مستقل نہ رکھتا تھا ..	۲۴۱	نمونہ عذر داری	۲۵۲
پروٹسٹ یا چھٹیاں محضتی مفوض الید اختیار کر سکتا ہے	رد الف	بعد و دخل ہونے عذر داری کے درخواست پر کوئی	
پروٹسٹ یا چھٹیاں محضتی کا مطلق مختتم ہونا ..	۲۴۲	کارروائی نہ ہوگی تا وقتیکہ عذر دار کو اطلاع نہ دیکھائے	۲۵۳
ہائیکورٹوں میں رٹ تفکیک عطا شدہ تحت شرط		کب مفوض الید ضلع پروٹسٹ یا چھٹیاں محضتی عطا	
دفعہ ۲۴۲ کا ارسال کیا جانا	رد الف	نہیں کر سکے گا	رد الف
درخواست پروٹسٹ یا چھٹیاں محضتی کا بشرطیکہ وہ		اختیار ترسیل کیفیت بحضور جج ضلع مقدمات قابل	
حساب بط پیش ہو کر تصدیق ہو گئی ہو مختتم قطعی ہونا	۲۴۳	اشتہاء غیر نزاعی میں	رد الف
درخواست پروٹسٹ	۲۴۴	ضابطہ جبکہ نزاع ہو یا مفوض الید خیال کسے کر پروٹسٹ	
کرنل صورتوں میں ترمیم دینا مگر درخواست کیسٹ منسلک ہوگا	۲۴۵	یا چھٹیاں انتہام ترک کیئے ہنگی عدالت ہا کر کیا جانا چاہیے	رد الف

مضامین	دفعہ	مضامین	دفعہ
عطاء کے پروبیٹ کا مزین بمبر عدالت ہونا۔	۲۵۴	مطالبہ جات اور تحقیقات پیروی یا جواب دہی مقدمہ	
عطاء کے چٹھیاں بھتسی کا مزین بمبر عدالت ہونا۔	۲۵۵	متونی کو اسکے اوصیا اور جھٹماں کے حق اور مقابلہ میں بھی نیام	
ضمانت نامہ بھتسی	۲۵۶	رہیں گے	۲۶۸
انتقال ضمانت نامہ بھتسی	۲۵۷	وصی یا مہتمم ترکہ کو جائیداد کے علیحدہ کرنے کا اختیار	۲۶۹
وقت عطاء کے پروبیٹ یا چٹھیاں بھتسی	۲۵۸	خیرید جائیداد متونی از جانب وصی یا مہتمم ترکہ	۲۷۰
نقصی ہونا ان اہل وصیتاں جات کا جبکہ پروبیٹ یا		اختیارات چند اوصیا یا جھٹماں ترکہ بنکدور	
چٹھیاں اہتمام ترکہ معد وصیتاں مشککہ کے عطا ہوں	۲۵۹	ایک استعمال کر سکتا ہے	۲۷۱
حاصل کنندہ پروبیٹ یا چٹھیاں بھتسی تنہا مالش کر سکتا		پہنچنا اختیارات کا برطبق ذوات ایک منجانب اوصیا	
ہے تاوقتیکہ پروبیٹ وغیرہ منسوخ نہ ہو جائے۔	۲۶۰	یا جھٹماں ترکہ کے	۲۷۲
ضابطہ قدمات نزاعی۔	۲۶۱	اشیا غیر اہتمام شدہ کے مہتمم کے اختیارات۔	۲۷۳
ادائیگی وصی یا مہتمم کو قبل استدوار پروبیٹ یا چٹھیاں بھتسی	۲۶۲	اختیار مہتمم عہد صغر سنی میں	۲۷۴
وصی یا مہتمم کاروپہ کو اپنے پاس رکھ لینے کا اختیار۔	۲۶۳	اختیار مہتمم اوصیہ کہ خدا شدہ	۲۷۵
ایکٹ کے باراضی احکام جج ضلع	۲۶۴		
ہائیکورٹ اور جج ضلع کا ساوی الا اختیار ہونا۔	۲۶۵		
فصل (۳۲)			
ادویا جو خود اپنے عمل بیجا سے وصی بن جائیں		ذکر ذرائع وصی یا مہتمم ترکہ کا	
وصی کا اپنے عمل کے باعث موجب نقصان ہونا۔	۲۶۶	ذوات متعلقہ تجہیز و تکفین متونی	۲۷۶
ذمہ داری وصی کی نسبت اپنے عمل کے	۲۶۷	تعلیق اور حساب	۲۷۷
فصل (۳۳)		بعض صورتوں میں خود تعلیق میں جائیداد واقعہ برپیش	
اختیارات وصی یا مہتمم ترکہ۔		انڈیا داخل ہوگی۔	۲۷۸
اختیار دربارہ بنا دعاوی دیون واجب الادا		ذوات متعلقہ جائیداد دیون شخص متونی کے۔	۲۷۹
بر وقت ذوات متونی	۲۸۰	جل دیون سے پیشتر اخراجات کی ادائیگی۔	۲۸۱
		اخراجات حصول پروبیٹ کا اخراجات تجہیز و تکفین کے	
		عین بعد ادا ہونا	۲۸۲

مضامین	دفعات	مضامین	دفعات
بعض اہل حق انخدمت کا ادا کیا جانا اور پھر جلد دیون	۲۹۳	نو حیت رضامندی	۲۹۳
ذمگی متوفی	۲۹۱	رضامندی شرطیہ	۲۹۴
بخط شرطیہ مندرجہ صدر جلد دیون برابر اور بحساب	۲۹۵	رضامندی وصی نسبت بہ خود	۲۹۵
رسمی ادا ہو گئے	۲۸۲	رضامندی معنوی	۲۹۶
صرف جائیداد منقولہ با دایگی دیون جبکہ سکونت متعلق رہائش	۲۸۳	اثر رضامندی وصی	۲۹۷
اثر پائین نہ ہو	۲۸۳	وصی کب شے ہو ہو کہ حاکم کرے گا	۲۹۷
قرض خواہ وصول کنندہ جزو ذر قرضہ نہ ہے ۲۸۳ بجز بحراؤ	۲۸۴	باب ادا اور تقسیم رسمی زر سالانہ کے	
تعداد وصول کردہ کے جائیداد غیر منقولہ کو حصہ نہ پائے گا	۲۸۵	شروع ہونا ادائے سالانہ جبکہ کوئی میعاد و مینا نہ	
ذریعہ قرضہ کا اشیائے ہو ہو بہ سے پہلے ادا ہونا	۲۸۶	میں مندرج نہ ہو	۲۹۸
حق یا مستحق پر واجب نہیں ہو کہ بغیر کرنے بندوبست کافی	۲۸۷	کتاب لانہ پہلی سہ ماہی یا مہینہ میں ادا ہو گا	۲۹۹
معاوضہ ذمہ داری کے شے ہو ہو کہ تقسیم کر دے	۲۸۷	ادائے اول کی ہدایت کسی میعاد معینہ یا کسی خاص	
ہبہ ہائے عام کی تخفیف	۲۸۷	دن پر ہو نیکی صورت میں ادائے	۳۰۰
جائیداد کے تمام دیون کے ادا کیلئے کافی ہو نیکی صورت	۲۸۸	سالانہ دارالحد کے دو اوقات کے درمیان میں فوت	
میں شے ہو ہو کہ بلا کم و کاست حوالہ ہونا	۲۸۸	ہونے کی صورت میں سالانہ کا بحساب رسمی دیا جانا	۳۰۱
جائیداد کے ادائے دیون و اخراجات کیلئے کافی ہو	۲۸۹	بعض ادائے ہبہ جات کے سرانہ کو فائدہ کے کام میں لگانا	
کی صورت میں بیع الاخذ کر دے استحقاق	۲۹۰	صرف مبالغہ ہو ہو جبکہ ہبہ غیر خاص حیات تک ہو	۳۰۱
ہبہ ہائے خاص کی تخفیف بحساب رسمی	۲۹۱	صرف اس پر عام کا جو کسی وقت آئندہ پر حوالہ ہو نیکی لئے ہو	۳۰۲
کوئی کوئی ہبہ بعض تخفیف ہبہ ہائے عام تصور ہو گئے	۲۹۱	سود و رسانی	۳۰۳
فصل (۳۵)		ضابطہ جبکہ کوئی سرمایہ کمفول یا مقرر نہ ہو	۳۰۳
ذکر رضامندی وصی کا نسبت شے ہو ہو بہ کے		انتقال ہبہ شرطیہ کا ہو ہو کہ جائیداد باقی کی طرف	۳۰۴
تکمیل استحقاق ہو ہو کہ لئے رضامندی کا فردی ہونا	۲۹۲		
اثر رضامندی وصی واسطے ہبہ خاص کے	۲۹۳		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۲۱	فرغخواہ موہوب لاہر واپسی کا دعویٰ کر سکتا ہے۔۔۔	۳۰۵	صرف جائیداد بلقیے موہوبہ تا حیات بلا مدت اس امر کے
۳۲۲	کے بعد موہوب نے اپنے پناہ پر بیٹہ لایا ہوا نصف ۳۲۱۔ ۳۲۲ پر واپسی	۳۰۶	کر کفالت نامحاجات خاص میں لگائی جاوے۔۔
۳۲۳	پڑا ہو کسی اندر ہو بے سے واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔۔	۳۰۷	صرف جائیداد بلقیے موہوبہ تا حیات بعد مدت اس امر کے
۳۲۴	کے بعد موہوب لاہر نے اپنے پناہ پر بیٹہ لایا ہوا اولیٰ کو خلاف اگر	۳۰۸	کر کفالت نامحاجات خاص میں لگائی جائے۔۔
۳۲۵	دو دیوالیہ ہو گیا ہو کارروائی کر سکتا ہے۔۔۔	۳۰۹	وقت اور طریق صرف و خرید۔۔۔
۳۲۶	حد واپسی ایک موہوب لاہر کے دوسرے کو۔۔۔	۳۱۰	سود واجب الادا۔۔۔
۳۲۷	واپسی بلا سود ہوگی۔۔۔	۳۱۱	ضابطہ جبکہ نابالغ فرشتے موہوبہ وصول کرنے یا اسکا
۳۲۸	جائیداد بلقیے بعد موتی ادائیگی کو موہوب جائیداد بلقیے کو دیکھا جائے گی۔	۳۱۲	قبضہ یا اسکا مستحق ہو اور اسکی طرف کسی اور شخص کو جو لگائی
۳۲۹	ترکہ کو تسلیم کیا ہو ورنہ نہایت اوصیٰ یا تم ترکہ کو واپس منقل کرنا	۳۱۳	کی ہدایت نہ ہو۔۔۔
۳۳۰	جو سکونت مستقل کر ملک میں رہتا ہو۔۔۔	۳۱۴	فصل (۳۸) ذکر نفع اور سود دینے موہوبہ کا۔
۳۳۱	فصل (۴۰)	۳۱۵	استحقاق موہوب لاہر بارہ نفع ہے خاص۔۔۔
۳۳۲	ذکر ذمہ داری وی یا تم ترکہ بابت نقصان رسانی کے	۳۱۶	جائیداد بلقیے کو موہوب لاہر کا استحقاق دوبارہ نفع جائیداد بلقیے۔
۳۳۳	ذمہ داری وی یا تم ترکہ در صورت نقصان رسانی۔	۳۱۷	سود جبکہ پر تمام کی ادائیگی کا کوئی وقت مقرر نہ ہو۔۔
۳۳۴	ذمہ داری و صورت غفلت نسبت حصول کسی جزو جائیداد کے	۳۱۸	سود جبکہ وقت مقرر ہو۔۔۔
۳۳۵	فصل (۴۱) متفرقات	۳۱۹	شرح سود۔۔۔
۳۳۶	وراثت جائیداد اشخاص ہندو اور عین و میتا اور ترکہ لاہریتی و	۳۲۰	نذر سالانہ کی باقی پر پوری کی دفعات کے پہلو پر اس اند کوئی عائد نہ ہوگا
۳۳۷	از دونوں سے ایک ٹہا کا متعلق نہ ہونا۔۔۔	۳۲۱	آن بلان پر سود جو سالانہ نفع پر لگائے جائیں۔۔
۳۳۸	اختیار کردہ زجر جیل دوبارہ شقہ کر کے کسی فرق یا قوم یا	۳۲۲	فصل (۳۹) ذکر واپسی اشیائے موہوبہ
۳۳۹	جماعت کے تاجر ایک ٹہا ہے۔۔۔	۳۲۳	واپسی ایسے بہک جو بنگلہ حاکم عدالت ادا کیا جائے۔۔
۳۴۰	منسوخ شدہ پروویڈنٹ یا چٹھیاں تمام ترکہ کا حوالہ کر دینا	۳۲۴	حوتی سے ادا کر نیکی صورت میں کوئی واپسی نہ ہوگی۔۔
۳۴۱	ضمیمہ	۳۲۵	واپسی جبکہ پر قبیلہ شرط پر واجب الادا ہو۔۔۔
۳۴۲	اشامپ و فیس	۳۲۶	کے بعد موہوب لاہر واپسی حصہ متناسبہ کل ہے۔۔
۳۴۳	تمام شد	۳۲۷	تقسیم جائیداد۔۔۔
۳۴۴		۳۲۸	فرغخواہ جائیداد پر اپنا مطالبہ قائم رکھ سکتا ہے۔۔

قانونِ ایشیہ

یعنے

ایکٹ نمبر ۱۸۶۵ء

جو

(۱۶ مارچ ۱۸۶۵ء کو جناب انگریز جنرل بہادر باجلاس کونسل کی پیشکش سے منظور کیا گیا)

ترمیم و درست شدہ پروا کیٹھانے ۲۲ مارچ ۱۸۶۵ء و ۱۷ مارچ ۱۸۶۵ء و ۱۵ مارچ ۱۸۶۵ء و ۱۴ مارچ ۱۸۸۱ء و
۱۸۸۹ء و ۲۲ مارچ ۱۸۹۰ء و ۱۲ مارچ ۱۸۹۱ء و ۸ مارچ ۱۹۰۳ء

مشرع مع نظائر

ایکٹ جسکی یہ مراد ہے کہ مالک برٹش انڈیا میں قوانین متعلقہ استحقاق ترکہ بلا وصیت اور برہنہ ر وصیت کی اصلاح اور تیسرے ہو۔

تھیڈ ہرگاہ ان اصول قانون کی اصلاح اور تیسرے کرنی قرین مصلحت ہے جو مالک برٹش انڈیا میں استحقاق ترکہ بلا وصیت اور برہنہ وصیت سے متعلق ہیں لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے :-

۱۰۔ ایکٹ بنا برہنہ ایکٹ اصلاح مندرجہ بہرست ۱۸۶۵ء ہر فصل ذیل اصلاح مندرجہ بہرست میں اصلاح قرار دیا گیا ہے :
مصلع ہراری باغ لوانڈگا۔ مان بہوم و پرگز دال بہوم و کلہان قن مصلع کلہوم۔ (لاحظہ ہو انڈیا گزٹ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۵ء
حصہ ۵۰ صفحہ ۵۰) مالک مغربی و شمالی مصلع تراکی میں (لاحظہ ہو انڈیا گزٹ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء حصہ ۵۰ صفحہ ۵۰)

ایکٹ بنا بالعموم اپر بہا میں نافذ قرار دیا گیا ہے (لاحظہ ہو حصہ اول ضمیمہ دوم ایکٹ ۲۰ ۱۸۸۶ء)

فصل۔ مراتب ابتدائی

مختصر نام دفعہ ۱۔ بایز ہے کہ یہ ایکٹ لہسمیہ۔ ایکٹ استحقاق وراثت واقع ہند مصدر ۱۸۶۵ء نامزد کیا جائے۔

تعلق پذیری دفعہ ۲۔ جراث مسورت کے کہ اس ایکٹ یا کسی اور قانون مجاریہ وقت میں کچھ اور حکم ہو تو اعد مندرجہ ایکٹ ہذا بمنزلہ قوانین برٹش انڈیا متعلق بجلد مقدمات حق وراثت بلا وصیت یا برائے وصیت کے سمجھے جائینگے۔

ایکٹ ہذا وراثت خاندان کے ہندوستانی عیسائی سے متعلق ہے اور زمانہ صدور ایکٹ ہندسے اسو خاندانوں کے یا اختیار نہیں رہا۔ کہ دھرم شاستر متعلقہ وراثت کی پیروی کریں لیکن اگر کوئی خاندان دھرم شاستر متعلقہ وراثت کی ہوتے تک پیروی کرتا رہا ہو کہ جب لے روئی ایکٹ وراثت ہندو کا قواعد وراثت تبدیل ہو تو وہ شخص خاندان بوجہ نفاذ ایکٹ ہذا کو سپاہیوں ان حقوق و محروم نہیں کہو جس کے بجا نکواندو دھرم شاستر حاصل ہوئے ہوں (۱)۔

مطابق دھرم شاستر کا زواج ماہین برہمنان کو قابل پابندی ہے گو رسم خلوت یا خلوت کبھی نہ ہوئی ہو۔ اگر کوئی ہندو عیسائی ہو جاتا اور بلا وصیت فوت ہو تو اس کی جائیداد کی وراثت کا ایکٹ وراثت ہند متعلق ہوگا۔ آرتھر کرٹنا ایکٹ برہمن کی رسوم شادی سنال کو ساتھ جو برہمن کی لڑکی آٹھ برس کی عمر کی تھی ۱۸۵۷ء میں ہوئی شادی کے بعد بھی خلوت نہیں ہوا اور نہ رسوم خلوت کبھی ادا کی گئیں ۱۸۵۷ء میں آرتھر کرٹنا عیسائی ہو گیا سنال نے اس کے ساتھ رہنے سے اسوجہ سے انکار کیا کہ وہ ذات سوجا ہے ہو گیا تھا اور سنال نے ۱۸۵۷ء میں اس سے اور اس کی جائیداد سے ہر طرح کا دعویٰ چھوڑ دیا ۱۸۵۷ء میں آرتھر کرٹنا کی شادی عیسائیوں کے طریقہ منظم ہوئی ۱۸۵۷ء میں آرتھر کرٹنا بلا وصیت فوت ہوا اور ایڈمنسٹریٹر جنرل نے اس کے متروکہ قبضہ کر لیا سنال نے دعویٰ کیا کہ ایڈمنسٹریٹر جنرل اس کی شادی کی حالت میں ہی پر دہمسن لے کر چلا گیا تھا کہ آرتھر کرٹنا شادی اور ذات کے خارج فوت ہوا اور اس کی ذات کے خارج ہو گیا پرا شپت بموجب دھرم شاستر کو نہیں لہذا اس کا حق وراثت باقی نہیں رہا قبل اس کے جو کہ سنال فوت ہوئی اور نالاش قلم ہوئی اس نالاش جی کہ ایڈمنسٹریٹر جنرل نے اس کو چھوڑ دیا تھا اتہام جائیداد و جہاں عدالت کے دائر کی۔ دعویٰ مان یہ تھے۔ (۱) پر آرتھر کرٹنا۔ (ب) برادر آرتھر کرٹنا جو اپنے پروردہ علیحدہ نہیں کیا تھا (ج) دمی سنگم بھتیجی بھوتی کہ سنال آرتھر کرٹنا کی زوجہ ہوتے میں تھی جب اس کی رسم شادی منظم کے ساتھ ہوئی۔

دفعہ ۵ کسی شخص کو ازدواج کے ذریعہ سے اس شخص کی جائیداد میں کچھ حقوق و اختیارات کا ازدواج سے حاصل یا ضائع نہ ہونا۔
 حق نہ پہنچنے کا جبکہ ساتھ اس کا ازدواج ہوا ہو اور نہ وہ شخص زوجہ ہو خواہ زوج اپنی جائیداد خاص کی نسبت اس فعل کے کر نیے معذور ہے گا جبکہ وہ عدم ازدواج کی صورت میں کر سکتا تھا۔

دفعہ ۵ اعلیٰ شخص کی جائیداد منقولہ سے متعلق نہیں جن کی سکونت مستقل ہندوستان میں ہو اور زوجہ کہ جس کے پاس کچھ اپنی جائیداد نہ ہو۔ اور متحق طلاق کی ہو متحق اسکی ہے کہ واسطے اولے خرچہ اسکی مالش کے شوہر کا نظام کرے۔ مقدمہ پریوی بنام پرتی رائنڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۵۷ سے استیاز کیا گیا اور ۱۲ مارچ ۱۹۵۷ء میں لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۸۷ زیر دفعہ ۵۔ ایکٹ ۱۹۵۷ء شرح مولف +

جب ایک مستقل باشندہ انگلستان نے ایک مستقل باشندہ عورت ہندوستان سے شادی کی ہو تو وہ عورت کی وفات پر پہلی تمام جائیداد منقولہ کا متحق بحجری اسکے نزدیک تر رشتہ دار کے ہے۔ دفعات ۴ و ۴۷۷۔ ایکٹ ہذا قانون وراثت میں کچھ فرق نہیں ڈالیں بلکہ وہ اس اثر سے متعلق ہیں جو بعد از ازدواج کے اس جائیداد پر پڑتا ہے جو اشخاص ازدواج شدہ میں سے کسی کی ملکیت ہو اور جو کامین امر محرمہ قبل از عدلیج میں درج نہ ہو (۳) عورت شادی شدہ ایسی جائیداد کی بابت قانونی کارروائی کر سکتی ہیں جو بموجب ایکٹ ہذا ایکٹ ۱۹۵۷ء کے انکی علیحدہ ملکیت قرار دی گئی ہو (۴)۔

فصل ۲۔ ذکر سکونت مستقل

دفعہ ۵۔ برٹش انڈیا میں تحقیقات وراثت نسبت جائیداد غیر منقولہ کسی شخص متوفی جائیداد شخص متوفی۔ کے قانون برٹش انڈیا کے مطابق تجویز کیا جائیگا۔ عام اس سو کہ وفات کے وقت اس کا مسکن مستقل کہیں ہو۔ اور

۱۔ دفعہ ۵ کسی ازدواج سے جس کے متعاقبین میں ایک یا دونوں بوقت ازدواج ہندو یا مسلمان یا بدھ یا سکھ یا جین مذہب کے ہو علاقہ نہ لکھی اور نہ ایسی متصور ہوگی کہ کبھی اس کا علاقہ تھا۔ ایکٹ ۱۹۵۷ء دفعہ ۲ فقرہ اخیر +

۲۔ ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۲۷، انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۱۱، انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۲، انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۰۶۔ (۴) دفعہ ۵۔ ایکٹ ۱۹۵۷ء۔ +

استحقاق وراثت نسبت جائیداد منقولہ متوفی کے اوس ملک کے قانون کے بموجب تجویز ہوگا جس میں وہ وفات کی وقت سکونت مستقل رکھتا تھا۔

تمثیلات

رالف (الف) زید نے جو برٹش انڈیا میں سکونت قیام رکھتا ہے ملک انس میں جائیداد منقولہ اور ملک انگلنڈ میں بھی جائیداد منقولہ اور برٹش انڈیا میں جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ دونوں چھوڑ کر فرانس میں وفات پائی تو استحقاق وراثت نسبت اس کل ترکہ کے قانون برٹش انڈیا کے مطابق تجویز ہوگا۔

ب (ب) زید قوم انگریز نے کہ فرانس میں سکونت مستقل رکھتا ہے برٹش انڈیا میں جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ دونوں چھوڑ کر برٹش انڈیا میں وفات پائی تو استحقاق وراثت نسبت جائیداد منقولہ مطابق قواعد نافذہ ملک انس کے تجویز ہوگا جبکہ اعتبار سے حق وراثت نسبت جائیداد منقولہ اس انگریز کے طے ہوتا ہے جو فرانس میں سکونت مستقل رکھ کر جائے اور استحقاق وراثت نسبت جائیداد غیر منقولہ مطابق قانون برٹش انڈیا کے تجویز کیا جائے گا۔

ایک شخص باشندہ اسکاٹلنڈ نے جو لازم ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوا اور بعد صادر ہونے ایکٹ ۱۸۵۸ء ۲۱ ویں ۲۲ جلوس وکٹوریہ باب ۱۱ کے جس کے روئے حکومت ہند کی ایسٹ انڈیا کمپنی سی بادشاہ کو منتقل ہوئی۔ دستور لازم رہا شدہ میں وصیت نامہ تمام وکمال اپنا مکہ کا لکھا ہو اچھوڑ کر وفات پائی جس پر حسب احکام کمپنی وراثت ہند کو اسیان ثبت نہیں ہوئی تھیں مگر جو مسلماً بموجب قانون اسکاٹلنڈ کے درست تھا۔ طریق درخواست واسطے استقرار اس امر کے کہ دستاویز مذکورہ وصیت نامہ جائز ہے اور واسطے عطا پر وجہ کے تجویز ہوئی کہ متوفی نے سکونت مستقل ہند کی محال کی تھی کہ جو اس نے بوقت اپنی وفات کے باوجود ایکٹ ۱۸۵۸ء و ایکٹ وراثت کو ضائع نہیں کی اور بیوجہ چونکہ وصیت نامہ کی تکمیل صحیح طور پر نہیں ہوئی تھی۔ لہذا عطا پر وصیت سوا کا لکھا گیا را کوئی اسرارے استباہ نہیں ہو کہ کوئی ریاست غیر بریاریست بلکہ خدمت وقت جنگ قابض جائیداد غیر منقولہ واقع برٹش انڈیا اور یہی جائیداد قواعد وراثت بلا وصیتی مندرجہ دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے۔ ریاست مذکور کو ایسا تصور کرنا چاہیے کہ وہ منسلک کارپوریشن کو ہے جو بطور ریاست کے اس وقت تک قائم رہتی ہے کہ جب تک اس کو ملکہ معظمہ وام قابلہ بحیثیت مذکور تسلیم کرتی جو خواہ قاعدہ وراثت ریاست کچھ ہی ہوا اور خواہ اس کی گورنمنٹ کی کچھ نہی شکل ہو۔ (۲۰)

دفعہ ۶۔ جائیداد منقولہ کے حقوق وراثت کیلئے الگ جائیداد ایک مقام سکونت مستقل بنو ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۷۔ سکونت مستقل شخص صحیح النسب کی میں جو جس میں اوسکا باپ اوسکی پیدائش کے وقت سکونت مستقل رکھتا تھا اور اگر وہ بعد وفات والد کے پیدا ہوا ہو تو اس ملک میں جو جس میں اوسکا والد وفات کی وقت سکونت مستقل رکھتا تھا۔

مثیل

وقت پیدائش زید کے اوسکا والد انگلستان میں سکونت مستقل رکھتا تھا تو زید کی سکونت مستقل ابتدائی انگلستان میں ہے بالفاظ اس کے کہ وہ کس ملک میں پیدا ہوا۔

دفعہ ۸۔ سکونت مستقل ابتدائی کسی شخص غیر صحیح النسب کی اوس ملک میں جو جس میں اوسکی پیدائش کی وقت اُسکی والدہ سکونت مستقل رکھتی تھی۔

دفعہ ۹۔ سکونت مستقل ابتدائی اوس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک کوئی سکونت مستقل جدید اختیار نہ کی جائے۔

دفعہ ۱۰۔ شخص کو سکونت مستقل جدید اس وقت حاصل ہوتی ہے جب سوائے اوس ملک کے جس میں اوسکی سکونت مستقل ابتدائی تھی وہ کسی اور ملک میں بود و باش مستقل اختیار کرے۔
توضیح کسی شخص پر یہ قول کہ اس نے برٹش انڈیا میں سکونت مستقل اختیار کی محض اسوجہ صاف نہیں آتا ہے کہ وہ بحیثیت لازمی شاہ مظہر صیغہ ملکی یا جنکی یا اجرا کے کسی پیشہ یا کار بار کے برٹش انڈیا میں سکونت رکھتا ہے۔

مقتضیات

(الف) زید نے کہ اپنی سکونت مستقل ابتدائی انگلستان میں رکھتا ہے برٹش انڈیا میں جا کر پیشہ بیسٹری یا تجارت کا اس نیت سے اختیار کیا کہ اپنی باقی عمر برٹش انڈیا میں صرف کرے تو زید کی سکونت مستقل برٹش انڈیا میں قائم ہو گئی۔

(ب) زید نے کہ سکونت مستقل انگلستان میں رکھتا ہے ملک ٹرام میں جا کر ملازمت فوج آسٹریا کی

لے یعنی ولد انحلال لے یعنی ولد انحرام۔

اس نیت سے اختیار کی کہ اس ملک کی فوج میں قائم رہے تو زید نے ملک آسٹریا میں سکونت متقل حاصل کی۔
 (ج) زید نے کہ فرانس میں سکونت متقل ابتدائی رکھتا ہے بعد کرنے عہد ملازمت بابت ایک میعاد معین ساتھ گورنمنٹ برٹش انڈیا کے برٹش انڈیا میں پہنچ کر بود و باش اختیار کی اور اسکی یہ نیت ہے کہ وقت انقضاء سے میعاد مذکور کے فرانس میں واپس جائے تو زید نے برٹش انڈیا میں سکونت متقل حاصل نہیں کی۔
 (د) زید نے کہ انگلستان میں سکونت متقل رکھتا ہے واسطے رفع داحساب ایک بار دہشتہ اکتی کے جو شکست ہو گیا ہے برٹش انڈیا میں جا کر سکونت اختیار کی اور اسکی یہ نیت ہے کہ اپنا کام طے کر کے انگلستان میں واپس جائے تو زید نے سکونت مذکور سے گودہ سکونت کتنے ہی دراز عرصہ تک قائم رہے برٹش انڈیا میں سکونت متقل حاصل نہیں کی۔

(۴) زید نے جو بہ تقاضائے ادھنیں حالات کے جو تمثیل ماسبق میں مذکور ہیں برٹش انڈیا میں رہنے کو گیا تھا پیچھے سے اپنی نیت بدل کر برٹش انڈیا میں بود و باش متقل اختیار کی تو زید کو برٹش انڈیا میں سکونت متقل حاصل ہوئی ہے۔

(۵) زید نے جبکی سکونت متقل آبادی ملک فرانس موسومہ چندن نگر ہے حوادث سلطنت فرانس سے خالیست ہو کر مجبوری کلکتہ میں پناہ لی اور کئی برس تک کلکتہ میں اس امید سے رہا کہ جب سلطنت بنگالی ہم امن مان کیاتھ چندن نگر میں واپس جائیگے تو زید کو ایسی سکونت سے برٹش انڈیا میں سکونت متقل حاصل نہیں ہوئی۔

(۶) زید نے بہ تقاضائے حالات تذکرہ تمثیل ماسبق متصلہ کلکتہ میں پہنچ کر باوصف وقوع ان تبدیلات سلطنت کے جنگلے باعث زید امن و امان کے ساتھ چندن نگر میں واپس جاسکتا تھا۔ کلکتہ میں قیام کیا اور اسکی نیت ہو کہ کلکتہ میں علی الدوام رہے تو زید کو برٹش انڈیا میں سکونت متقل حاصل ہوئی ہو۔
 ملاحظہ ہو انڈین لارڈ پورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ زیر دفعہ ۵۔

خاص طریق حصول سکونت دفعہ ۱۱۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص برٹش انڈیا میں سکونت متقل اس طرح حاصل مستقل برٹش انڈیا۔ کرے کہ وہ اپنی خواہش نسبت حصول سکونت متقل کے بطور اظہار نامہ تحریر اور اپنے دستخط سے مکمل کر کے برٹش انڈیا کے کسی دفتر میں جو بہ تجویز لوکل گورنمنٹ مقرر ہو گا داخل کرے۔

لے دوبارہ اودہ ملاحظہ ہو انڈیا گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۶۵ء صفحہ ۸۱۳ و دوبارہ برٹش ہر ہا ملاحظہ ہو گزٹ مذکور مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۶۵ء صفحہ ۸۲۵۔

گرفتاریہ ہے کہ شخص مذکور نے اظہار نامہ مذکور کے احوال سے عین سال بھر پہلے برٹش انڈیا میں بودو
باش رکھی ہو +

مآجب سیکڑی گورنمنٹ پنجاب واقع لاہور کا دفتر برائے احوال تحریری اظہار نامجات منجانب ایسی شخص کے جو
برٹش انڈیا میں سکونت مستقل محل کے لیے خواہشمند ہوں ایک فتر قائم کیا گیا ہے (۱)

دفعہ ۱۲۔ اس شخص کو جو کسی ملک کی گورنمنٹ کی طرف سے
شخص الچی یا سفیر وغیرہ کو کسی اور ملک میں
رہنے سے سکونت مستقل محل نہیں ہوتی۔

کسی اور ملک میں الچی یا سفیر یا اور طرح پر قائم مقام مقرر ہوا ہو صرف
ملک خراہ ذکر میں باعتبار تقرر کے اپنی سکونت رکھنے سے سکونت مستقل محل نہیں ہوتی اور نہ کسی اور
شخص کو صرف الچی یا سفیر مذکور کیساتھ بطور ملازم یا اہل خاندان کے رہنے سے ایسی سکونت مستقل پیدا ہوتی ہے۔
دفعہ ۱۳۔ سکونت مستقل جدید
اثر پذیری سکونت مستقل جدید
سکونت مستقل سابق پہر حال یا اور سکونت اختیار نہ کیجائے +

دفعہ ۱۴۔ سکونت مستقل طفل نابالغ کی وہی ہے جو اسکے والد یا والدہ کو جس
سکونت مستقل نابالغ
اسنے اپنی سکونت مستقل ابتدائی پیدا کی حال ہو۔

مستثنیٰ نابالغ کی سکونت مستقل کی تبدیل اسکے والد یا والدہ کی سکونت مستقل کی تبدیل سے اس صورت
میں لازم نہیں آتی ہے جبکہ نابالغ کا ازدواج ہوا ہو یا وہ بلا زمت شاہ معظم کوئی جہدہ رکھتا یا زمت انجام
دیتا ہو یا اپنے والد یا والدہ کی رضامندی سے کوئی کاروبار علیحدہ کرتا ہو +

دفعہ ۱۵۔ ازدواج کی رو سے زوجہ کو وہی سکونت مستقل حاصل
حصول سکونت مستقل بذریعہ ازدواج
ہوتی ہے جو اسکے شوہر کو حاصل ہو بشرطیکہ وہ سکونت مستقل زوجہ کو پہلے سے حاصل نہ تھی۔

دفعہ ۱۶۔ حالت ازدواج میں زوجہ کی وہی سکونت مستقل ہے جو
سکونت مستقل زوجہ بحالت ازدواج
اوسکے شوہر کو حاصل ہے۔

مستثنیٰ اگر شوہر زوجہ میں کسی عدالت مجاز کے حکم سے مفارقت ہوئی ہو یا اگر شوہر معیاد قید بعبور و ریائے
شور طے کرتا ہو تو زوجہ کی سکونت مستقل شوہر کی سکونت مستقل کے ساتھ متعین ہوگی +

دفعہ ۱۷۔ بجز ان صورتوں کے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے کوئی شخص حالت
نابالغ سکونت مستقل پیدا نہیں کر سکتا
(۱) ۱۱ شہنما نمبر ۹۱۵ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۶۵ء پنجاب گزٹ مطبوعہ ۲۹ ماہ مذکور +

ناما بغی میں سکونت متقل جدید پیدا نہیں کر سکتا ہے +

دفعہ ۱۸ - شخص سلباً محاس کو بجز اسکے کہ اسکی سکونت متقل کسی اور شخص کی سکونت متقل حاصل کرنا سکونت متقل کا اتباع کرے کسی اور طور پر سکونت متقل جدید پیدا نہیں ہو سکتی ہے

دفعہ ۱۹ - اگر کوئی شخص برٹش انڈیا میں جائیداد منقولہ حق وراثت جائیداد منقولہ برومقانون برٹش انڈیا بصورت عدم سکونت مستقل بجائے دیگر چھوڑ کر فوت کرے تو بشرطیکہ کسی سکونت مستقل کا کوئی دیگر ہونا ثابت نہ کیا جائے - استحقاق وراثت نسبت جائیداد مذکور قانون برٹش انڈیا کے مطابق تجویز کیا جائیگا۔

فصل در قرابت

دفعہ ۲۰ - رشتہ یا قرابت اس تناسب یا تعلق کا نام ہے جو باہم ان اشخاص کے ہو جو ایک ہی اہل یا مورث متحد کی اولاد سے ہوں +

دفعہ ۲۱ - قرابت مستقیمہ و ایسے دو اشخاص کی قرابت باہم مراد ہے جن میں سے ایک دوسرے کے ساتھ علویاً یا سفلاً واسطہ راست رکھتا ہو مثلاً باپ کسی شخص اور اسکے باپ یا دادا یا پردادا پڑنا یا اور مورث کے جو سلسلہ مستقیمہ متصاعدہ میں ہو یا باپ کسی شخص اور اسکے بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے یا اولاد کے جو سلسلہ مستقیمہ متنزہ میں ہو قرابت باہمی ہے۔ اور ہر رشتہ کا ایک درجہ متصاعدہ یا متنزہ ہوتا ہے۔

چنانچہ ہر شخص کو اپنے باپ کے ساتھ درجہ اول کا رشتہ ہو اور بیٹے کیساتھ بھی درجہ اول کا رشتہ ہے اور اپنے دادا یا پردادا پوتے یا پڑپوتے کیساتھ درجہ دوم کا رشتہ اور اسی طرح سے پردادا پڑنا یا اور پڑپوتا پڑپوتے کیساتھ درجہ سوم کا رشتہ ہو

دفعہ ۲۲ - قرابت طرفی سے ایسے دو اشخاص کی قرابت باہم مراد ہے جو ایک ہی اہل یا مورث کی اولاد سے ہوں مگر ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ مستقیمہ نہ رکھتا ہو اور واسطے دریافت اس امر کے کہ کسی رشتہ دار طرفی کو کسی شخص متوفی کے ساتھ کس درجہ کا رشتہ ہو مناسب ہے کہ شخص متوفی سے لیکر اوپر کی طرف اہل مورث تک اور پھر اہل مورث سے اوتر کر رشتہ دار طرفی تک حساب کیا جاوے اور ہر شخص کی بابت عام اس کو کہ وہ سلسلہ متصاعدہ میں ہو یا متنزہ میں ایک درجہ سمجھا جائے +

بجز فصل بنیادیں سے متعلق نہیں ملاحظہ ہوا ایکٹ ۲۱ ۱۸۶۵ء دفعہ ۸ - +

فصل در فوٹ بلا وصیت

دفعہ ۲۵- کسی شخص کا بلا وصیت فوت کرنا اس تمام جائیداد کی نسبت سبھا وصیت فوت شدہ منظور کیا جائیگا جسکی نسبت اسنے ایسا مہرہ وصیتی نہ کیا ہو جو نفاذ پانے کے لائق ہو۔

تمثیلات

(الف) زید بلا چھوڑا وصیت نامہ کو مر گیا تو گویا وہ اپنی کل جائیداد کی نسبت بلا وصیت فوت کر گیا۔
(ب) زید نے ایسا وصیت نامہ چھوڑا جسکی رو سے اسنے بلکہ کو وصی مقرر کیا ہو مگر اس وصیت نامہ میں کچھ اور شرائط نہیں ہیں تو گویا زید نسبت میں ترکہ اپنے کے بلا وصیت فوت ہوا۔
(ج) زید نے کسی غرض خلاف قانون کے لئے اپنی کل جائیداد وصیت کی رو سے مہرہ دی تو گویا زید نسبت تقسیم ترکہ اپنے کے بلا وصیت فوت ہوا۔

(د) زید نے وصیت نامہ میں بلکہ کو ال۔۔۔ اور عمر کے پسر کلان کو ال۔۔۔ لکھ کر کسی ورخص کیلئے کچھ نہ لکھا اور سوائے مبلغ ال۔۔۔ کو فوات کی ہوت کچھ اور جائیداد نہ چھوڑی اور عمر و زید سے پہلے بلا ولادت کسی پسر کے فوت ہو گیا تو گویا زید نسبت تقسیم ال۔۔۔ کے بلا وصیت فوت ہوا۔

آرڈیشنرین جی پاری باشندہ سورت ۱۳ فروری ۱۹۵۷ء کو اسی جگہ رشتہ داران ذیل بعد اپنے زندہ چھوڑ کر فوت ہوا یعنی ایک منترجہ بائی (رہا نڈنٹ) اپنی پہلی زوجہ سے جو اس پیشتر فوت ہو چکی تھی اپنی دوسری زوجہ دہن بائی جو اس علیحدہ رہتی تھی اور اپنی تیسری زوجہ جسکو اسنے طلاق دیدیا تھا اور جسکے پسر کو آرڈیشنر نے اپنا تسلیم نہیں کیا تھا اور اپنی تین بہنیں۔ دہن بائی دسونا بائی دگل بائی جنہیں سو پہلی کا بیاہ ساتھ کیخسہ کے ہو گیا تھا۔ اور جسکا بیٹا امیر شا کیخسہ واپس لانا ہے۔ آرڈیشنر نے بذیلہ اپنے وصیت نامہ کے بصراحت یہ ہدایت کی کہ نہ اسکی دختر جو بائی اور نہ اسکی بیوہ دہن بائی کوئی حصہ اسکی جائیداد کا پادینگی۔ اور کہ اسنے اپنی کل جائیداد اپنے بہائی رتنا شا کے لئے چھوڑی لیکن قبل اسکے فوت ہو گیا تھا۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۷ء کو جیر بائی نے صاحب حج ضلع سورت سے بنیفیرون درخواست کی کہ چھوٹا تمام ترکہ آرڈیشنر شوہر سالی کو بطور اسکے مختار کے عطا کرکھا دیں۔ اور اسنے بیان کیا کہ آرڈیشنر بلا وصیت فوت ہوا۔ اسکی درخواست پر امیر شا کیخسہ و دہن بائی۔ دسونا بائی کچھ احتجاج و دہن بائی نے

بجاء فضل انہما باشتناے دفعہ ۲۵ پارسیوں سے متعلق نہیں) ملاحظہ ہوا ایکٹ ۱۱ ۱۶۵۷ء دفعہ ۸-۵

نے اس بنا پر اعتراض کیا۔ کہ آدرش نے جیہائی کو بطرحت اپنی جائیداد کی توریث سے محروم کیا تھا۔ اور نہ وہ اور نہ اس کا شوہر مستقل طور پر حاملہ میبھی میں رہتے ہیں۔ صاحب رج ضلع نے چھیات اتہام محدودہ شوہر جیہائی کو بطور اسکے مختار کے حسب دفعہ ۲۱۴۔ ایکٹ ۱۹۶۵ء عطا کیں۔ برطبق رجوع ہونے اپیل کے ایکٹ میں صرف منجانب ایرائٹا مختار تجویز ہو کر آدرش بلا وصیت لیکر کر کسی ایسے بہ یا انتقال اپنی جائیداد کے فوت ہوا جبکہ نفاذ ہو سکے۔ کیونکہ اس کا منتقل البہ واحد (زننا شا) قبل اسکے فوت ہو چکا تھا پس حقیقت بوجہ قانون وراثت کے پہنچی چاہیے۔ استعمال محض الفاظ معنی کا بلا اسکے کرانے ساتھ کوئی نافذ انتقال اسکی جائیداد کا ہو۔ اسکی دفتر جیہائی یا اسکی بیوہ دہن بالی کو پھر حصہ نہ کرے پانیشہ محروم نہیں کر سکتا۔ بوجہ ایکٹ وراثت پاریسوں دہر ۱۹۵۷ء کے بیوگان و اولاد کا استحقاق عطا نہیں خواہ بہنوں سے مقدم ہے۔ دفعہ ۲۷ ضمیمہ ۲۔ پاریسوں کے ایکٹ وراثت کی صورت میں متعلق ہر کہ جب متوفی نہ تو اولاد صلیبی چھوڑے۔ نہ زوج خواہ زوجہ چھوڑے (۱) *

دفعہ ۲۶۔ جائیداد مذکور زوجہ یا شوہر کو یا شخص متوفی کے قرابت داروں کو اس ترتیب سے

اور بوجہ ان قواعد کے پہنچتی ہے جو اس ایکٹ میں مقرر ہوئے ہیں۔ *

توضیح۔ بیوہ کو اس صورت میں حصہ مقررہ ایکٹ ہذا نہیں پہنچے گا جبکہ بیوہ کسی اقرار نامہ جائیداد کے رسیو جواز دول سے پہلے تحریر یا چکا ہو ترکہ شوہر کے حصہ تقسیم سے خارج رکھی گئی ہو۔ *

دفعہ ۲۷۔ اگر کوئی شخص بلا وصیت بیوہ چھوڑ کر مر جائے تو اگر

بیوہ اور قرابتی یا صرف بیوہ چھوڑ کر مرے۔ متوفی کی کچھ اولاد رشتہ مستقیمہ نہ ہو تو اسکے ترکہ کا ایک ثلث بیوہ کو

پہنچے گا اور باقی دو ثلث مطابق قواعد مندرجہ ایکٹ ہذا اسکی اولاد رشتہ مستقیمہ کو دیا جائے گا۔ اور اگر اسکی کچھ اولاد

رشتہ مستقیمہ نہ ہو کر کچھ قرابتی ہوں تو اسکی ترکہ کا ایک نصف بیوہ کو پہنچے گا اور باقی نصف اسکے قرابت داروں میں مطابق

ترتیب قواعد مقررہ ایکٹ ہذا تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر اسکے کچھ قرابت دار نہ ہوں تو اس کا کل ترکہ بیوہ کو پہنچے گا۔ *

دفعہ ۲۸۔ اگر وہ شخص جو بلا وصیت فوت کرے کوئی بیوہ نہ چھوڑے تو اس کا

چھوڑے یا کوئی قرابتی نہ چھوڑے ترکہ اسکی اولاد رشتہ مستقیمہ ترکہ کو یا اشخاص قرابت دار کو جو رشتہ مستقیمہ منسلک

سے نہ ہوں بوجہ قواعد مقررہ ایکٹ ہذا کے دیا جائے گا۔ اور اگر اس کا ایک بھی قرابت دار نہ ہو تو اسکی

جائیداد مال سرکار سمجھی جائے گی۔ *

فصل ۵۔ ذکر تقسیم ترکہ شخص متوفی بلا وصیت

(الف) جب اپنے اولاد رشتہ مستقیمہ چھوڑی ہو

دفعہ ۲۹۔ قواعداً جبکہ بموجب ترکہ شخص بلا وصیت فوت شدہ کا اربعہ منہائی حصہ بیوہ کو اگر بیوہ چھوڑ گیا ہو، اور کسی اولاد رشتہ مستقیمہ متسرر میں تقسیم کیا جائے گا یہ ہیں +

دفعہ ۳۰۔ جب شخص بلا وصیت فوت کرے ایک یا چند یا چند اطفال چھوڑے ہوں اور اس کے کسے طفل فوت شدہ کی کچھ اولاد رشتہ مستقیمہ نہ ہو تو اس کی جائیداد اس کے طفل زندہ کو اگر ایک طفل ہو تو بچگی اور اگر چند اطفال زندہ ہوں تو سب میں حصص مساوی تقسیم کی جائے گی +

دفعہ ۳۱۔ اگر اس شخص اولاد وصیت فوت کرے کوئی طفل زندہ نہ چھوڑا ہو یا اسے چھوڑا ہو الا اس کے ایک یا چند پوتے یا نواسے موجود ہوں اور کسی پوتے یا نواسے فوت شدہ کی کچھ اولاد رشتہ مستقیمہ نہ ہو تو اس کا ترکہ اس کے پوتے یا نواسے زندہ کو اگر ایک ہو یا جا بجا بیگا اور اگر چند پوتے یا نواسے زندہ ہوں تو سب میں حصص مساوی تقسیم کیا جائے گا۔

تفصیلات

(الف) زید کے صرف تین اطفال تھے ایک بکر دوسری ہندہ تیسرا خالد اور ان سب کے باپ پہلے وفات پائی یعنی بکر و زید کے اور ہندہ تین لڑکے اور خالد چار لڑکے چھوڑ کر فوت ہوا بعد ازاں زید بھی ان لوگوں اور نواسوں کو بلا موجودگی اولاد کسی پوتے خواہ نواسہ فوت شدہ کے چھوڑ کر فوت ہو گیا تو ہر ایک پوتے یا نواسے کو ترکہ کا نواں حصہ ملے گا +

(ب) اگر تین لڑکوں میں خالد بیٹہ چھوڑ کر کسی طفل کے فوت ہوا تو تمام ترکہ شخص متوفی کے پانچ پوتوں اور نواسوں یعنی بکر اور ہندہ کے اطفال میں بے حصص مساوی تقسیم کیا جاوے گا +

(ج) زید کے صرف دو اطفال ہیں ایک بکر دوسری ہندہ سو بکر نے اپنی زوجہ کو حاملہ چھوڑ کر باپ پہلے وفات پائی بعد ازاں زید ہندہ کو زینہ چھوڑ کر فوت ہو گیا اور بعد ازاں زینہ کے بکر کے ایک طفل

+ فصل مذکور میں سے متعلق نہیں۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۹۶۵ء۔ دفعہ ۸۔ +

پیدا ہوا تو زید کی جائیداد میں ہند اور اس طفل کے جو بعد وفات مالک جائیداد پیدا ہوا جب حصص سامی تقسیم کی جائے گی +

دفعہ ۳۲۔ اس طرح جائیداد شخص متوفی کی جو بلا وصیت فوت کرے بعید تر رشتہ وار چھوڑے منجملہ اولاد زنجہ رشتہ مستقیمہ شخص مذکور کے بشرطیکہ وہ سب لوگ متوفی کے ساتھ پر پوتے پڑنواسے کا رشتہ یا کوئی اور رشتہ بعید تر رکھتے ہوں اور لوگوں کو دی جائے گی جو متوفی کی ساتھ قریب تر رشتہ رکھتے ہوں +

دفعہ ۳۳۔ اگر کوئی شخص ایسی اولاد رشتہ مستقیمہ چھوڑ کر بلا وصیت فوت کرے کہ ماہین او سکے اور اشخاص اولاد کے مختلف درجوں کا رشتہ ہو اور وہ اشخاص جسے اولاد رشتہ بعید پیدا ہوئی ہو مر گئے ہوں تو جائیداد مطابق تعداد اولاد رشتہ مستقیمہ شخص متوفی کے جو اس کی وفات کے وقت اس کے ساتھ سب قریب تر رشتہ رکھتے تھے یا اس کے ساتھ اُسی درجہ کا رشتہ رکھتے تھے اور اولاد رشتہ مستقیمہ جو اس کی وفات تک زندہ تھے چھوڑ کر اس سے پہلے فوت ہو گئے حصص سامی میں تقسیم کیا دیں گی اور ہر شخص کو منجملہ اولاد رشتہ مستقیمہ شخص متوفی کے جو اس کی وفات کی وقت اس کے ساتھ رشتہ قریب تر رکھتا تھا ایک حصہ دیا جائیگا اور منجملہ اولاد رشتہ مستقیمہ مذکور کے جو اشخاص فوت ہوئے ہوں ایسے شخص کیلئے ایک حصہ علیحدہ کیا جائیگا اور وہ حصہ جو بحق ایسے شخص فوت شدہ منجملہ اولاد رشتہ مستقیمہ کے تجویز ہوا ہو اس کے طفل یا اطفال زنجہ یا کسی اور اولاد رشتہ مستقیمہ درجہ بعید کو حصہ سامی متوقع ہو پہنچے گا یعنی ایسے طفل یا اطفال زندہ یا دیگر اولاد رشتہ مستقیمہ درجہ بعید کو ہمیشہ وہ حصہ ملے گا جو اسکے یا ان کے والد یا والدہ یا والدہ کو اس صورت میں ملنا جبکہ مالک جائیداد اسکے یا ان کے سامنے فوت ہوتا۔

تمثیلات

والف، زید کے تین اطفال تھے بکرا اور ہند اور خالد سو بکر چار اطفال چھوڑ کر مر گیا اور ہند ایک طفل چھوڑ کر فوت ہوئی اور خالد کی حیات میں اس کے باپ نے وفات پائی پس جب زید کی وفات بلا وصیت ہو تب جائیداد کا ایک ثلث خالد کو ایک ثلث بکر کے چاروں اطفال کو اور باقی ایک ثلث ہندہ کے طفل واحد کو دیا جائے گا۔

(ب) زید نے بلا چھوڑنے کسی طفل کے گمراہ پوتوں نو اسوں کو مع دو کس اولاد کسی پوتر یا نو اسے فوت شدہ کے چھوڑ کر وفات پائی تو اسکی جائیداد نو حصوں میں منقسم ہوگی اون میں سے آٹھ حصے انہوں پوتوں نو اسوں کو ملیں گے اور نوں حصہ سہام مساوی دونوں پڑپوتوں یا پڑنو اسوں کو دیا جائے گا۔

(ج) زید کے تین اطفال تھے بکرا اور ہندہ اور خالد بکر نے چار لڑکے چھوڑ کر وفات پائی اور بکرا کا ایک لڑکا دو کس اولاد چھوڑ کر فوت ہوا ہندہ بھی ایک طفل چھوڑ کر مر گئی بعد ازاں زید خود بلا وصیت فوت ہو گیا اس صورت میں جائیداد کا ایک ثلث خالد کو ملیگا اور ایک ثلث ہندہ کے طفل کو دیا جائے گا اور باقی ایک ثلث چار سہام میں منقسم ہوگا مغلجہ انکے تین سہام بکر کے تین اطفال زندہ کو عطا ہونگے اور باقی ایک سہم حصص مساوی بکر کے دونوں پوتوں یا نو اسوں میں تقسیم ہوگا۔

(ب) جب اسنے اولاد رشتہ مستقیمہ نہ چھوڑی ہو۔

دفعہ ۳۴۔ اگر اس شخص نے جو بلا وصیت فوت کرے کوئی اولاد رشتہ مستقیمہ چھوڑی ہو تو قواعد ربا تقسیم جائیداد شخص مذکور (بعد وضع حصہ بیوہ اگر وہ چھوڑے) حسب ذیل ہیں۔

دفعہ ۳۵۔ اگر اس شخص کا باپ زندہ ہو جو بلا وصیت مرحلے تو باپ جب باپ زندہ ہو اس کی جائیداد کا وارث ہوگا۔

دفعہ ۳۶۔ جو شخص بلا وصیت فوت کرے اگر اسکا باپ فیات پاچکا کے بھائی بہن زندہ ہوں۔ ہوالا اسکی ماں زندہ ہو اور اسکے کچھ بھائی اور بہن بھی موجود ہوں اور کسی بھائی یا بہن فوت شدہ کا کوئی طفل زندہ ہو تو اس کی جائیداد اس کی ماں اور سہ ایک بھائی اور بہن زندہ کو تقسیم حصص مساوی دی جائے گی۔

تمثیل

زید نے اپنی ماں اور دو کس برادر حقیقی بکرا اور خالد کو اور نیز ایک بہن ہندہ کو جو اس کی ماں کے بطن سے ہے مگر اس کے باپ کے نطفے سے نہیں ہو زندہ چھوڑ کر وفات پائی اس صورت میں ماں کو ایک ربح اور دونوں بھائیوں کو ایک ایک ربح اور ہندہ کو جو اسکی ہمیشہ اخیا فی ہے باقی ایک ربح دیا جائے گا۔

دفعہ ۳۷۔ اگر شخص بلا وصیت کا باپ فوت ہو چکا ہو مگر مان زندہ متوفی بہائی یا بہن کی اولاد بھی زندہ ہو ہو اور اوس کا کوئی بہائی یا بہن اور کسی ایسے بھائی یا بہن کا طفل یا اطفال بھی موجود ہوں جسے شخص مذکور کے حین حیات وفات بائی ہو تو شخص متوفی کی جائیداد اوس کی مان اور ہر ایک بھائی یا بہن زندہ اور ہر بھائی یا بہن متوفی شدہ کے طفل یا اطفال زندہ کو تقسیماً حصص مساوی دیا جائے گی اور اطفال مذکور کو (اگر ایک سے زیادہ ہوں) حصص مساوی صرف وہی حصص ملینگے جو ان کے والدین کو علیحدہ علیحدہ اُس صورت میں ملتے جبکہ مالک جائیداد ان کے رد و فوت ہوتا۔

تمشیل

زید نے اپنی مان اور دو بہائی بکرا اور خالد اور ایک بہن مندر متوفیہ کا ایک طفل اور ایک بہائی علاقائی فوت شدہ مسلمان ولید کے دو اطفال کو کہ وہ بھائی اوس کے باپ کے لطفے مگر مان کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے زندہ چھوڑ کر بلا وصیت انتقال کیا تو جائیداد اس طرح تقسیم ہوگی کہ مان کو ایک خمس اور بکرا اور خالد کو ایک ایک خمس اور مندرہ کو طفل کو ایک خمس اور باقی ایک خمس ولید کے دو اطفال کو ہر حصص مساوی دیا جائے گا۔

دفعہ ۳۸۔ اگر باپ فوت ہو چکا ہو مگر مان زندہ ہو اور بہائی بہن سب بھائی بہن کی اولاد زندہ ہو مرگئے ہوں الا بجز بعض بہائیوں یا بہنوں کے اطفال وقت وفات مالک جائیداد کے زندہ ہوں تو اوس کی جائیداد اوس کی مان اور ہر بھائی یا بہن فوت شدہ کے طفل یا اطفال میں حصص مساوی تقسیم کی جائے گی اور اطفال مذکور کو (اگر ایک سے زیادہ ہوں) حصص مساوی وہی حصص ملینگے جو ان کے والدین کو علیحدہ علیحدہ اُس صورت میں ملتے کہ مالک جائیداد ان کے رد و فوت ہوتا۔

تمشیل

زید نے کوئی بہائی یا بہن نہ چھوڑا بلکہ اپنی مان اور اپنی بہن متوفیہ سمات مندرہ کا ایک طفل اور ایک بہائی متوفی مسلمان ولید کے دو اطفال زندہ چھوڑ کر بلا وصیت وفات پائی تو مان کو جائیداد کا ایک ثلث اور مندرہ کے طفل کو ایک ثلث اور باقی ایک ثلث ولید کے دونوں اطفال کو ہر حصص مساوی دیا جائے گا۔

دفعہ ۳۹۔ اگر متوفی بلا وصیت کا باپ فوت ہو چکا ہو الا مان زندہ ہو اور شخص بلا وصیت کا کوئی بھائی یا بہن یا کسی بھائی یا بہن کا کوئی طفل یا اطفال زندہ نہ ہوں تو متوفی کی جائیداد اوس کی مان کو پہنچے گی۔

دفعہ ۴۰۔ اگر وہ شخص جو بلا وصیت فوت ہو نہ کچھ اولاد ورثہ مستقیمہ مندرجہ
 ماں باپ زندہ نہ ہو۔
 نہ باپ نہ ماں چھوڑے تو اس کی جائیداد اس کے بہائیوں اور بہنوں اور اس بہائی یا بہن کے
 اطفال میں جو اس سے پہلے مر گئے ہوں چھٹسائی تقسیم کی جائیگی۔ اور اطفال مذکور کو اگر ایک سے زیادہ ہوں
 چھٹسائی مساوی وہی چھٹسائی ملے گی جو ان کے والدین کو علیحدہ علیحدہ اس صورت میں ملے گی جبکہ مالک جائیداد ان کے
 روبرو فوت ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۴۸۔ اگر شخص جو بلا وصیت فوت ہو نہ کچھ اولاد نہ ہو نہ مستقیمہ نہ باپ نہ باب یا بہائی بہن زندہ نہ ہو یا نہ کوئی بہائی نہ بہن زندہ چھوڑے تو اس کی جائیداد اس کے اور اقربا و بستاروں میں عموماً اس کے ساتھ رشتہ قریب تر رکھتے ہوں جب حصص مساوی تقسیم کی جائیگی۔

تمثيلات

تالفت) زید نے صرف ایک داد یا نانا اور ایک دادی یا نانی چھوڑ کے بلا وصیت وفات پائی اور اس کا کوئی اور قریب وار جوداد یا نانا یا دادی یا نانی کے برابر یا قریب تر رشتہ اس کے ساتھ رکھتا ہو موجود نہیں ہے تو ہر گاہ وہ لوگ دوسرے درجہ کے رشتہ دار ہیں جائیداد ان کو بخصص مساوی دیا گیا کی اور زید کسی چچا یا ماما خواہ بھوپھی خالہ کو کچھ حق ہو جس سے انہیں پہنچ گیا کہ چچا یا ماما بھوپھی خالہ تیسرے درجہ کے رشتہ دار ہیں۔ (ب) زید نے پردادا پر نانا یا پردادی پر نانی اور چند چچا ماما بھوپھی خالہ چھوڑ کے بلا وصیت وفات پائی اور ان کے سوائے کوئی اور قریب وار جو زید کیساتھ اسی درجہ یا اس کے قریب درجہ کا رشتہ رکھتا ہو موجود نہیں ہے تو ہر گاہ جملہ نامبروگان تیسری درجہ کے رشتہ دار ہیں ہر ایک کو برابر حصہ دیا گیا۔

(ج) زینے ایک پردادار پرنا اور ایک چچا خواہ ماموں اور ایک بھتیجا خواہ بھانجا چھوڑ کے بلا توفیق و فائزات پائی اور اس کا کوئی اور قدر نبار جواولنے قریب تر رشتہ رکھتا ہو موجود نہیں ہے تو ہر گاہ جلد ناز بزرگان تیسرے درجہ کے رشتہ دار ہیں ہر ایک کو برابر حصہ ملے گا۔

۱۵) کسی شخص نے اپنے ایک بہائی یا بہن کے دس اطفال اور دوسرے بہائی یا بہن کا ایک طفل چھوڑ کر بلا وصیت وفات پائی اور بمقابلہ نامبروگان کے کوئی زیادہ قریب رشتہ دار متوفی کا نہیں ہے اس صورت میں ہر طفل کو جائیداد کا گیارھواں حصہ ملے گا۔ +

تقسیمی میں زلف یادگیر جائیداد محسوب کیا جاوے گی جو شخص متوفی کے کسی طفل کی بہبود و ترقی میں صرف کیا ہو دفعہ ۴۲ جب کسی

شخص متوفی بلا وصیت کی جائیداد میں اور سکا کوئی طفل یا کسی طفل کی اولاد حصہ تقسیم کی دعویٰ دے تو وہ زر نقد یا دیگر جائیداد جو شخص متوفی نے اپنے حیات اور طفل کی بہبود اور ترقی کے لئے ادا یا عطا یا مقرر کی ہو جس کی ذات یا اولاد کی طرف سے دعویٰ ہو اس حصہ تقسیم کے حساب میں شامل نہ کی جائے گی +

تقسیم جائیداد شخص ولد محرم کی [نواب گرزعلی بہادر باہاس کونسل نے یہ اٹھا دیا ہے کہ جائیداد شخص ولد محرم جو بلا وصیت فوت ہو۔

لاوارث ملکیت سرکار بن چکی ہو اور نیز وہ جائیداد جو بعد ازین بحیثیت لاوارث ملکیت سرکار بن جائے بعد منہائی اور حیات عاید شدہ حصہ سرکار کے مقررہ تناسب کے مطابق ایک مذکورہ تقسیم کی جائیگی۔ ۱۸ شہزادہ ۳۰۹۹ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء طبع شدہ بطور نمبر ۲۱۸۹ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۱ء +

مراسد ذیل صیغہ فائشل منجانب صاحب کیٹری سیٹ ہند نمبر ۵۲ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۱ء گزٹ آف انڈیا میں تسلسل ۱۸ شہزادہ ۳۰۹۹ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء شہزادہ لکھا ہے۔

یہ دفعہ بحوالہ آپ کے مراسلات صیغہ نمبر ۳۴۵ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء نمبر ۴۹ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء میں آپ کی کارروائی تعلق جائیداد متروکہ مرٹری ٹی سائٹریس صاحبہ متوفی کو منظور کرتا ہوں۔

یہ دفعہ ۲۔ در باب اس عام سوال کے کہ جائیداد اشخاص ولد محرم کی ساتھ جو بلا وصیت فوت ہوں کیا بڑا ذکر ناجائز ہے۔ میں اس امر کو منظور کرتا ہوں کہ جس طریقہ کا پتہ آیا گیا ہے اس پر ان تمام صورتوں میں عمل کیا جائے جن میں جو شخص خاص جو صاحب طور پستی لحاظ کے ہوں ملک ہند کو باشندے ہوں۔ الا ان صورتوں میں جن میں کوئی دعویٰ از قسم مذکور مال کو بحیثیت لاوارث ملکیت سرکار بن جائے ایک سال کے اندر ثابت نہ ہو یا جب وہ اشخاص جو غالباً دعویٰ ہو گئے ملک ہند میں ہوں تو مال مذکور کو ملک انڈیا میں بھیج دینے کا دستور قائم رہنا چاہیے۔ ۱۸ شہزادہ ۳۰۹۹ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۱ء۔

ازدوے دفعہ قانون دراشت پارسیاں نمبر ۲۱۸۹ کے دفعہ ۴۲ قانون دراشت ہند جس کے رو سے قاعدہ انگریزی دفعہ ۵۔ ایٹیوٹ ڈیٹری پوٹن (قانون تقسیم متعلق عطیہ بحالت حیات مستوف ہوا ہے۔ پارسیوں سے جو متعلق قرار پایا اس سے وہ اشخاص قانون کی یہ مراد تھی کہ قاعدہ مذکورہ افراد اسلئے قوم پارسی کے نافذ قائم کیا جائے۔ قاعدہ جو بعد سے کہہ رہا تھا یا مذکور ڈیپریٹڈ ایٹکلس حصہ ۳ صفحہ ۳۹۳ میں دربارہ حقوق شہر نسبت ان زیورات کی اجراء کی وجہ کو اپنے لئے ہوں قرار پایا ہے پارسیوں سے متعلق ہے۔ (۱۱)

فصل ۶۔ ذکر اسکا کہ ازدواج اور کابینہ کو ترک کر کیا اثر ہے

حق شوہر نسبت ترک زوجه دفعہ ۴۴۔ شوہر اگر زوجه اس کے روبرو بلا وصیت فوت کرے زوجه کے ترک پر

وہی حق نہیں چاہے جو یہ کہ اس صورت میں کہ شوہر اس کے روبرو بلا وصیت فوت کرے ترک شوہری میں پہنچا پہنچا

اثر ازدواج ایسے اشخاص میں دفعہ ۴۴۔ اگر کوئی شخص جسکی سکونت مستقل برٹش انڈیا سے باہر ہو ایسے

جن میں سے ایک باشندہ برٹش انڈیا یا شخص کیساتھ برٹش انڈیا میں ازدواج کرے جسکی سکونت متعلق برٹش انڈیا کے اندر ہو

تر متعلق دونوں فریق کے کسی فریق کو ازدواج مذکور کی رو سے فریق ثانی کی اس جائیداد پر جو کابینہ نامہ محررہ قبل

ازدواج میں حرج نہ ہوئی ہو وہ حقوق حاصل نہونگے جو اس وصیت میں حاصل نہوتے جبکہ دونوں فریق کی کوئٹہ

مستقل ازدواج کے وقت برٹش انڈیا میں ہوتیں +

ہوڑ مارک نے کہ وہ رحمت سرکار نگریزی ساکن مستقل انگلستان تھا۔ بنام کلکتہ اپریل ۱۸۷۷ء میں ایک بیوہ موسومہ کیرولین

سے شادی کی۔ کہ اسکی بھی بوقت شادی سکونت مستقل انگلستان میں تھی۔ ہوڑ مارک کے ساتھ شادی ہو جانے کے بعد کیرولین

بطور قرابت مندرجہ ذیل حق معصومہ جائیداد منقولہ اپنے دو لڑکوں کی ہوئی جو اسکی پہلی شادی سے پیدا ہوئے تھے۔

کیرولین نے اپنی حیات میں ان حصوں کو وصول نہ کیا نہ اپنے قبضہ کیا کیرولین اپنی شوہر کو کچھ ذکر و نصیب سے فوت

ہوئی۔ لیکن اسکی کوئی اولاد مستقیم نہ تھی۔ سراج ۱۸۷۷ء میں ہوڑ مارک نے عدالت دیوالیہ میں سوال داخل کیا۔ اسکا جائیداد

اسکی فیملی ایسینی کے سپرد ہوئے۔ اپریل ۱۸۷۷ء میں معاشیات انتظامی بابت جائیداد مال کیرولین کے ہوڑ مارک کی ضمانت

سے ایڈمنسٹریٹر جنرل بحال کو عطا ہوئے اور انہوں نے ان حصوں کو جسکی سٹی کیرولین بطور قرابت مندرجہ ذیل تین اپنے

پس لڑکے ہوئی تھی وصول کیا۔ ایک مقدمہ خاص جن میں رائے عدالت کی بموجب باب ۱۔ ایکٹ ۱۸۷۷ء کے دریافت کی گئی

تھی۔ یہ نتیجہ نکلا کہ اس سکونت متعلق فریقین کی انگلستان میں ہے۔ لہذا قانون ملک انگلستان متعلق ہونا چاہیو

پس فیملی ایسینی بطور معوض الہ جائیداد ہوڑ مارک کے کل روپیہ کا سٹی ہے جو حصص مذکور سے وصول ہوئے اور ایڈمنسٹریٹر

جنرل کے پاس ہے (۱)

نسبت اثر دفعہ ۴۵ و دفعہ ۴۴۔ ملاحظہ ہو انڈین لارڈسٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۶ زیر دفعہ ۴۴۔

لے جو دفعہ ۴۴ میں سے متعلق نہیں ہے (دیکھو ایکٹ ۱۸۷۷ء دفعہ ۸) + (۱) انڈین لارڈسٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۴۔

دفعہ ۴۵۔ جائز ہے کہ کسی نابالغ کی جائیداد قبل وقوع ازدواج کے درج کا مین نامہ کی جائے اسطور پر کہ نابالغ مذکور اپنے باپ کی منظوری سے یا اگر باپ فوت ہو گیا ہو یا بڑش انڈیا میں موجود نہ ہو تو منظوری عدالت ہائیکورٹ کے مین نامہ لکھ دے۔

فصل ۲۔ ذکر وصیت نامہ جات اور تہمتہ جات وصیت نامہ

دفعہ ۴۶۔ شخص جو نابالغ نہ ہو اور جسکی عقل سلیم ہو مجاز ہے کہ اپنی جائیداد وصیت نامہ کی رو سے ہبہ کرے۔

توضیح ۱۔ از وجہ مجاز ہے کہ جس جائیداد کو وہ اپنے حیات اپنے عمل خاص سے منتقل کر سکتی ہو اسکو وصیت نامہ کی رو سے ہبہ کر دے۔

توضیح ۲۔ اشخاص ناشنوا یا گنگ یا نابینا اپنے اس نقص کے باعث وصیت نامہ لکھنے سے قانونا معذور نہیں ہیں بشرطیکہ ان کو معلوم ہو کہ وہ بذریعہ اس تحریر کے کیا کرتے ہیں۔

توضیح ۳۔ جو شخص بالعموم مجنون ہو اور اسکو اختیار ہے کہ جن ایام میں اسکی عقل درست ہو وصیت نامہ لکھے۔

توضیح ۴۔ کوئی شخص عقل کی اس حالت میں وصیت نامہ لکھنے کا مجاز نہیں ہے جب بوجہ بستی یا بے یاری یا اور وجہ سے اسکو تیزی نہ ہو کہ وہ کیا کرتا ہے۔

مثیلات

الف) زید ایسا شخص ہے کہ اسکے خاص قرب وجوار میں جو کچھ واقع ہو اور اسکا ہوش رکھتا اور ذیلی سوالات کا جواب دے سکتا ہے مگر یہ امر بخوبی سمجھ نہیں سکتا کہ اسکی جائیداد کی کیا حیثیت ہو اور اسکے قرابت داروں میں ایسے کون کون لوگ ہیں جنکے حق میں وصیت نامہ لکھنا مناسب ہے تو زید وصیت نامہ لکھنے کا مجاز نہیں ہے۔

ب) زید نے بنام ہذا وصیت نامہ کے ایک دستاویز لکھی مگر زید وصیت نامہ کی ماہیت اور اسکی شرائط کا اثر نہیں سمجھتا ہے تو دستاویز مذکور بے اثر اور وصیت نامہ جائز کے نہیں ہے۔

ج) فصل ہذا کی دفعات ۴۶، ۴۷ اور ۴۸ میں وصیت نامہ جات اہل ہندو و جن و سکھ و دیگرہ باشندگان ہندو جات زیر پر و مالک شرعی بنگال و مدراس و بھوبئی سے بھی متعلق ہیں۔ (لاحدہ ۲۰ صفحہ ۱۰، ایکٹ ۲۱ شش ۱۸۶۵ء) +

(ح) زید نے بکر سے کچھ نقد مال اپنے حق میں ہبہ کر لیا کی نیت سے مگر کی خاطر داری اور خوشامد کی اور بکر کے مزاج کو اپنی طرف بطور غیر مستقل مال کیا کہ اوس خاطر داری اور خوشامد کے باعث بکر نے اپنے وصیتنامہ میں کچھ نقد مال زید کے نام لکھا تو ہبہ مذکور زید کی خاطر داری اور خوشامد کے باعث ناجائز نہیں ہو گیا ہے۔

وصیتنامہ منوع یا ترمیم ہو سکتا ہے دفعہ ۴۹۹۔ موصی کو اختیار ہے کہ جو وقت چاہے اپنا وصیتنامہ منوع یا اوس میں کمی و بیشی کرے بشرطیکہ موصی اس وقت اپنی جائیداد کو وصیتنامہ کی رو سے ہبہ کر لیا منصب رکھتا ہو۔

فصل ۸۔ ذکر تخریر وصیت نامہ غیر عاتی

تخریر وصیتنامہ غیر عاتی دفعہ ۵۰۰۔ ہر موصی کو جبکہ وہ ایسا سپاہی نہ ہو جو فوج میں بحالت کوچ خدمت کر رہا ہو یا کسی جنگ میں فی الواقع شریک ہو یا اہل جہانگیریم سمندر نہ ہو لازم ہو کہ اپنا وصیتنامہ لکھنے میں قواعد مذکورہ جو ذیل ملحوظ رکھے (۱) موصی کو لازم ہے کہ وصیتنامہ پر اپنے دستخط یا اپنی نشانی ثبت کرے یا اوس کے دستخط اوس کے روبرو اور اس کی ہدایت سے کوئی اور شخص وصیت نامہ پر ثبت کرے۔

(۲) دوم موصی کو دستخط یا نشانی یا دستخط اوس شخص کو جو موصی کی طرف سے دستخط کرے وصیتنامہ کے ایسے مقام پر ثبت ہونا چاہئیں کہ کسی یہ واضح ہو کہ ثبت دستخط سے یہ مقصود ہو کہ دستاویز مذکور بطور وصیت نامہ کے مؤثر ہو۔

(۳) سوم وصیتنامہ پر دعیا زیادہ گواہوں کی گواہی ہوگی۔ اور ضرور ہو کہ ہر گواہ موصی کو وصیتنامہ پر دستخط یا نشانی کر دیکھا ہو یا کسی اور شخص کو موصی کو روبرو اور موصی کی ہدایت سے وصیتنامہ پر العبد کے نو دیکھا ہو یا اوس کو روبرو موصی بذات خاص اقرار کیا ہو کہ یہ ہندو دستخط یا نشانی ہر شخص غیر مذکورہ صدر دستخط ہیں ہر گواہ کو لازم ہو کہ موصی کو موصی میں نامہ پر العبد کے گریہ ضرور نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ گواہ ایک ہی وقت حاضر ہوں اور ضرور نہیں ہو کہ گواہی کسی طرز خاص سے لکھی جائے۔

ایکٹ وصیتنامہ جات اہل ہندو (۱) دفعہ ۵۰۱ کے تحت دفعہ ۵۰۲ میں وصیتوں سے متعلق کی گئی ہے ہر گواہ کو ذکر دفعہ ۵۰۳ (الف) و (ب) ایکٹ اول الذکر میں کیا گیا ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ وصیت نامہ میں سوال تصدیق طلب یہ تھا کہ آیا گواہان نے وصیتنامہ پر اپنے دستخط کیوں نہیں اور وصیت نامہ مذکور جائز ہو؟ متجملاتین گواہان متاثرہ ایک نو قوما شیر پاز جو بڑے دستخط کرتے تھے اور باقی دو نے اپنے نام کے صرف مختصر حروف لکھے تھے

۱۰۔ فصل ہذا وصیت نامہ جات اہل ہندو وغیرہ باشندگان صوبہات زیر، و شہر داس و دیہی سے بھی متعلق ہے۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ

جبکی کہ تصدیق سب جڑا اور گواہان کے دستخط لگی ہو۔ ایک کافی تصدیق تعمیل احکام دفعہ ۱۱ ہے۔ انڈین لارپورٹ مہیجی جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ کا حوالہ دیا گیا اور اسکی پیروی کی گئی (۱) جبکہ موسیٰ خود وصیت نامہ پر دستخط نہ کرے۔ بلکہ کوئی اور شخص اسکی موجودگی میں اور حسب اسکی ہدایت کے دستخط کرے تو علاوہ اس دوسرے شخص کے دو گواہ ہونے چاہئیں۔ جو وصیت نامہ پر موجودگی موسیٰ کے دستخط کریں۔ (۲) حکم تندر جہ دفعہ ۱۱ کی تعمیل جو وصیت نامہ پر ایک گواہ کے دستخط کے بارہ میں ہے۔ اس طور پر نہیں ہوتی کہ گواہان اپنی علامت نشانی کر دیں۔ اور واسطے حوازا ایک دیتے نامہ کے یہ ضرور ہے کہ دستخط جو محض علامت نشانی سے مختلف ہوں۔ کم از کم دو گواہان کے وصیت نامہ پر ثبت ہوں اگر ایک موسیٰ بغرض پیش کرنے اپنے وصیت نامہ کے بغرض جڑی رو برو جڑا اس کے تسلیم کرے کہ وصیت نامہ پر جو دستخط ہیں۔ اس کے ہیں۔ اور ایک گواہ رو برو اس کے اسکی شناخت کرے۔ اور جڑا اور شناخت کنندہ دونوں اپنے دستخط وصیت نامہ پر بطور گواہ تسلیم موسیٰ کے کریں۔ تو ایسی تصدیق بغرض تکمیل منسلک ضمن ۳ دفعہ ۱۱ کے کافی ہے۔ (۳)

تحریر وصیت بذریعہ لکھنے نام کی ہر کے حسب دفعہ ۱۱ جائز ہے (۴) متبادلہ کرو ہمراہ دفعہ ۵۹۔ ایکٹ ۱۸۸۲ء (انتقال جائیداد) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۷۷۔

دفعہ ۵۱۔ اگر کسی وصیتنامہ یا تتمہ وصیتنامہ میں جب گواہی حسب اشتغال کا خدات بذریعہ حوالہ ضابطہ ہوئی ہو موسیٰ کسی اور دستاویز پر جو واقعی تحریر یا چکی ہو اس مضمون سے حوالہ کرے کہ اس کے ارادہ کا کوئی جزو دستاویز مذکور میں قلمبند ہو چکا ہے تو وہ دستاویز اس وصیت نامہ یا تتمہ وصیت نامہ کا جزو سمجھی جائیگی جہیں اس کا حوالہ ہو۔

فصل ۹۔ ذکر وصیت رعایتی

ایک ذبانی وصیت کا جو بعد میں تحریر کی گئی ہو پروبیٹ عطا کیا جاسکتا ہے (۵)

دفعہ ۵۲۔ ہر ایک سپاہی جو فوج میں بحالت کو رج خدمت انجام دیتا ہو یا کسی

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۹۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۲۷۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ

جلد ۱ صفحہ ۱۷۹۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۱۔ (۵) انڈین لارپورٹ مہیجی جلد ۲ صفحہ ۸۔

جنگلے واقع میں شریک ہو یا اہل جہاز مقیم سمندر ہو مجاز ہے کہ اگر وہ اٹھارہ برس کے سن کو پہنچ گیا ہو اپنی جائیداد کو بذریعہ وصیت مندرکہ دفعہ ۵۳۔ ایکٹ ہذا میں کر دے اور یہ وصیت وصیت عائی کہلاتی ہے۔

مثیلات

(الف) زید کو پلٹن کا سرجن ہے۔ بحالت کوچ پلٹن کے اسپس واقعی کام دیتا ہے پس زید ایسا سپاہی ہے۔ جو فوج میں بحالت کوچ خدمت کرتا ہے۔ لہذا وہ وصیت رعایتی کر نیکا مجاز ہے۔

(ب) زید سمندر میں ایک جہاز تجارتی پر سوار اور جہاز کا تحویلدار ہے تو زید اہلی جہاز کے زمرہ میں ہو اور سمندر میں ہو نیسے وصیت رعایتی کر سکتا ہے۔

(ج) زید جو میلان میں بطور سپاہی باغیوں کا مقابلہ کرتا ہے بمنزلہ ایسے سپاہی کے ہے جو جنگ میں فی الواقع شریک ہے پس زید وصیت رعایتی کر نیکا مجاز ہے۔

(د) زید کہ جہاز کے ایام سفر میں اہل جہاز ہے چند روز تک یعنی جب تک جہاز بندر میں رہے کنارہ پر مقیم ہے تو منشاء الفاظ مستعملہ دفعہ بلا کے زید بمنزلہ اہل جہاز مقیم سمندر ہو اور وصیت رعایتی کر نیکا مجاز ہے۔
(ه) زید کہ ایک شکر جہازی کا افسر علی ہوا الا کنارہ پر بود و باش رکھتا ہے اور صرف گاہ گاہ اپنے جہاز پر جاتا بمنزلہ شخص مقیم سمندر کہ نہیں ہے۔ لہذا وہ وصیت رعایتی کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

(و) زید کہ لازم جہازی ہے فوج کی جہالت کوچ کام کرتا ہے۔ مگر سمندر پر نہیں ہے تو زید بمنزلہ سپاہی ہے اور وصیت رعایتی کر سکتا ہے۔

طریقہ قواعد وصیت رعایتی دفعہ ۵۳۔ جائز ہے کہ وصیت رعایتی تحریری ہو یا تقریری اور تکمیل وصیت رعایتی کی بیابندی قواعد مندرجہ ذیل ہوگی۔

اولاً۔ جائز ہے کہ تمام عبارت وصیت نامہ کی موصی کے دست خاص سے لکھی جائے اس صورت میں اس پر موصی کے دستخط یا گواہوں کی گواہی ہونی ضرور نہیں ہے۔

ثانیاً۔ جائز ہے کہ کل یا جزو عبارت کسی شخص غیر کے ہاتھ سے لکھی جائے اور اس پر موصی کے دستخط ہوں اس صورت میں گواہوں کی گواہی ہونی ضرور نہیں ہے۔

ثالثاً۔ اگر دستاویز جو وصیت نامہ ظاہر کچھ لکھا جائے یا جزو شخص غیر کے ہاتھ سے لکھی گئی اور اس پر موصی کی

دستخط نہ ہوئے ہوں تو وہ اس شرط پر موصی کا وصیتنامہ سمجھی جائیگی۔ کہ یہ بات ثابت ہو کہ وہ دستاویز بھی
کی ہدایت کر لکھی گئی یا موصی نے اس کو بطور اپنے وصیت نامہ کے تسلیم کیا۔

اگر باوی النظر میں دستاویز سے واضح ہو کہ اس کی تکمیل اُس طور پر جو موصی کو منظور تھی نہیں کی گئی تو
وہ دستاویز صرف اسی باعث بن جائیگز نہ سمجھی جائے گی بشرطیکہ اس امر کا قرینہ معقول پایا جا کہ وجہ تکمیل
دستاویز کی سوائے اسکے کہ موصی نے اپنا ارادہ اپنے وصیتی مندرجہ دستاویز کو ترک کیا کچھ اور تھی۔

راجا اگر سپاہی یا اہل جہان نے ہدایات و باب طیاری وصیت نامہ اپنے کے لکھی ہوں الا وہ قبل طیاری
اور تکمیل وصیتنامہ کے فوت ہو جائے تو وہ ہدایات بمنزلہ اسکے وصیتنامہ کے سمجھی جائیگی۔

خاصاً اگر سپاہی یا اہل جہان نے دو گواہوں کے روبرو اپنے وصیتنامہ کی طیاری کے باب
میں ہدایات زبانی کی ہوں اور وہ ہدایات اسکے حین حیات ضبط تحریر میں آئی ہوں۔ الا نامہ قبل اسکے
کہ وصیتنامہ طیار یا مکمل ہو سکے فوت کر گیا ہو تو وہ ہدایات بمنزلہ اسکے وصیتنامہ کے منظور ہونگی گو وہ ہدایات
اسکے روبرو تحریر نہیں ہوئیں اور نہ اس کو ٹرچھ سنائی گئی ہوں۔

ساد ساگ۔ جائز ہے کہ ایسا سپاہی یا اہل جہان کلمہ زبانی کی رو سے وصیت کرے اس طرح پر کہ
دو گواہوں کے روبرو اس وقت حاضر ہوں اپنا ارادہ ظاہر کرے۔

سابعاً جو وصیت بذریعہ کلمہ زبانی کی جائے وہ بعد انقضائے ایک مہینہ کے اُس روز سے جبکہ
موصی کا استحقاق کرنے وصیت رعایتی کا ختم ہو گیا ہو غیر مؤثر ہو جائے گی۔

فصل ۱۔ ذکر تصدیق اور تبیح اور تبدیل وصیت و نجات

۵۴ دفعہ ۵۴۔ کسی وصیتنامہ پر یہ جرح کہ اوپر گواہی غیر کامل ہوئی ہے
وجہ سے وار نہ ہوگی کہ وصیتنامہ میں کسی گواہ حاشیہ یا اسکے شوہر یا زوجہ کے لئے کوئی شے ہر بیامقرر
کی گئی ہے الا ہر بیامقرر نہ کو اس شخص کے حق میں جس نے گواہی کی ہو یا اسکے شوہر یا زوجہ کے حق میں یا حق میں
کسی اور شخص کے حق کے ذریعہ سے و عیدار ہو مفقود الاثر ہوگا۔

۵۴ دفعات ۵۴ و ۵۵ غایت ۲۰ (شعبہ ہر دو) وصیت نجات ہندوؤں و عیسویوں و سکھوں و بدھوں ممالک شہ قری
بمکمل و بلادہ اس و بھٹی سے متعلق ہیں۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۵۹۰ء دفعہ ۲۰۔

توضیح جس شخص کو وصیت نامہ میں کچھ ہبہ ہوگا اگر وہ اسی وصیت نامہ کے متمم ہو تو وصیت نامہ ہر بطور گواہ و متحقق کرے اسکا ہبہ ساقط ہو جائیگا۔

ہبہ بھی گواہ تصدیق کسی وصیت نامہ کے بموجب دفعہ ۵۷۱ کے کالعدم ہے۔ خواہ تصدیق گواہ مذکور واسطے جو ناس وصیت نامہ کلانی ہو۔ یا نہ ہو۔ درحالیکہ ایک موصی نے یہ ہدایت کی کہ جو قرضہ اسکو اپنے وصیت نامہ کے گواہ تصدیق سے یا فنی ہو اسکا دعویٰ یا مطالبہ یا نافذ نہ کیا جائے لیکن اسکی خواہش یہ تھی کہ زمرہ مذکور بالخصوص تعلیم اولاد گواہ تصدیق مذکور میں مرفوع کیا جائے۔ بخیرین ہوئی۔ کو کوئی نافذ غلطی قرضہ یا ہبہ کی بھی گواہ تصدیق کے نہ تھی بلکہ ایک امانت جائز بحق اولاد کو تھی۔ جس قدر وصیت نامہ کو سے موصی مقرر ہو وہ بطریق معینہ ایکٹ نہ امانت وصیت نامہ غیر رعایتی کے تحریر ہونا چاہیے مگر گواہ موصی کو وصیت نامہ پر دستخط کرتے نہ دیکھیں تو انکو موصی کا اقرار ذاتی نسبت دستخط کے بطور کافی اس میں حاصل ہوگا کہ وہ اپنی افعال سے مدد بولنے کسی لفظ کے گواہوں کے دل پر نقش کرے کہ نامبرو کان تصدیق اس دستاویز کی کرتے ہیں جس پر اس نے اپنے دستخط ثبت کئے ہیں۔ (۲۰) +

دفعہ ۵۵ کوئی شخص اسوجہ سے کہ اسکو وصیت نامہ میں کچھ حق پہنچتا ہو یا نہ پہنچتا نہ جائز نہیں اپنی یا کردہ وصیت نامہ کا موصی مقرر ہوا ہے اس بات سے متنبہ نہیں ہو کہ اپنی گواہی کو وصیت نامہ کی تحریر نہ ثابت کرے یا اس کے جواز یا عدم جواز کا ثبوت دے۔

دفعہ ۵۶ ہر ایک وصیت نامہ باستثنائے اوس وصیت کے جو براہ تہنیخ وصیت بموجب ازدواج موصی نفاذ اختیارات کسی تقرر نامہ کے عمل میں آئے بشرطیکہ وہ جائیداد حسب تقرر نامہ نافذ کیا جائے در صورت عدم تحریر تقرر نامہ مذکور کے موصی یا اس کے موصی یا ہتتم تر کہ یا اس شخص کو جو در صورت وفات بلا وصیت کے جائیداد کا حق ہو نہ پہنچتی ہو موصی کا ازدواج ہونے پر منسوخ ہو جائے گا۔

توضیح جب کسی شخص کو کسی ایسی جائیداد کے علیحدہ کرنا اختیار دیا گیا ہو جس کا وہ مالک نہ ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ اسکو جائیداد مقرر کرنے کا اختیار ہے۔

نسبت وصیت نامہ ایک اہل ہبہ کو جو اس نے بعد ازدواج اول مگر قبل ازدواج ثانی کے اپنی زوجہ اولہ کے عین حیات میں یہ کیا تھا۔ یا پھر پھر کوئی حسب دفعہ ۵۶۔ وصیت نامہ مذکور بموجب ازدواج ثانی کے منسوخ ہو گیا۔ (۳)

دفعہ ۵۷ کوئی وصیت غیر رعایتی یا متمم وصیت غیر رعایتی یا

اوسکا کوئی جزو منسوخ نہ ہوگا بجز اُس صورت کے کہ موصی کا ازدواج ہو یا موصی کوئی اور وصیت نامہ یا تتمہ وصیتنامہ یا نوشتہ جس میں وصیت اول کی منسوخ کا ارادہ ظاہر کیا جائے اُسی طور سے نہ لکھے جس طور سے وصیت نامہ غیر رعایتی لکھنے کا پہلے حکم ہو چکا ہے یا کہ موصی خود یا کوئی اور شخص موصی کے روبرو اور موصی کی ہدایات سے وصیتنامہ اول یا تتمہ وصیتنامہ کی منسوخ کے ارادہ سے اوسکو جلا دے یا چاک یا اور طرح پر ضایع کر دے۔

تمثیلات

(الف) زید نے ایک وصیتنامہ غیر رعایتی لکھا بعد ازاں اُسی زید نے ایک اور وصیتنامہ غیر رعایتی بمضمون منسوخ وصیتنامہ اول کے اتمام کیا تو پہلا وصیتنامہ منسوخ ہو گیا۔

(ب) زید نے ایک وصیتنامہ غیر رعایتی لکھا بعد ازاں اُسی زید نے جو وصیتنامہ رعایتی لکھنے کا مستحق ہے ایک وصیتنامہ رعایتی بمضمون منسوخ وصیتنامہ اول غیر رعایتی کے اتمام کیا تو وصیتنامہ غیر رعایتی منسوخ ہو گیا۔

دفعہ ۵۸۔ کوئی محکوم کی یا تحریر بین السطور یا اقسام کی تبدیلی جو کسی وصیتنامہ تبدیلی بہ وصیت نامہ غیر رعایتی غیر رعایتی میں اوسکی تحریر کے بعد کی جائے اثر پذیر نہ ہوگی۔ الا بحالیکہ وصیتنامہ کا الفاظ یا معنی لکھے ذریعے سے غیر قابل قرأت یا غیر قابل دریافت ہو گئے ہوں اور بجز اُس صورت کے کہ تبدیل کی عبارت اوسی طور سے لکھی گئی ہو جس طور سے وصیتنامہ لکھنے کا حکم ہو چکا ہے اور ملحوظ ہے کہ جس وصیتنامہ میں ایسی تبدیلی ہوئی ہو وہ بمنزلہ وثیقہ مکمل کا اور صورت میں سمجھا جائیگا کہ موصی اور گواہان و شیعہ کے دستخط و وصیتنامہ کو حاشیہ یا اور مقام پر عبارت تبدیلی کے محاذی یا قریب یا ایسی یادداشت کو ذیل یا اخیر میں یا اسکے محاذی ثبت ہوئے ہوں جس عبارت تبدیل کا مذکور ہو اور جو وصیتنامہ کے خیر یا مقام دیگر میں مندرج ہوئی ہو۔ +

جہاں مکمل وصیت نامہ ایسی وصیت کہ پر ویت کی درخواست کی تھی جس میں دو دستاویزات شامل تھیں پہلی ایک نقل وصیت تھی جہاں سے کسی کی پیشینہل کے ساتھ خود موصی نے کچھ عرصہ قبل تحریر کرنے دوسری دستاویز کے تھی جسکی نوعیت ایک تتمہ وصیت مشعرہ کالی بیل کردہ دستاویزات کی تھی۔ عدالت نے پر ویت مکمل نقل وصیت کے عطا کیا تھا جس کی پیشینہل مذکور نسخہ یاہی کے ساتھ ظاہر کی گئی تھیں اور ہدایت کی تھی کہ ایک مکمل نقل وصیت کی رجسٹر اور ادویار کے روبرو لی جائے اور وہ منسلک کی جائے کیونکہ ممکن ہو کچھ عرصہ کے بعد پزل کی تحریر مٹ جائے دی ملک کنائن و کاٹن پٹر جلد ۲ صفحہ ۷۷ و بیرون پوٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۱ پر آ گیا اور لا پوٹ پروٹ ویشن جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ سے منسلک ہوئی۔ تجویز تھی کہ احکام ایکٹ وراثت دفعہ ۵۸

دفعہ ۶۳۔ جب اُن الفاظ سے جو واسطے نامزد یا موصوفہ کرنے کسی مہوب یا کسی قسم مہوب لہم کے دیتنا میں متعل ہوئے ہوں الفاظ کی مراد بقدر کافی واضح ہو تو نام یا تعریف غلطی ہوئے سے ہر غیر مؤثر نہ ہو جائے گا اور جائز ہے کہ مہوب لہ کے نام کی غلطی اس کی تعریف سے اور مہوب لہ کی تعریف کی غلطی اس کے نام سے درست کی جائے۔

تمثیلات

(الف) زید نے اپنے وصیت نامہ میں کوئی شے اس عبارت سے کہ ہمارے بھائی خالد کے دوسرے بیٹے بکر کو پہنچے رہے کی اور وصی کا حرف ایک بھائی خالد ہے جس کا کوئی بیٹا بکر نامی نہیں ہے مگر اس کے دوسرے بیٹے کا نام ولید ہے تو شے مہوب ولید کو پہنچے گی۔

(ب) زید نے اپنے وصیت نامہ میں کوئی شے اس عبارت سے کہ ہمارے بھائی خالد کے دوسرے بیٹے بکر کو پہنچے رہے کی اور وصی کا حرف ایک بھائی خالد ہے جس کے پہلے بیٹے کا نام بکر ہے اور دوسرے کا نام ولید ہے تو شے مہوب بکر کو پہنچے گی۔

(ج) موصی نے اپنی جائیداد خالد کی اولاد صحیح النسب زید اور بکر کو وصیت نامہ میں رہے کی۔ خالد کا کوئی ولد صحیح النسب نہیں ہے مگر اس کے دو اطفال غیر صحیح النسب موجود ہیں تو وہ مہوب زید اور بکر کے حق میں مؤثر ہو گا گو وہ لوگ غیر صحیح النسب ہیں۔

(د) موصی نے وصیت نامہ میں اپنی جائیداد باقیماندہ اس لفظ سے کہ ہمارے ساتوں اطفال میں تقسیم ہو رہے کی اور بعد اُن کے نام لکھنے میں صرف چھ اطفال کے نام لکھے پس ساتویں طفل کے ترک نام سے وہ طفل اپنے حصہ سے محروم نہ رہے گا۔

(ک) موصی نے جس کے چھ پوتے (خواہ نواسے) ہیں کوئی شے اس لفظ سے کہ ہمارے چھ پوتوں کو پہنچے وصیت نامہ میں رہے کی اور بعد اُن کے اسماء مطباغی لکھتے وقت ایک پوتے کا نام دومرتبہ لکھ کر ایک کو بالکل چھوڑ گیا پس پوتا جب کا نام متروک رہا مثل دوسرے پوتوں کے اپنا حصہ پائیگا۔

(و) موصی نے وصیت نامہ میں یہ لکھا کہ ایک ایک ہزار روپیہ زید کے تینوں اطفال کو دیا جاوے دیتنا لکھنے کی تاریخ پر زید کے چار اطفال تھے تو اُن چاروں اطفال میں سے ہر ایک بشرطیکہ موصی اس کے دہر فوت ہوا الہ پائے گا۔

دفعہ ۶۴۔ جب کوئی لفظ جو اصل مراد کی ادائے کامل کے لئے ضروری ہو عبارت سے داخل سمجھا جاسکتا ہے متروک رہا ہو تو اسکو سیاق عبارت کے لحاظ سے داخل سمجھنا جائز ہے۔

تمثیل

موسیٰ نے وصیتنامہ میں اپنی لڑکی ہندہ کو پانچ سو اور لڑکی ثانی سعیدہ کو پانچ سو روپیہ ہبہ کئے اس صورت میں روپے پانچ سو ہندہ کو دے جائیں گے +

دفعہ ۶۵۔ اگر وہ شے جسکا ہبہ کرنا موسیٰ کو مرکز تھا اس تصریح سے جو وصیتنامہ میں موجود ہو بقدر کافی متحقق ہو سکے کہ تصریح کے بعض اجزاء کا اوپر اطلاق ہنوسکے تو تصریح کے اجزاء کو مرکز غلط تصور ہو کر خارج کئے جائینگے اور ہبہ اثر پذیر ہوگا۔

تمثیلات

(الف) زید نے وصیتنامہ میں اس لفظ سے ہبہ کیا کہ ہماری زمین ڈابر واقع لندن مقبوضہ بکر خالد کو پہنچے درحقیقت زمین ڈابر واقع لندن موسیٰ کے پاس تھی الا اسکی کچھ زمین ڈابر بکر کے قبضہ میں نہ تھی۔ تو لفظ مقبوضہ بکر غلط تصور ہو کر خارج کیا جائیگا اور زمین ڈابر ملو کہ موسیٰ واقعہ لندن بذریعہ ہبہ کے منتقل ہو جائے گی۔

(ب) موسیٰ نے وصیت نامہ میں یہ لکھا کہ ہماری زمینداری واقعہ رامپور زید کو پہنچے درحقیقت رامپور میں موسیٰ کی جائیداد تھی مگر وہ جائیداد تعلقہ تھی نہ زمینداری اس صورت میں اس ہبہ کی رو سے تعلقہ منتقل ہو جائیگا۔

دفعہ ۶۶۔ اگر وصیت نامہ میں کئی ایک حالات بد تصریح اس شے کے بیان ہو رہیں خارج نہ کیا جائے گا جسکا ہبہ کرنا موسیٰ کو مرکز ہو اور موسیٰ کی کوئی ایسی جائیداد ہو جسپر وہ جملہ حالات صادق آتی ہوں تو ہبہ مذکور محض اس جائیداد خاص سے متعلق سمجھا جائیگا اور تصریح کے کسی جز کو صرف اسوجہ سے بطور غلط خارج کرنا جائز نہیں ہو کہ موسیٰ کی کوئی اور جائیداد بھی موجود ہو جس تصریح کا جزو مذکور متعلق نہیں ہو سکتا ہے۔

توضیح۔ بروقت نتیجہ اس امر کے کہ کوئی مقدمہ داخل مراد دفعہ ۶۵ ہے یا نہیں جسقدر الفاظ دفعہ ۶۵ کے بموجب اخراج کے لائق ہوں وہ وصیتنامہ سے خارج سمجھے جائینگے۔

تمثیلات

(الف) زید نے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ ہماری زمین ڈابر واقع لندن مقبوضہ بکر خالد کو پہنچے درحقیقت زمین ڈابر واقع لندن موسیٰ کے پاس تھی۔ اور منجملہ اس کے کچھ زمین مقبوضہ بکر تھی۔ اور کچھ بکر کے قبضہ میں نہ تھی۔

تو ہر طرف اور سقد زمین ڈابر تو عد لندن ملوکہ موسیٰ سے متعلق تصور ہوگا جو ہر کے قبضہ میں تھی۔

(ب) زمین نے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ ہماری زمین ڈابر واقع لندن مقبوضہ بکر مشمل براب بیکہ خالد کو پہنچے در حقیقت موسیٰ کی زمین ڈابر لندن میں تھی اور منجملہ اسکے کچھ زمین مقبوضہ بکر تھی اور کچھ بکر کے قبضہ میں نہ تھی اور تعداد پائیش مظہرہ بالا منجملہ دونوں اقسام زمین ڈابر کے کسی زمین پر اور نہ کل زمین پر صادق آتی ہو تو وہ تعداد پائیش وصیتنامہ و خارج سچی جگہ سے کی اور ہر طرف اور سقد زمین ڈابر ملوکہ موسیٰ موقوفہ لندن پر مؤثر ہوگا جو ہر کے قبضہ میں تھی۔ +

دفعہ ۶۷۔ اگر الفاظ مستعملہ وصیت نامہ مبہم نہ ہوں الا ثبوت خارجی کی نیابت خارجی ثبوت دیا جاسکتا ہو سکے کہ منجملہ اُن امور کے جن پر وہ الفاظ صادق آتے ہیں صرف ایک امر کا موسیٰ کی نیت میں نہ ہو ممکن تھا تو اس امر کے انکشاف کیلئے ثبوت خارجی لینا جائز ہے کہ اُن امور میں سے کون امر موسیٰ کی نیت میں تھا۔

تمثیلات

(الف) زمین نے جسکی دو ہمشیرہ عمراد (خواہ ماموں زاد خال زاد) بھوپچی زاد) ایک ہی نام ہندہ سے موسوم ہیں اپنے وصیتنامہ میں کچھ نقد بایں مضمون ہبہ کیا کہ ہماری ہمشیرہ عمراد (خواہ ماموں زاد خال زاد) بھوپچی زاد) مسماۃ ہندہ کو پہنچے اور فیروزہ و وصیتنامہ و شخص پر صادق آتی ہے لہذا تصریح مذکور ایسے دو اشخاص سے متعلق ہو سکتی ہے جن میں سے صرف ایک شخص موسیٰ کو مقصود ہوگا پس اس امر کے انکشاف کیلئے وجہ ثبوت لینا جائز ہے کہ کس شخص پر اسکا اطلاق ہونا موسیٰ کی نیت میں تھا۔

(ب) زمین نے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ ہماری جائیداد موسومہ سلطان پور خورد بکر کو پہنچے اور حال یہ ہے کہ زمین کے پاس دو جائیدادوں موسومہ سلطان پور خورد ہیں تو اس امر کے انکشاف کے لئے ثبوت لینا جائز ہے کہ کونسی جائیداد مراد تھی۔ +

دفعہ ۶۸۔ جب وصیتنامہ کے ملاحظہ سے کچھ ابہام یا کوتاہی عبارت کی شہادت خارجی کا صوبہ تھا کہ ابہام ظاہری میں ناقابل قبولیت ہونا پائی جائے تو کسی طرح کا ثبوت خارجی نسبت اہل منشاء موسیٰ کے دیا جاسکتا۔

تمثیلات

(الف) زمین کی ایک بھوپچی (خواہ خال) مسماۃ ہندہ اور ایک ہمشیرہ عمراد (خواہ ماموں زاد خال زاد) بھوپچی زاد) مسماۃ سعیدہ ہے الا کوئی بھوپچی یا خال سعیدہ کے نام سے نہیں ہے سو زمین نے اپنے وصیت نامہ میں

الہ اپنی بھوپھی ہندہ کے نام اور الہ اپنی ہشیرہ عزا و سعیدہ کے نام ہرہ کے پیچھے سے یہ فقرہ لکھا کہ بلنگ
اسے ہماری بھوپھی سابق الذکر سماء سعیدہ کو پہنچے اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس پر تصریح مندرجہ وصیتنامہ
کا اطلاق ہو سکے اور لفظ بھوپھی سابق الذکر سماء سعیدہ کی مراد واضح کر نیکے لئے ثبوت لینا جائز نہیں ہے
پس ہرہ آخر الذکر حسب حکم دفعہ ۶۷ بوجہ ابہام کا عدم ہے۔

(ب) زید نو وصیت نامہ میں الہ سہمی کو ہرہ کیا اور جہاں وہ ہوب لکھا نام ہونا چاہیے جبکہ خالی چھوڑ
پس اس امر کے ایضاً کیلئے ثبوت لینا جائز نہیں ہے کہ موصی کو کس کا نام لکھنا مکرز تھا۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں بلنگ اپنی جائیداد موسومہ بکر کو ہرہ کی تو اس امر کے ایضاً کے لئے
ثبوت لینا جائز نہیں ہے کہ موصی کو کس قدر تعداد یا کوئی جائیداد لکھنی منظور تھی۔

ایک وصیت میں موصی نے اپنے منتظم اور امین کو ہدایت کی کہ منتظم یا نصیبیہ کے چند غریب شاخص کو جس کا نام اس نے
منتظم و امین کو بتلایا تھا یقوزی یقوزی پیش تقسیم کرے سخی یقوزی اگر وصیت باغراض ہرہ ناقص تھی یا دربرو
احکام دفعہ ۶۷ کوئی اور شہادت علاوہ وصیت مذکور کے موصی کی نیت کی بابت قبول نہیں کیا جاسکتی پس یہاں وصیتی ساقط ہو کر
بقیہ مال بلا وصیت میں شامل ہو گیا (۱)

دفعہ ۶۹۔ وصیت نامہ کے کسی فقرہ کا مفہوم اس کے کل مطالب کے لحاظ
و وصیتنامہ سے مستنبط ہوگا۔ سے مستنبط ہوگا اور وصیتنامہ کے جملہ فقرات کے معنی بلحاظ ہمدگر اخذ کئے جائینگے
اور اس مطلب کے لئے تتمہ وصیت نامہ و وصیتنامہ کا جزو سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) موصی نے وصیت نامہ میں اپنا کوئی خاص سرمایہ یا جائیداد زید کے نام اس شرط سے ہرہ کی کہ
بعد وفات بکر کے پہنچے اور پھر اسی وصیتنامہ میں اپنی کل جائیداد کو بکر کے نام ہرہ کیا اور تاثر مختلف فقرات کی جب
وہ شامل تصور کئے جائیں یہ ہو کہ وہ خاص سرمایہ یا جائیداد بکر کی حیات تک اس کا مال رہے اور اس کی وفات کے بعد زید کو
پہنچے کیونکہ یہ موصی کی مراد ہے کہ موصی کی نیت تھی کہ وہ الفاظ جن میں ہرہ موسومہ بکر کا مضمین تھا ہو کچھ قید کیا سمجھے جائے
(ب) موصی نے اپنا کل علاوہ کہ منجملہ اسکے ایک جائیداد بلاک ایکڑ کے نام سے موسوم ہے زید کے نام ہرہ
کیا اور اسی وصیت نامہ کے دوسرے مقام میں اپنی جائیداد بلاک ایکڑ کو بکر کے نام لکھا تو ہرہ خال الذکر زید
جزو استثنائی رہے ل الذکر کے بطور سمجھا جائیگا کہ گویا موصی نے یہ لکھا کہ ہم نے اپنی جائیداد بلاک ایکڑ کو بکر کو دی اور

باقی کل علاقہ زید کو دیا +

دفعہ ۷۰۔ جائز ہے کہ الفاظ عام سے معنی مخصوص میں

کب الفاظ کے مخصوص معنی اور کب
وسیع تر معنی لئے جائیں گے

منطبق ہوں جبکہ وصیتنامہ سے یہ پایا جائے کہ موصی کو اُن الفاظ کا معنی مخصوص
کیساتھ متعلک زماں کو زتھا اور جائز ہے کہ وصیتنامہ کے الفاظ سے بمقابلہ اُس معنی کے جو بالعموم اُن سے
منسوب ہیں کچھ زیادہ وسیع معنی اُس صورت میں منتخب ہوں جبکہ باقی عبارت وصیتنامہ سے یہ پایا جائے
کہ موصی کو اُن الفاظ کا زیادہ وسیع معنی کیساتھ متعلک زماں کو زتھا۔

تمثیلات

(الف) موصی نے اپنے وصیتنامہ میں زید کے حق میں اپنی کل
زید ڈاں واقع لندن فقط ہبہ کی اور حال یہ ہے کہ ایک جزو کھیت مقبوضہ بکر کا اسی زمین ڈاں برقوق لندن
میں شامل ہو اور لندن میں کچھ اور زمین ڈاں بر بھی ازاں موصی واقع ہے پس وہ الفاظ عام یعنی ہماری کل زمین
واقع لندن فقط بوجہ ہبہ موسومہ زید کے معنی محدود پر دلالت کرتے ہیں لہذا زید کو تمام کھیت مقبوضہ بکر
استقر جزو کھیت کے جو زمین ڈاں برقوق لندن میں شامل ہے دیا جائے گا۔

(ب) موصی نے کہ ملاح سوا جہاز ہے اپنے وصیتنامہ میں اپنی انگوٹھی طلائی اور بوتام اور صندوق پارچہ
کا اپنی والدہ کے نام ہبہ کر کے بھیجے ہے۔ اور ایک صندوق سرخ رنگ اور چاقا اور جملہ اشیاء جو اوپر موصوب
نہیں ہوئی ہیں اپنے دوست زید کے حق میں رکھا اسی جہاز کا ملاح ہے ہبہ کیوں اسی صورت میں حصہ گان کا جو
موصی کو حاصل ہے ہبہ نہ کر کی رو سے زید کو نہیں بھیجا۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ الفاظ کہ ہم اپنا تمام اسباب خانہ اور ظروف فقرہ اور پارچہ اور ظروف چینی
اور کتابیں اور تصویرات اور اپنا تمام مال قسم کا بکر کو دیتے ہیں لکھ کر بھیجے ہو اپنی جائیداد کا ایک جزو خاص کہ زماں مکھا
تو بموجب اول ذکر صرف استقر ایٹھ ملو کہ موصی کو دلا پانے کا حق ہو چکی ہو اشیاء مفصلہ قبل کی قسم سے مطابق ہو۔

دفعہ ۷۱۔ جب وصیتنامہ کے ایک فقرہ سے دو مفہوم پیدا ہوں کہ سبجائے

دو مفہوم ہیں کوئی واحد لکھا جائیگا

ایک ہی مفہوم اثر پذیر ہو سکے اور دوسرا اثر پذیر نہ ہو سکے تو مفہوم اول الذکر روا لکھا جائے گا +

دفعہ ۷۲۔ کوئی جزو وصیتنامہ کا بطور جزو بے معنی کے اور مستور میں خارج کیا

کوئی جزو خارج نہ کیا جائیگا اگر اس

کوئی مفہوم معقول پیدا ہو سکتا ہو جائیگا جبکہ اُس کوئی مفہوم معقول مستنبط کرنا ممکن ہو +

دفعہ ۳۷ ۷۔ اگر وصیتنامہ کے مختلف مقامات پر ایک ہی الفاظ متواتر استعمال ہوں تو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ ہر مقام میں بمعنی واحد متعل ہوں گے ہیں الا اس صورت میں کہ ان کی مراد اسکے بالعکس پائی جائے۔

دفعہ ۳۸ ۷۔ نیت موسیٰ کی اسوجہ سے مسترد نہ کی جائیگی کہ اسکی تعمیل کامل ہونی نہایت کی تعمیل کی جانی چاہیے غیر ممکن ہے بلکہ اسکی تعمیل جہاں تک ممکن ہو کر نی ضرور ہے۔

تمشیل

موسیٰ نے حالت مرض الموت میں اپنی کل جائیداد زید کو تاحیات اس کے اور اسکی وفات پر کسی شفاغاثا خاص کو ہبہ کی تعمیل نیت موسیٰ کی بدرجہ کامل اسوجہ سے نہیں ہو سکتی ہے کہ حسب محکومہ دفعہ ۱۰۵۔ ایسا ہبہ بنام ہسپتال کا عدم ہے لہذا موسیٰ کی نیت جہاں تک وہ ہبہ موسومہ زید سے متعلق ہے اثر پذیر ہوگی۔

لاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۳۔ زیر دفعہ ۲۵۔

دفعہ ۵۷ ۷۔ جب وصیتنامہ کے دو جملے یا دو بیانات ہر ایک دوسرے کے منقطع ہوں یہاں تک کہ دونوں کی طرح قائم نہیں رہ سکتے ہیں تو آخر کا جملہ لائق وثوق کے ہوگا۔

تمشیلات

(الف) موسیٰ نے اپنے وصیت نامہ کے فقرہ اول میں اپنا علاقہ رام نگر زید کے نام ہبہ کیا اور اسی وصیتنامہ کے فقرہ آخر میں زید کو نہ لکھ کر بکر کے نام ہبہ لکھا تو علاقہ بکر کو دیا جائے گا۔

(ب) کسی شخص نے اپنے وصیتنامہ کے شروع میں اپنا مکان زید کو دیا اور اسکے آخر میں یہ ہدایت لکھی کہ ہمارا مکان فروخت ہو کے اور کارڈن بکر کے فائدہ کیلئے جمع رہے تو یہ ہدایت اخیر لائق وثوق کے ہے۔

دفعہ ۷۶ ۷۔ وصیت نامہ یا ہبہ جس میں کوئی نیت مخصوص قلمبند نہ ہوئی ہو بعلت ابہام کا عدم متصور ہوگا۔

تمشیل

اگر موسیٰ اپنے وصیتنامہ میں یہ لفظ لکھے کہ ہم نے زید کو مال ہبہ کیا یا ہم نے زید کو ہبہ کیا یا ہم نے اپنا تمام مال مندرجہ فہرست زید کو ہبہ کیا۔ اور کوئی فہرست دستیاب نہ ہو یا ہم نے نقد یا گندم یا روغن وغیرہ ہبہ کیا اور مقدار ظاہر نہ کرے تو ایسا ہبہ کا عدم متصور ہوگا۔

ایک موصی نے اپنے امانت دہان و ادویار کو یہ ہدایت کی کہ اوسکی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پر قابض ہوں اور جائیداد غیر منقولہ کو یکجا بذریعہ قطععات علیحدہ کے بذریعہ نیلام یا معاہدہ خانگی کے فروخت کریں۔ اور وہ جزا اوسکی جائیداد منقولہ کا جو نیزہ نقد نہ ہو طلب کریں۔ اور اُسکو فروخت کر کے روپیہ کی شکل میں کریں۔ اور زبرد مذکورہ اور نیزہ نقد کو جو متعلق ترکہ مذکور ہو۔ مابین ان چند اشخاص کے جو کلام نامہ بہرست منسلکہ وصیت نامہ میں مندرج ہے تقسیم کریں۔ اور زبرد مذکور ان کو مطابق حصص و حساب رسدی تذکرہ بہرست مذکور کے جرن میں سے ہر ایک بصورت قسم ذکر ہو نیکی ۲۱ برس کی عمر کو یا بصورت قسم اثاث ہو نیکی اس عمر کو نہیں بنیاد دی کریں۔ اور کریں۔ موصی نے یہ ہدایت کی کہ اگر ایسا کوئی شخص ایسی حیات میں یا کسی وقت پر اس کے بعد قبل تقسیم مذکور کے کوئی اولاد جائز چھوڑ کر فوت ہو۔ تو اولاد مذکور سخی اس حصہ پانے کی ہوگی جو ان کو یا باپ متوفی کو ملتا۔ جو بہرہ میں ہو ایک سو سو روپے لاکھ جو بوقت وفات موصی ۲۱ برس کی عمر کا ہو گیا تھا۔ اسکے پانچ مہینے بعد قبل تقسیم ہونے اشیاء وصیتی کو فوت ہوا۔ اور اولاد جائز چھوڑی۔ سخی بزدھوئی۔ کہ شے وصیتی کا حق سو سو روپے لاکھ جو بوقت وفات موصی پہنچ گیا تھا۔ لیکن چونکہ سو سو روپے لاکھ قبل تقسیم ترکہ کے فوت ہوا۔ وہ حق اوسکا نایل ہو گیا۔ اور اس وصیت نامہ میں تقسیم ترکہ موصی کی مراد بعد اسکے ترکہ مذکور نقد کی شکل میں کر لیا جائے متحقق کر اس تعداد سے ہے جو سو سو روپے لاکھ حصہ میں پڑے اور ہر مال بعد بقیع سو سو روپے لاکھ اولاد کے جو غیر متحقق ہو نیکی کا لعدم نہیں ہو گیا نیزہ پر ہوا۔ جاسنس بنام کمک (۱)، کوٹس بنام باربر (۲)، بنیام پیڈویک (۳)، جیٹس بنام سیکو (۴)، اسپیسر بنام ڈکوتہ (۵) کا حوالہ دیا گیا (۶)۔

دفعہ ۷۷۔ تصریح اس جائیداد سے متعلق سبھی جائیگی جو بوقت وفات موصی اس سے مطابق پائی جائے۔ ہر یک گئی ہو اس جائیداد سے متعلق اور اس پر محیط سبھی جائے کی بشرطیکہ وصیت نامہ اس کے خلاف مراد نہ پائی جائے جو بوقت وفات موصی کے اس تصریح سے مطابق پائی جائے۔

دفعہ ۷۸۔ اگر وصیت نامہ سے کوئی اور منشاء بالکس و منفع اختیار تقرر کا عام ہے سے عمل پذیر ہو نامہ سبھا جائیگا نہ ہو تو جائیداد موصی کے ہے سے اس جائیداد کا بھی ہے ہونا مفہوم ہوگا جسکو موصی اپنے وصیت نامہ کی رو سے کسی خاص کام کے لئے مقرر کر سکتا ہے اور اس ہے سے اس تقرر کا عمل پذیر ہو نامہ سبھا جائیگا مگر مذہب کی جائیداد الفاظ عام سے ہے کیجائے تو اس ہے میں وہ جائیداد بھی شامل مقصود ہوگی جس پر سبکی عبارت محیط ہو سکے اور جسکو موصی وصیت کی رو سے کسی خاص کام کیلئے مقرر کر سکے اور اس ہے سے اس تقرر کا عمل پذیر ہو نامہ لازم آئے گا۔

(۱) لارپورٹ چانسی ڈوٹین جلد ۱۸ نمبر ۶۳۹۔ (۲) لارپورٹ چانسی ڈوٹین جلد ۱۸ نمبر ۸۱۳۔ (۳) لارپورٹ چانسی ڈوٹین جلد ۱۸ نمبر ۷۱۱۔ (۴) لارپورٹ چانسی ڈوٹین جلد ۱۸ نمبر ۶۳۹۔ (۵) لارپورٹ چانسی ڈوٹین جلد ۱۸ نمبر ۶۳۹۔ (۶) لارپورٹ چانسی ڈوٹین جلد ۱۸ نمبر ۶۳۹۔

دفعہ ۹۷۔ اگر کوئی جائیداد منجملہ چند اشخاص معین کے ایسے اشخاص کے لئے یا ان کے فائدہ کی واسطے بخشی جائے جس کو کوئی شخص نامزد و وصیت نامہ مقرر کرے یا چند اشخاص معین میں اس سنا سے تقسیم ہو سکے یا بخشی جائے جو شخص نامزد و مقرر کرے اور اگر وصیت نامہ میں یہ شرط نہ ہو کہ اگر تقرر مذکور دفعہ میں آئے تو کیونکر عمل کیا جائے اگر اختیار مفوضہ وصیت نامہ پر عمل نہ کیا جائے تو ایسی جائیداد ان منجملہ اشخاص میں حصص مساوی تقسیم ہوگی جن سے اختیار مذکور متعلق ہو۔

تمثیل

زید نے اپنے وصیت نامہ کی رو سے ایک سرمایہ اپنی زوجہ کو بطور معین حیات ہبہ کر کے یہ لکھا کہ زوجہ موصوفہ کی وفات پر سرمایہ مذکور ہمارے اطفال میں اوس حساب سے تقسیم کیا جائے جو ہماری زوجہ مقرر کرے فقط زوجہ بلا کر نہ تقرر کر وفات پائی تو وہ سرمایہ زید کو اطفال میں حصص مساوی تقسیم کیا جائے گا۔

دفعہ ۸۰۔ جب وصیت نامہ میں کوئی جائیداد میں الفاظ کفلاں شخص خاص کے یا بحق وراثان وغیرہ کسی شخص خاص کے بلا قید تخصیص۔ وارثوں یا وارثان حقیقی یا قرابت داروں یا قرابت داران قریب ترین اہل عیال یا رشتہ داروں یا رشتہ دار قریب کو پہنچے بلا اندراج کسی قید کے ہبہ کیا جائے اور وہ ہبہ بالتخصیص بلا طست غیرے اسی گروہ اشخاص کیلئے ہو جو بالفاظ مندرجہ بالا نامزد ہوئے ہیں تو جائیداد وہو بلا واسطہ تقسیم کیا جائیگی کہ گویا وہ شخص خاص اس جائیداد کی نسبت بلا وصیت فوت ہو گیا اور علاوہ اس جائیداد کے کچھ اور مال جس سے اس کے دیون ادا ہو سکیں چھوڑ گیا۔

تمثیلات

(الف) زید نے اپنی جائیداد اس لفظ سے کہ ہمارے رشتہ داران قریب ترک ہو چکے ہبہ کی تو جائیداد ان لوگوں میں تقسیم ہوگی جو اس وقت اسکے متقی ہوتے جب زید بلا وصیت فوت ہوتا اور علاوہ جائیداد مذکور کے کچھ اور مال جس سے اس کے دیون ادا ہو سکیں چھوڑتا۔

(ب) زید نے مبلغ نمبر اس عبارت کے کہ بکر کو اسکے معین حیات اور بعد وفات بکر کے ہمارے فائنان حقیقی کو پہنچے ہبہ کیا تو بعد وفات بکر کے مبلغ مذکور وہ دن اشخاص کو پہنچتا ہے جو اس صورت میں اسکے متقی ہوتے جبکہ وہ زید کی جائیداد وغیرہ وصیتی کا جزو ہوتا۔

(ج) زید نے اپنی جائیداد اس عبارت سے کہ بکر کو اور اگر بکر ہمارے سامنے فوت نہ کرے تو بکر کو رشتہ دار قریب کو پہنچے ہبہ کی بکر نے زید سے پہلے وفات پائی تو جائیداد اسی طرح تقسیم ہوگی کہ گویا وہ خاص ملوک بکر تھی اور

بکر بلا وصیت فوت ہو گیا اور علاوہ جائیداد مذکور کچھ مال اپنے دیون ادا کرنے کے لئے چھوڑ گیا۔

(۱) زید نے اس عبارت سے یہ کیا کہ بکر کو اس کے حیات اور اس کے وفات پر خالہ کے وارثوں کو پہنچے فقط تو شے موہوبہ اسی طرح دلائی جائیگی کہ گویا وہ خالہ کی ملکیت تھی اور خالہ علاوہ شے مذکور کے اپنے دیون کے ادا کے لئے دیگر جائیداد چھوڑ کے بلا وصیت فوت ہو گیا۔

دفعہ ۸۱۔ اگر میت نامہ میں کوئی جائیداد کسی شخص خاص کے قائم مقاموں یا قائم مقام قانونی یا قائم مقام ذاتی یا ادویا یا محض نام ترکہ کو ہبہ کیا ہے اور ہبہ مذکور بالاختصاص بلا واسطہ غیری اور نہیں اشخاص گروہ کیلئے ہو جو الفاظ مستعملہ مذکور ہوئے ہیں تو جائیداد موہوبہ اس طرح تقسیم ہوگی کہ گویا وہ اس شخص کی ملکیت خاص تھی اور وہ شخص اس جائیداد کی نسبت بلا وصیت فوت کر گیا۔

تمثیل

موسیٰ نے کچھ جائیداد اس لفظ سے کہ زید کے قائم مقامان قانونی کو پہنچے ہبہ کی اور زید بلا تحریر وصیت نامہ اپنا دوا کمال کر فوت ہوا اور بکر اس کا مہتمم ترکہ ہے اس صورت میں بکر جائیداد موہوبہ بانی کا تحت ہے اور اس کو لازم ہے کہ جائیداد کو سب سے پہلے زید کو جزو دیون غیر ادا شدہ کے ادا کرنے میں صرف کرے اور اگر کچھ فاضل ہے اس فاضل کو ان اشخاص میں تقسیم کرے جو بوقت وفات زید بعد ادا دیون زید کو اس کی باقی جائیداد لینے کے مستحق ہوں یا انجا مذکور کے قائم مقاموں میں تقسیم کرے۔

دفعہ ۸۲۔ جب کوئی جائیداد کسی شخص کو ہبہ کیا ہے تو موہوبہ اس کو کل حق کا مستحق ہے جو موسیٰ کو اس جائیداد میں حاصل ہوا الا اس صورت میں کہ وصیت نامہ سے واضح ہو کہ موسیٰ کو کوئی حق محدودہ عطا کرنا منظور تھا۔

پہلے ہذا تعلق تین فقرات ہیں ایک وصیت نامہ ہبہ کے ساتھ ہجے سے جائیداد کا ہبہ جن دو پسران کے کیا گیا تھا جن میں سے ایک کے لئے ہبہ تھا۔ دوسرا بلا قطعاً۔ اس کی اولاد قبل وصیت مذکور کے لئے جائیداد فوت ہو چکی تھی۔ برطبق وفات ایک پس کے ہبہ دوسرے کے نام کیا گیا تھا۔

عدالت اعلیٰ نے پہلے تین فقرات میں سے فقرہ اقل کی تعبیر کے فیصلہ کیا کہ پسران مذکور میں سے ہر ایک نے ایک استحقاق

علا دفعہ نمبر ۸۳ و ۸۴ وصیت نامہ مات اہل ہندو وغیرہ باشندگان صوبہات شرقی و شہر مدراس و ممبئی

سے متعلق ہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱، ۱۹۲۵ء دفعہ ۲)۔

میں حیاتی اوس جائیداد میں شامل کیا تھا جس کا ذکر فقرہ مذکور میں ہے اور کہ آخری حق جائز طور پر منتقل نہ کیا گیا تھا اس لئے وہ بالقی جائیداد میں شامل ہو جاتا تھا۔

برطین ایلن ہذا کو والدہ دفعہ ۸۲ ایکٹ وراثت ہند ۱۸۶۵ء کے جو بمبئی میں وصیت ہلے اہل ہندو سے بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ وراثت ہذا میں اہل ہندو کے متعلق کیا گیا ہے جو پیش لکھی نے اس امر کی یہی قدر شہنشاہ کر کیا تھا کہ آیا فقرہ مذکور میں کافی طور پر ظاہر کیا گیا تھا کہ جائیداد عطا کردہ بحسن پسران صرف جائیداد میں حیاتی تھی۔ مگر مطابق اس رائے کے جو دوسرے فقرہ متنازع کی نسبت اختیار کی گئی تھی امر مذکور فیصلہ کرنا غیر ضروری تھا۔ دوسرے فقرہ میں سبکی تعیناتی تھی البتہ الفاظ موجود تھے سبکی نسبت اس کی کوٹ نے قرار دیا تھا کہ اس کے روئے ہر دو پسران موصی میں سے ہر ایک کو صرف استحقاق میں حیاتی نصف جائیداد بقایا میں عطا کیا گیا تھا۔ آیا الفاظ مذکور سے جتنے کہ بعد ایک ہر کل جائیداد بقایا کا مساوی حصہ میں موصی کے دو پسران کے نام کیا گیا تھا۔ یہ امر صحیح طور پر ظاہر ہوتا تھا کہ صرف اسی محدود حق کے منتقل کرنا مکمل تھا۔ یہاں امر بھی جو اس قاعدہ تعبیر کردہ دفعہ ۸۲ کے مشتبہ سمجھا گیا تھا لیکن اس کے فیصلہ کرنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی گئی تھی کیونکہ فقرہ (نمبر ۱۳ مندرجہ صحت) بروئے واقعات کے متعلق نہ تھا۔

فیصلہ کیا گیا تھا کہ تیسرا اور آخری فقرہ متنازعہ جو وصیت میں فقرہ نمبر ۱۸ تھا صحیح طور پر باقی جائیداد موصی کے ہر دو پسران کے نام مساوی حصہ میں اور بطور کامل جائیداد کے منتقل کرنا تھا۔ الا قصور میں کہ ان کے یہاں بعد میں کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو کیٹی کی رائے میں دو فقرات نمبر ۱۲ و ۱۳۔ ایک دوسرے کے مطابق نہ تھے اور نہ انہیں ایک دوسرے کے تشریح ہوتی تھی۔ ان دونوں میں مختلف واقعات کا ذکر تھا۔ منجوز صوفی کہ ہر دو پسران موصی کی نسبت یہ قرار دیا جانا چاہیے کہ انہیں ہر ایک کو کامل استحقاق نصف حصہ بقایا جائیداد میں عطا کیا گیا تھا۔ (۱۱)

دفعہ ۸۳ اگر کوئی جائیداد علی سبیل البدلیت ہرے کی جائے اس طور پر کہ فلاں شخص کو پہنچے یا فلاں شخص غیر یا اشخاص غیر کے گردہ کو کی جائے تو اگر وصیت نامہ سے اسکے بالعکس مراد نہ پائی جائے سو وہ لائق شے سو وہ بے پانچا تھی ہے بشرطیکہ وہ اس وقت زندہ ہو جب ہرے ان پر ذریعہ ہو جائے اور اگر وہ اس وقت تک فوت ہوا ہو تو وہ شخص یا اشخاص جن کے اسماء علی سبیل البدلیت مندرج اشخاص سو وہ بے پانچے تھے ہو گئے۔

تمثیلات

الف) کوئی جائیداد اس لفظ کیساتھ ہرے لکھی کہ زید یا مکہ کو پہنچے اور موصی کی وفات پر صرف زید زندہ ہو تو مکہ کا کچھ حق نہیں ہے۔

(ب) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہر گئی کہ زید یا بکر کو پہنچے زید نے وصیت نامہ کی تحریر کے بعد اور موصی کی وفات سے پہلے وفات پائی تو جائیداد موصوبہ بکر کو پہنچے گی۔

(ج) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہر گئی کہ زید یا بکر کو پہنچے مگر بروقت تحریر وصیت نامہ کے زید زندہ نہیں ہے تو جائیداد موصوبہ بکر کو پہنچے گی۔

(د) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہر گئی کہ زید یا اسکے وراثا کو پہنچے اور موصی زید کے سلسلے مرگیا تو زید کو جائیداد موصوبہ قطعاً پہنچے گی۔

(ه) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہر گئی کہ زید یا اسکے رشتہ دار قریب کو پہنچے زید موصی کے حین حیات فوت ہو گیا تو بروقت وفات موصی کے ہر بنام رشتہ دار قریب تر زید کے اثر پذیر ہو جائے گا۔

(و) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہر گئی کہ زید کو اس کی حیات تک اور زید کی وفات پر بکر یا بکر کے وراثے کو پہنچے موصی زید اور بکر کے روبرو مرگیا اور بکر نے زید کی حیات میں وفات پائی تو زید کی وفات کے وقت ہر موصوبہ وراثا بکر اثر پذیر ہو جائے گا۔

(ز) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہر گئی کہ زید کو اس کی حیات تک اور زید کی وفات پر بکر یا اسکے وراثے کو پہنچے مگر نے موصی کے حین حیات وفات پائی اور موصی زید کے روبرو فوت ہو گیا تو وقت وفات زید کے ہر موصوبہ وراثا بکر اثر پذیر ہو جائے گا۔

اثر ایسے الفاظ کا جو ایک گروہ پر دلالت کریں اور جو شخص (دفعہ ۸۶) جب کوئی جائیداد کسی شخص کو ہر گئیے اور موصوبہ لڑکے نام کے بعد یا زید کو کہنے گئے ہوں۔ اسکے نام کے بعد ایسے الفاظ بڑھائے جائیں جو ایک گروہ پر دلالت کریں مگر ان الفاظ سے ہر مذکور کا اختصاص اور بلا توسط غیر گروہ مذکور پر وارد ہونا لازم نہ آئے تو شخص اول الذکر اس عمل حق کا مالک ہوگا جو موصی کو جائیداد میں حاصل تھا بجز اس صورت کے کہ وصیت نامہ کوئی اور مرد بالعمول واضح ہو۔

تمثیلات

(الف) کوئی جائیداد اس لفظ کیا تھ ہر گئی کہ زید اور اسکے اطفال کو پہنچے۔ یا زید اسکے اطفال کو جو زید کے حال سے پیدا ہوں پہنچے۔ یا زید اور اسکے وراثے کو پہنچے۔ یا زید اور اسکے وراثے صلیبی کو پہنچے۔ یا زید اور اسکے وراثے صلیبی قسم ذکر کو پہنچے۔ یا زید اور اسکے وراثے صلیبی قسم اناٹ کو پہنچے۔ یا زید اور اسکے بیٹے یا بیٹی کو پہنچے۔ یا زید اور اسکے اہل و عیال کو پہنچے یا زید اور اسکے اولاد کو پہنچے۔ یا زید اور اسکے قائمہ امول کو پہنچے۔

یا زید اور اسکے قائم مقامان ذاتی کو پہنچے۔ یا زید اور اسکے اوصیاء اور مہتممان ترکہ کو پہنچے۔ تو ہر صورت مندرجہ بالا میں زید اس کل حق کا مستحق ہے جو موصی کو جائیداد میں حاصل تھا۔

(ب) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہبہ کی گئی کہ زید اور اسکے بھائیوں کو پہنچے تو زید اور اسکے سب بھائی بالاشتراك جائیداد موصیہ بنانے کے مستحق ہیں۔

(ج) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اس کی حیات تک اور اس کی وفات پر اسکے بیٹے یا بیٹی کو پہنچے تو وقت وفات زید کے وہ جائیداد کچھ حصہ دے گی ان حلقہ اشخاص میں تقسیم کی جائے گی جس پر اطلاق لفظ بیٹے یا بیٹی کا ہو سکے

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۴۸-۴۴۹۔ زیر دفعہ ۶۸۔

دفعہ ۸۵۔ جب کوئی جائیداد اشخاص کے کسی گروہ کو صرف ساتھ استعمال الفاظ عام کے ہبہ کی جائے تو کوئی شخص جس پر اطلاق ان الفاظ عام کا ملحوظ معنی معمولی الفاظ مذکور کو نہ ہو سکے جائیداد موصیہ بناسکتا

تعبیر الفاظ **دفعہ ۸۶**۔ دیتنا میں لفظ اطفال سے صرف اولاد مستقیمہ متنازلہ و بعد اول مراد ہے۔ اور لفظ پوتے، نواسے، پوتی، نواسی سے اس شخص کی اولاد مستقیمہ متنازلہ و بعد دوم مراد ہے جس کے اطفال یا پوتوں نواسوں وغیرہ کا ذکر کیا جائے۔ اور

لفظ بھانجا، بھانجی، بھتیجا، بھتیجی سے صرف بھائیوں اور بہنوں کی اولاد مراد ہے۔ اور لفظ بھائی، بھائی، عمزاد، ماسوں زاد و بھوپھی زاد، خالہ زاد، سے اس شخص کے ماں باپ کے بھائی بہن کی اولاد مراد ہے جس کے برادران و عمزاد وغیرہ کا ذکر کیا جائے۔ اور

لفظ برادران فاصلہ یک درجہ سے اس شخص کے برادران و عمزاد ماسوں زاد و بھوپھی زاد خالہ زاد و اطفال مراد ہیں جس کے برادران فاصلہ یک درجہ کا ذکر کیا جائے۔ اور

لفظ برادران فاصلہ دو درجہ سے اس شخص کے دواوانا دادی نانی کے بھائی بہن کے پوتے نواسے۔ پوتی نواسی مراد ہیں جس کے برادران فاصلہ دو درجہ کا ذکر کیا جائے۔ اور

لفظ اولاد صلبی، اور اولاد نسبی سے اس شخص کی تمام اولاد مستقیمہ متنازلہ و بعد ہے جس کی اولاد صلبی خواہ اولاد کا مذکور کیا جائے اور جن الفاظ سے رشتہ طر فی مراد ہو وہ قرابتداران حقیقی اور علاقائی اور خیانی پر یکساں دلالت کریں گے اور جملہ الفاظ قرابت کے اس مثل سے بھی متعلق ہیں جو بہن میں ہو اور بھتیجے سے زندہ پیدا ہو۔ +

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۴۸-۴۴۹۔ زیر دفعہ ۴۸، ایکٹ ۱۸۷۵ء۔

دفعہ ۸۷۔ جب وصیت نامہ میں کوئی اور ہدایت اسکے خلاف نہ ہو تو لفظ
رشتہ داروں کا محال مراد ہے
طفل یا پسرایہ خیر کا کوئی اور لفظ جس سے قربت مفہوم ہو صرف رشتہ دار صحیح النسب
پر دلالت کرے گا یا اگر کوئی رشتہ دار صحیح النسب ہو تو ایسے شخص پر دلالت کرے گا جو وصیت نامہ کی تاریخ تک عرفاً
رشتہ دار صحیح النسب سمجھا جاتا ہو۔

تمثیلات

(الف) زید کہ اسکے تین اطفال بکر اور خالد اور ولید ہیں اور بخیر ان کے بکرا اور خالد صحیح النسب ولید
غیر صحیح النسب اپنی جائیداد اس لفظ سے کہہ لے اطفال میں حصص دینی تقسیم کیجئے یہ کہ کی جائیداد بکر اور خالد
میں حصص دینی تقسیم ہوگی اور ولید محروم رہے گا۔

(ب) زید نے کہ اس کی ایک بھتیجی (خواہ بھانجی) غیر صحیح النسب موجود اور عرفاً اس کی بھتیجی صحیح النسب سمجھی جاتی ہے
کسی قدر نقد اپنی بھتیجی کے نام یہ کیا اور زید کی کوئی بھتیجی صحیح النسب نہیں ہے تو وہ بھتیجی غیر صحیح النسب جائیداد
موجود رہے گی۔

(ج) زید نے پے وصیت نامہ میں اپنے تمام اطفال کے ہمارے لکھکر اور ان میں ایک طفل کو بغیر صحیح النسب
کا نام بھی شامل کر کے کوئی شے اس عبات سے یہ کہ کہہ لے اطفال مذکورین کو یہونچے اس صورت میں بکر کو شل
دیگر اطفال صحیح النسب کے شے موجود رہے گا حصہ لینگا۔

(د) زید نے کوئی شے اس لفظ سے یہ کہ کہ بکر کے اطفال کو یہونچے بکروت ہو گیا ہو اور اس کے کوئی
اطفال سوائے اطفال غیر صحیح النسب کے نہیں ہیں تو وہ جملہ اشخاص جو وصیت نامہ کی تاریخ تک عرفاً بکر کے اطفال سمجھے
جاتے ہوں شے موجود رہے گئے مستحق ہیں۔

(ه) زید کوئی شے اس عبات سے یہ کہ کہ بکر کے اطفال کو یہونچے بکر کا کوئی طفل صحیح النسب نہیں ہو کر خالد اور
ولید وصیت نامہ کی تاریخ تک عرفاً بکر کے اطفال سمجھے جاتے تھے بعد تحریر وصیت نامہ اذ قبل وفات موسیٰ کے دو اور اشخاص
عمر و علم پیدا ہو کر عرفاً بکر کے اطفال کہلائے گئے ان میں سے شے موجود صرف خالد اور ولید کو یہونچے گی۔

(و) زید نے کسی طفل کے نام جو سوائے زوجہ کے کسی دوسری عورت سے پیدا ہوا تھا کوئی شے یہ کہ تاریخ تحریر
وصیت نامہ تک بکر عرفاً اسی عورت کے بطن ہی زید کا صلی طفل سمجھا جاتا تھا تو شے موجود بکر کو ملے گی۔

صحیح النسب ولد محال اور غیر صحیح النسب ولد محال مراد ہے بکروت

(ز) زید نے اس عبارت سے کوئی شے ہبہ کی کہ اسے طفل کو جو فلان عورت سے پیدا ہو کر وہ عورت کبھی زید کی زوجہ نہیں ہوئی ہو پختہ تو یہ ہبہ کا عدم ہے۔

(ج) زید نے کوئی شے کسی طفل کے نام جو کسی عورت کے بطن میں تھا مگر وہ عورت زید کی زوجہ نہ تھی ہبہ کی تو یہ ہبہ صحیح اور جائز ہے۔

دفعہ ۸۸۔ اگر کسی وصیتنامہ میں شخص واحد کے نام دو مرتبہ ہبہ ہوا ہو اور واحد کے نام دو مرتبہ ہبہ ہوا ہو اس امر کی بحث پیش آئے کہ آیا موسیٰ کی یہ نیت تھی کہ ہبہ ثانی ہبہ اول کو عوض ہو یا اس کے علاوہ پس اگر وصیتنامہ کے کسی مضمون سے اسکی نیت واضح نہ ہو تو وصیتنامہ کی مراد کی تعبیر کے وقت قواعد مندرجہ ذیل ملحوظ رہنے۔

اول۔ اگر وصیتنامہ واحد میں یا ایک مرتبہ وصیتنامہ اور پھر تہہ وصیتنامہ میں ایک ہی شے خاص مرتبہ ہو ہبہ لہ واحد کو دی گئی ہو تو وہ وہی شے خاص پانچا سستی ہے۔

دوم۔ جب ایک ہی وصیت نامہ یا ایک ہی تہہ وصیتنامہ کے دو مقام پر کسی شے کی ایک ہی مقدار یا تعداد کسی شخص واحد کو دی گئی ہو تو وہ ایک ہی شے ہو ہبہ پانچا سستی ہوگا۔

سوم۔ جب ایک ہی وصیتنامہ یا ایک ہی تہہ میں مختلف تعداد کی دو اشیائے ہو ہبہ شخص واحد کے نام لکھی گئی ہوں تو وہ ہبہ لہ دونوں اشیائے ہو ہبہ کا سستی ہوگا۔

چھارم۔ جب دو اشیائے ہو ہبہ عام اس کے انکی تعدادیں مساوی ہوں یا غیر مساوی ایک ہی شخص کے نام آج پانچا لکھی جائیں کہ ایک وصیتنامہ میں اور دوسری تہہ میں مندرج ہو یا دونوں اشیاء دو مختلف متمول میں مندرج ہوں تو وہ ہبہ لہ دونوں اشیائے ہو ہبہ کا سستی ہے۔

توضیح۔ ان چاروں قاعدوں میں لفظ وصیتنامہ کا تہہ وصیت نامہ پر محیط نہیں۔

تمثیلات

(الف) زید نے کہ وہ بنک بنگالہ کے حرفت حصص کا مالک ہے اپنے وصیتنامہ کے شروع میں یہ الفاظ لکھے کہ ہمنے اپنے حصص موجودہ بنک بنگالہ بکر کو ہبہ کی اس کے بعد دیگر اشیائے ہو ہبہ کا ذکر لکھا گیا اور وصیتنامہ کے آخر میں پھر یہ الفاظ مندرج ہوئے کہ ہمنے اپنے حصص موجودہ بنک بنگالہ بکر کو دے

۱۔ دفعہ ۸۸ و دفعات ۸۹ لغایت ۱۰۳ (مقبول ہر دو وصیتنامات) اہل ہندو و غیر ہند کا مندرجہ مشرقی شہر اس و بمبئی سے متعلق ہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۵ء و دفعہ ۲-۲) +

اس صورت میں کہ صرف وہی دس حصہ بنک بنگالہ ملوکہ زید کے پائیکا مستحق ہے۔

(ب) زید نے ایک انگوٹھی ہیرے کی جو بکر سے اوسکو ملی تھی وصیتنامہ میں خالہ کو اس لفظ سے بہ کی کہ ہیرے کی انگوٹھی جو بکر سے ہکو ملی تھی فقط اور پھر ایک تہہ وصیتنامہ میں بعد لکھنے ذکر دیگر اشیائے موجودہ کے لکھا کہ انگوٹھی ہیرے کی جو بکر سے ہکو ملی تھی خالہ کو دی اس صورت میں بجز اس انگوٹھی ہیرے کے جو زید کو بکر سے ملی تھی خالہ کو کچھ نہیں پاسکتا ہے۔

(ج) زید اپنے وصیتنامہ میں محمد بکر کو نام بہ کیا اور آگے چل کر اوسی وصیت نامہ میں پھر اوس قدر تہہ اس شخص کو انھیں الفاظ سے دیا تو بکر صرف ایک ہی مبلغ موجودہ محمد بکر کا مستحق ہے۔

(د) زید نے اپنے وصیتنامہ میں محمد بکر کو ہبہ کیا اور اسی وصیتنامہ میں آگے چل کر محمد بکر کو دیا تو بکر محمد بکر کے پائے کا مستحق ہے۔

(ه) زید نے اپنے وصیتنامہ میں محمد بکر کو ہبہ کیا اور ایک تہہ وصیتنامہ میں پھر محمد بکر کے نام لکھا تو بکر محمد بکر کے پائے کا مستحق ہے۔

(و) زید نے اپنے وصیتنامہ کے ایک تہہ میں محمد بکر کو ہبہ کیا اور تہہ ثانی میں اور محمد بکر کے نام لکھا تو بکر محمد بکر کے پائے کا مستحق ہے۔

(ز) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ صا منہ کو اسوجہ سے کہ وہ ہماری دایہ تھی دیا جائے فقط اور اسی وصیتنامہ کے کسی اور مقام پر یہ لکھا کہ منہ کو صا منہ کو اسوجہ سے کہ وہ ہمارے اطفال کے ساتھ انگلستان کو گئی تھی دیا جائے فقط تو منہ اس کے پائے کا مستحق ہے۔

(ح) زید نے اپنے وصیتنامہ میں بکر کو محمد ہبہ کر کے اوسی وصیتنامہ کے دوسرے مقام پر اوسی بکر کے نام معاش سالانہ تعدادی اسکا لکھی تو بکر دونوں اشیائے موجودہ پائے کا مستحق ہے۔

(ط) زید نے اپنے وصیتنامہ میں محمد بکر کو ہبہ کر کے اوسی وصیتنامہ میں یہ رقم کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے اوسکو محمد بکر دیا جائے تو بکر ایک مبلغ محمد بکر کا تو بالتحقیق مستحق ہے اور دوسرے مبلغ محمد بکر کا بطور شرطیہ مقدار ہے۔

ترکہ مالقا کا مہربان دفعہ ۸۹ - جائز ہے کہ کوئی شخص ان الفاظ سے ترکہ مالقا کا مہربان سمجھا جائے جس نے یہ واضح ہو کہ موسیٰ کی بی بی تھی کہ وہی شخص اوسکی جائیداد کا مالقہ لے لے۔

تمثیلات

(الف) زید نے بخر جہد کا غذات وصیتی کے وصیت کی بجز انکے ایک کاغذ میں لکھا کہ تم میری کچھ نہیں کر بعد ازلے کل اخراجات تدفین وغیرہ کچھ جائیداد واسطے ہم سانی سامان اُس عہدہ کے جس پر بکر کا فعل کتب میں پڑھتا ہوں آئندہ مقرر کیا جائے بکر کے لئے بچ رہے گی اس صورت میں بکر جائیداد باقی کا موہوب لہ ہو۔ (ب) زید نے اپنی وصیت نامہ آخر میں فیقرہ لکھا کہ ہم کو یقین ہے کہ ہم اے مہاجر کو پاس ہمارا دستہ روپہ نکلیگا جس کو ہم اے جلد دیوں ادا ہو سینگے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہندہ اوس روپیہ سے ہمارے جہاد دیوں اور اکر کے باقی کو اپنے استعمال اور تصرف میں لائے فقط تو ہندہ جائیداد باقی کی موہوب لہ ہے۔

(ج) زید نے اپنے وصیت نامہ میں اپنی کل جائیداد بکر کو دی الا اوس میں سے بعض سرائے اور کفالت حاجات کو جو خال کو ہمہ کئے گئے تھے مستثنیٰ کر دیا تو بکر جائیداد باقی کا موہوب لہ ہے۔

دفعہ ۱۰۸۶۵۔ جائیداد باقی کے ہمہ کی رو سے موہوب لہ اُس کل جائیداد باقی کے ہمہ کے رو سے مستحق ہے کا مستحق ہے جو موسیٰ کی وفات کے وقت اس کی ملکیت تھی اور جس کی نسبت موسیٰ نے کوئی اور وصیت نامہ قابل نفاذ نہ لکھا ہو۔

تمثیل

زید نے اپنے وصیت نامہ میں چند اشیا رہبر کین ان میں سے ایک ہمہ دفعہ ۱۰۸۶۵ کے مطابق کا لحد ہم اور مہربانی نے بوجہ وفات موہوب لہ کے پھر واسطے کی طرف عود کیا اور اُسی وصیت نامہ میں زید نے اپنی جائیداد باقی بکر کو دی اور بعد از کچھ تحریر وصیت نامہ کے زید نے ایک زمینداری خرید کی اور وہ اس کی وفات کی وقت اوس کی ملکیت قائم رہی تو بکر ہر دو اشیا لہ موہوب اور نیز زمینداری بطور جزو جائیداد باقی پانے کا مستحق ہے۔ ایک موسیٰ نے بذریعہ وصیت کے اپنی بعض جائیداد کا استحقاق میں حیاتی اپنی بیوہ کو عطا کر کے یہ ہدایت کی تھی کہ بعد اس کی وفات کے جائیداد و سادی حصہ میں بہن اسکے تین بچوں سمیان جیس و کارنیل و فلورنس یا انیس سے یہ اندول یا سامانہ کے تقسیم کیا جائے اور وصیت مذکور سے باقی ترکہ کا بہت بچہ اوس کی زوجہ کے کیا گیا تھا جیس (جوہن) مقرر کیا گیا تھا ہر تصدین کنندہ گواہ وصیت ہونیکے ہمہ مال نہ کر سکتا تھا بیوہ کو فوت ہو جائے بفلورنس و نالاش حال بغرض قرار داد اس کے بموجب کی تھی کہ جیس تصدین کنندہ گواہ وصیت ہونے کی وجہ سے ہمہ مال نہ کر سکتا تھا اور کہ وہ خود وصیت جائیداد ہمہ کر وہ کی تھی ہے۔ نتیجہ یہ ہونے کی وجہ سے کہ وصیت جو مال نہ ہوا تھا بقایا سے جائیداد میں شامل ہو گیا تھا تین بچوں یا انیس سے بوسانہ

حق میں ہر ایک کا اثر اس صورت میں جیکے جس موصی سے پہلے مر جاتا یہ ہوتا کہ مقتدر اس عالم قاعدہ کی ذیل سے خارج ہو جاتا کہ ہر نازل ہو جاتا ہے جیکہ وہ ہوب لا اور ان حیات موسیٰ میں فوت ہو جائے۔ مگر چونکہ دوبائی بچے جیسے کو بعد زندہ نہ رہے تو صرف جس صورت میں کہ وہ حامل کر نیکے سق ہوتے تو عین اُکی مٹی موسیٰ نے ایک انتقال بالوصیت کیا تھا جو مؤثر ہو سکے تا قابل تھا۔ ایسے جیسے کا حصہ بقایا میں شامل ہو گیا تھا۔ اصل قطع زمانہ متعلق مقدمہ نہ ہو سکتا تھا۔ (۱)

دفعہ ۹۱۔ اگر کوئی شے الفاظ عام سے موبوب ہوئی ہو اور موبوب لے کے حوالہ ہونے کا کوئی وقت خاص مقرر نہ ہو تو موبوب لے کو اُس شے پر اُسی روز سے تحقیق پہنچتا ہے جب موسیٰ فوت ہوا اور اگر موبوب لے بلا حصول اُس شے کے فوت کرے تو وہ شے اُسکے قائم مقاموں کو پہنچے گی۔

لاحظہ ہوا ٹین لارپورٹ ال آباد جلد ۶ صفحہ ۵۸۳۔ زیر دفعہ ۷۶۔

دفعہ ۹۲۔ اگر موبوب لے موسیٰ کی وفات تک زندہ نہ رہے تو ہبہ اثر پذیر نہ ہو گا بلکہ ہبہ ساقط الاثر ہو جائے گا اور شے موبوبہ موسیٰ کی جائیداد باقیہ میں شامل ہو جائے گی بجز اُس صورت کے کہ وصیت نامہ سے واضح ہو کہ شے مذکور کا کسی اور شخص کے پاس پہنچنا موسیٰ کی نیت میں تھا۔ اور بغرض اس کے کہ موبوب لے کے قائم مقام شے موبوبہ کے مستحق ہو سکیں یہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ موبوب لے موسیٰ کی وفات تک زندہ رہا۔

تمثیلات

الف) موسیٰ نے مبلغ صا جو کبر سے اوسکو یافتگی تھا بکر کو ہبہ کیا اور بکر موسیٰ کے حین حیات فوت ہو گیا تو وہ ہبہ ساقط الاثر ہو گیا۔

ب) موسیٰ نے کوئی شے زید اور اسکے اطفال کو ہبہ کی اور زید موسیٰ کے حین حیات فوت ہو گیا یا تو نامہ کی تحریر سے پہلے فوت ہو چکا تھا تو وہ ہبہ موسیٰ زید اور اطفال زید ساقط الاثر ہو جائے گا۔

ج) موسیٰ نے کوئی شے زید کو اس شرط پر کہ اگر زید موسیٰ کے بعد وفات کرے تو بکر کو پہنچے ہبہ کی زید موسیٰ کے بعد وفات ہو گیا تو شے موبوبہ بکر کو دی جائے گی۔

د) موسیٰ نے کسی قدر نقد اس شرط سے کہ زید کو اسکے حین حیات اور اسکی وفات پر بکر کو پہنچے ہبہ کیا زید نے موسیٰ کے حین حیات میں وفات پائی اور بکر موسیٰ کی وفات تک زندہ رہا تو ہبہ موسیٰ بکر اثر پذیر ہو گا (لا) موسیٰ نے کسی قدر نقد اس شرط سے ہبہ کیا کہ زید کو اُس وقت پہنچے جب اسکی عمر پوری اٹھارہ برس کی

کی ہو جائے اور اگر وہ اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کئے تو بکر کو چھٹے فقط زید پورے اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچ کر موسیٰ کی حیات میں فوت ہو گیا اس صورت میں ہبہ موسومہ زید ساقط الاثر ہو جائیگا اور ہبہ موسومہ بکر بلا اثر پذیر ہوگا۔
 (ق) موسیٰ اور موہوب لڑا ایک ہی جہاز میں جہاز کی ساتھ غرق ہو گئے اور ثبوت اس امر کا کہ پہلے واپس آیا موہوب لڑا دستیاب نہیں ہو سکتا ہے تو ہبہ ساقط الاثر ہو جائیگا۔

ملاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ لمبی جلد ۴ صفحہ ۵۳۷۔ زیر دفعہ ۴۵ +

دفعہ ۹۳۔ اگر کوئی شخص دو شخصوں کو بلا اشتراک ہبہ کیا جائے۔
 سے پہلے فوت ہو جائے ہبہ بلا اثر نہ ہوگا اور ان میں سے ایک موسیٰ سے پہلے فوت کرے تو تمام شے موہوب کے دوسرے شخص کو دی جائے گی

تمثیل

کوئی شے صرف اس لفظ سے ہبہ کی گئی کہ زید اور بکر کو پہنچے اور زید موسیٰ کے رب و فوت ہو گیا تو شے موہوب بکر کو پہنچے گی +

دفعہ ۹۴۔ اگر کوئی شے ایسے الفاظ کے ساتھ ہبہ کیا جائے جن سے موسیٰ اثر ان الفاظ کا جن سے موسیٰ کی نیت حاصل لافرادینے کی پائی جائے گی یہ نیت پائی جائے کہ موہوب لہم کو شے موہوب کے حصص بالانفرادیہ میں اس صورت میں اگر کوئی موہوب لہ موسیٰ کے رب و فوت کرے تو اس قدر حصہ شے موہوب بکا جو اس کو دینا منظور تھا موسیٰ کی جائیداد باقی ماندہ میں بھر داخل ہو جائے گی۔

تمثیل

کسی قدر نقد اس لفظ سے ہبہ کیا گیا کہ زید اور بکر اور خالد میں کچھ حصص مساوی تقسیم کیا جائے زید موسیٰ کے قبل فوت ہوا تو بکر اور خالد کو صرف اس قدر نقد ملے گا جو ان کو اس صورت میں ملے گا جبکہ زید موسیٰ کی وفات کے بعد زندہ رہتا۔
 ملاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ مراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۳ زیر دفعہ ۹۰ +

دفعہ ۹۵۔ اگر وہ حصہ جو ساقط ہو جائے اس جائیداد باقیہ کا ایک جزو ہو جو وصیت تو وہ بلا وصیت تصور ہوگا نامہ کی بے ہر بیگی ہو تو یہ سمجھا جائیگا کہ اس حصہ کی نسبت موسیٰ نے کچھ وصیت نہیں کی۔

تمثیل

موسیٰ نے اپنی جائیداد باقیہ کو اس لفظ سے زید اور بکر اور خالد کو ہبہ کیا کہ ان میں حصص مساوی تقسیم ہو زید موسیٰ کے پیشتر فوت ہو گیا تو یہ سمجھا جائیگا کہ موسیٰ جائیداد باقیہ کے ایک ثلث کی نسبت کچھ وصیت نہیں کی +

دفعہ ۹۶۔ جب کوئی شے موصی کے کسی طفل یا اولاد اور شے مستقیمہ کو وفات پر موصی کی بنیاد میں ساقط ہوگا ہر گھبراہٹ اور موصوبہ لا موصی کی حیات میں فوت کے الٹا موصوبہ لا لگائی اولاد اور شے مستقیمہ موصی کی وفات تک زندہ ہو تو وہ ہر سہ قطنہ ہو جائیگا بلکہ اوسیدہ طرح مؤثر رہیگا کہ گویا موصوبہ لا کی وفات عین بعد وفات موصی کو واقع ہوئی تھی۔ **دفعہ ۹۷**۔ اگر اُس وقت میں کہ وصیت نامہ سے اسکے بالعکس منشا رپا یا جائے۔

تمثیل

زید اپنے وصیت نامہ میں کسی قدر نقد اپنے بیٹے بکر کو اس لفظ سے ہر کیا کہ مطلق اوسی کو فائدہ اور صرف کیلئے ہے بکر نے ایک بیٹا خالد جو زید کی وفات کے بعد زندہ رہا چھوڑ کر اور وصیت نامہ میں اس کی کل جائیداد کی زبرد ہندہ کو بخشی گئی تھی لکھکر زید کے روبرو وفات پائی تو وہ نقد موصوبہ ہندہ کو بچو بچے گا۔

ایک عیسیٰ زید اپنے وصیت نامہ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۶۵ء کے اپنی بوقت سماءہ وجود کے نام مسد کی وصیت اس طرح ہر کیا کہ وہ روپیہ اس روپیہ میں جو موصی کا راجہ بنیاد یافتہ تھا۔ دیا جائیگا۔ موصی ۲ فروری ۱۸۶۵ء کو مر گیا۔ اور جو مال کو مورخہ ۱۸۶۵ء میں مر گیا۔ روپیہ جو راجہ بنیاد یافتہ تھا۔ ۷ دسمبر ۱۸۶۵ء کو وصول ہوا جو اپنے صرف ایک لاکھ سماءہ بنا چھوڑی تھی جو قبل وفات موصی کو پیدا ہوئی تھی۔ بنڈانے واسطہ دلانے اس وصیتی کو جو اس کی ماں کیلئے چھوڑا گیا تھا انش کی جوابدہی لگی کہ وصیت ہو گئی چھوڑی تھی کہ قانوناً منشا رودادہ جو مال ایک شخص موجود بوقت وفات موصی تھی کیونکہ اس کی اولاد میں کوئی ہندہ نہ تھا

دفعہ ۹۷۔ جب کوئی شے کسی شخص کو کسی شخص غیر کے فائدہ کیلئے کے موصی کے روبرو فوت ہو کر ساقط نہیں ہوتا ہر گھبراہٹ اور موصوبہ لا کے موصی کی حیات میں فوت ہوئی ہے وہ ہر سہ قطنہ نہ تھی ہر

دفعہ ۹۸۔ جب کوئی شے کسی شخص کے گروہ موصوبہ کو بچاؤ تو شے موصوبہ صرف اوس قدر اشخاص کو کہ موصوبہ لگائی جو موصی کی وفات تک زندہ ہوں۔

مستثنیٰ۔ اگر جائیداد ایسے اشخاص کے گروہ کو ہر گھبراہٹ جو حسب موصوبہ وصیت نامہ کسی شخص نامزدہ کو ساتھ کسی خاص موصوبہ کا رشتہ رکھتے ہوں الا کسی ہر مقدم کی باعث یا کسی اور وجہ سے انکا قبضہ کیس وقت بعد وفات موصی تک ملتوی کیا گیا ہو تو جائیداد موصوبہ ادن میں سوان اشخاص کو جو وقت مذکور تک زندہ ہوں اور ان اشخاص کے فائدا موصوبہ کو جو بعد وفات موصی کے مر گئے ہوں دیا جائے گی۔

تمثیلات

(الف) زید نے اب بکر کے اطفال کو ہب کیا مگر یہ نہیں لکھا کہ وہ مابین انکے کب تقسیم ہو کر تاریخ وصیتنامہ پہلو تین اطفال خالد اور عمرو ولید چھوڑ کے فوت ہو چکا تھا عمرو نے تاریخ وصیتنامہ کے بعد لازماً زید کی وفات سے پہلو وفات پائی اور خالد اور ولید زید کی وفات کے بعد زندہ رہے تو شے موہوبہ خالد اور ولید کو ہب کی اور عمرو کے قائم ناموں کو کچھ نہ ملے گا۔

(ب) زید نے کوئی شے بکر کے اطفال کو ہب کی اور بروقت وفات موصی کے بکر کے کوئی اطفال نہیں ہیں تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

(ج) کسی مکان کا حق کرایہ داری میعاد چار سال اس لفظ سے ہب کیا گیا تھا کہ زید اپنے حین حیات اور اس کی وفات کے بعد بکر کے اطفال اس مستفید ہوں موصی کی وفات کے وقت بکر کے دو اطفال خالد اور ولید زندہ تھے اور بکر کا کوئی تیسرا لڑکا نہیں ہوا بعد انان خالد نے مسے عمرو کو اپنا وصی چھوڑ کے زید کے حین حیات وفات پائی اور ولید زید کی وفات تک زندہ رہا اس صورت میں ولید اور عمرو بلا شراک حق کرایہ داری کو مبعث غیر تقضیہ و مستفید ہونے کے مستحق ہیں۔

(د) کسی قدر نقد اس لفظ سے ہب کیا گیا کہ ہندہ کو اس کے حین حیات اور اس کی وفات پر بکر کے اطفال کو پہنچے موصی کی وفات کے وقت بکر کو دو اطفال خالد اور ولید زندہ تھے اور موصی کی وفات کے بعد بکر کے دو اور اطفال عمرو اور عامر پیدا ہوئے خالد نے وصیتنامہ لکھ کر عمرو نے بلا تحریر وصیتنامہ یعنی دونوں کو ہندہ کو بروقت وفات پائی پیچھے سے ہندہ بھی ولید اور عامر کو زندہ چھوڑ کر فوت ہو گئی تو شے موہوبہ چار حصص صادی میں تقسیم ہو کر ایک حصہ خالد کو صی اور ایک حصہ ولید اور ایک حصہ عمرو کے ہتم ترکہ اور ایک حصہ عامر کو دیا جائے گا۔

(ه) زید نے اپنی ارہی کا ایک ثلث اس لفظ سے ہب کیا کہ بکر کو اس کے حین حیات اور بکر کی وفات پر اس کی بہنوں کو پہنچے جب یہ فوت ہوا بکر کی دو بہنیں ہندہ اور سعیدہ زندہ تھیں اور زید کی وفات کے بعد بکر کی ایک بہن رشیدہ پیدا ہوئی ہندہ بکر کے حین حیات مر گئی اور سعیدہ اور رشیدہ اس کی وفات کے بعد زندہ رہیں اس صورت میں زید کی ارہی کا ایک ثلث سعیدہ اور رشیدہ اور قائم تان ہندہ کو بخصص صادی دیا جائے گا۔

(و) زید نے اب اس لفظ سے ہب کیا کہ بکر کو حق حین حیات ملے اور اس کی وفات پر خالد کے اطفال اس میں بخصص صادی تقسیم کیا جا بکر کی وفات تک خالد کا کوئی طفل پیدا نہیں ہوا تھا اس صورت میں ہبہ مذکور بعد وفات بکر کو کالعدم ہو گیا۔

(آ) زید نے اس لفظ سے یہ کیا کہ بکر کے جلد اطفال میں جو بالغ فعل موجود ہیں یا آئندہ پیدا ہوں خالہ کی وفات پر تقسیم کیا جائے زید کی وفات کے وقت بکر کے دو اطفال ولید اور عمر زندہ تھے اور بعد وفات زید کے خالہ کی حیات میں بکر کے دو اور اطفال عامر اور یاسر پیدا ہوئے اور بعد وفات خالہ کے بکر کے ایک طفل پیدا ہوا اس صورت میں نقد مہربہ ولید اور عمر اور عامر اور یاسر کو پہنچ گیا اور بکر کا بچھلا لڑکا محروم رہے گا۔

(ح) زید نے ایک سرمایہ اس لفظ سے یہ کیا کہ بکر کے اطفال میں جب سب بڑا طفل سن بلوغ کو پہنچے تقسیم کیا جائے مومی کی وفات کے وقت بکر کا صرف ایک لڑکا خالد زندہ تھا بعد از ان بکر کے دو اور لڑکے ولید اور عمر پیدا ہوئے جب خالد سن بلوغ کو پہنچا عمر و موم کا تھا مگر خالد اور ولید زندہ تھے تو سرمایہ مذکور خالد اور ولید قائم تھا ان عمر کو دیا جائیگا اور کوئی اور لڑکا بکر کا جو خالد کے بالغ ہونیکے بعد پیدا ہوا محروم رہے گا۔

دفعہ ۴۸ میں حقوق معینہ سے متعلق ہے ایک مومی نے اپنی بائمانہ جائیداد اسکا کوئی دیکھا مانٹا مابین اطفال میر جو برادران عمر و بکر کا مانٹا لگائیں اور اس کو منتقل یا تقسیم کریں۔ اور اس مقدار اور ان واقعات میں جب کا ذکر بعد ان میں ہے دیکھئے اور منتقل کیا جائے اور ان میں مذکور میں کیا جائے۔ یعنی حصہ ایک پسر میرے دو برادران مذکور کا ہر ایک حصہ سوتی دو چنڈو کا۔ اور حصہ ہر ایک پسر کو اس کو یا اس کو جس کی صورت ہو بوقت انکے پہنچنے اکیس سال کو دے جائینگے اور حصہ ایک دختر کا اس کو یا اس کو بوقت اسکے یا اس کی صورت ہو پہنچے عمر تک یا اس اندول کے دیا جائیگا اور جلد پس ان دختران مذکور کو بقیہ مال ہو گا۔ اگر ان میں کوئی مر جائے تو باقی ماندگان کو ان کا حصہ پہنچے گا۔

موسیٰ نے دو برادران اور ایک بیشرہ ہندہ چھوڑی عمر و بکر کے فوت ہو گئے۔ کہ موسیٰ کے کلاں تریں بھتیجے یا بھتیجی کی عمر اکیس سال ہوئی۔ یا اس کا ازدواج ہوا۔ برطبق نالاش کے جو یہ اور میر عمر نے واسطے استقرار اس کا رجوع کی کہ بہہ جات وصیتی مذکورہ بالا بموجب دفعات ۱۰۱ اور ۱۰۲ ایکٹ وراثت کو ناجائز ہیں اور موسیٰ بالاکر نے وصیت نسبت جزو اپنی جائیداد کے فوت ہوا۔ اور اس بار حیثیت وصیت عمر و کے مستحق یا ز ایکٹ نہ لٹ جائیداد مذکور اور اس کی اصل کی ہے۔ بقویہ ذیل کہ مہربہ ہم وصیتی کو حقوق معینہ تابع اس شرط کو حاصل ہوئے کہ قبل وقوع اس وراثت و طہ مند رجوع مینامہ کے بوقت وفات ان کو محروم ہو جائیں اور فقط زمانہ تقسیم کا ملتوی کیا گیا ہے۔ اور یہ جات وصیتی مذکور جائز ہیں اور ایک موسیٰ نے اپنی بائمانہ جائیداد اس کا مانٹا دی۔ کہ اس کو کام لگائیں اور مابین اطفال میرے برادران جیس و لفر ٹیک دو چار س بلک سیک کے جدا گانہ دیوں۔ اور منتقل کریں یا تقسیم کریں۔ اور اس مقدار اور ان واقعات میں جب کا ذکر بعد ان میں ہے۔ دیکھئے اور منتقل کیا

اور اشخاص مذکورہ تیس قسم کے تھے۔ ایسے مقدمہ ایک پر میرے دو برادران مذکور کا ہر ایک دختر کے حصہ سے دو چند ہو گا۔ اور ہر ایک پر کے اوکو یا اونکو جسکی صورت ہو بوقت اسکے یا انکے پہنچنے سے اگر کسی سال کے دے جائینگے۔ اور حصہ ہر ایک دختر کا ہو یا اونکو بوقت انکے یا اس کے جیسی صورت ہو پہنچنے سے عمر مذکور یا قبل از دواج کے دیا جاوے گا۔ اور بھلاہ سپان و دختران مذکور کا کوئی حق حاصل ہو گا کہ اگر ان میں کوئی مر جائے۔ تو باقی ماندگان کو اس کا حصہ پہنچے گا یا بعد وفات موسیٰ کے قابل آئے زمانہ تقسیم کا ایک پر چارلس بلیک سیک کے پیدا ہوا۔ اور بھلاہ سپان ہمیں ولفریڈ سیک کو ایک پر اور وصیت اور بلا کر نوشادی کے کر گیا۔ سچوین دھونی کو چارلس بلیک سیک کا وہ لڑکا جو پیچھے سے پیدا ہوا۔ سخی و چونکہ ہے۔ کیونکہ موسیٰ کے بہائی کی اولاد کو میں سے ہے۔ اور حصہ پر جیمس ولفریڈ سیک کا درمیان باقی ماندہ اولاد کو رکھ کر حصہ مساوی قابل تقسیم ہوا، منچرام تیرہ برس از بدیع اپنے وصیت نامہ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۶۵ء کو بعد مقرر کر کے اپنے بھائی جننا داس کو اپنا وصی اور یہ ہدایت کر کے کہ میری جہالت وستی و لکئے جائیں۔ اپنی کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ احوال و بیع و منتقل نہ ہوئی ہو۔ جننا داس اور اسکے اوصیا اور مہتمان اور متعلیہ ہم کو ساتھ اس امانت کے دی کہ جو زر پہنا وصول کریں۔ اور قرضات اور عیالات عیسیٰ احاکریں۔ اور جو کچھ کہ باقی رہے اس پر امانت۔ اور بجانب اوکو (موسیٰ کی) زوجہ جو بیہائی اور امباہوز وجہ اس کے بھائی جننا داس کی دونوں کی حیات میں یا ان میں سے یا قیام نہ کی حیات میں واسطے تنہا انکے یا اسکے فائدہ کو اور ۲۰۔

اُن میں سے باقی ماندہ کی بوقت وفات سے اور بعد وفات کے امانت منجانب اولاد مذکور جننا داس کو اگر کوئی ہو اور ۳۰۔ اگر کوئی ایسی اولاد مذکور نہ ہو تو امانت منجانب شخص یا اشخاص کے بقدر کسی حصص یا حصہ کو اور اس طریقہ پر جو اس کا بہائی جننا داس بذریعہ کسی دستاویز یا تازیات یا تحریر یا تحریرات کو یا اختیار یا بلا اختیار تیغ یا تقریر بعدیکے مقرر کرے جننا داس کی وصیت نامہ ثابت کیا اور بطور وصی کے تمام جائیداد کا اپنی وفات تک جو ۱۱ اکتوبر ۱۸۶۵ء کو وقوع میں آئی کہ نار ہل اسکے کوئی اولاد مذکور نہ تھی لیکن اسکی دو دختران تھیں جو مالش میں مدعا علیہا میں مضبوط سے مرصہ قبل اسکی وفات کے یعنی ۱۱ اکتوبر ۱۸۶۵ء کو اس ایک وصیت نامہ جیسا کہ آئیں مندرج ہو رہے مطابق اس اجازت کے جو اس کو از مئے فقرہ اخیر وصیت نامہ منچرام کے دی گئی تھی تحریر کیا نامہ دوسرے ہدایت کی کہ بارہ مہینے بعد وفات جو بیہائی دبیوہ منچرام کے جائیداد مذکور حصص سے دی ماہین اسکی دو دختران کبلی اور موتی کے تقسیم کیا جائے سچوین دھونی کو امانت مندرجہ وصیت نامہ منچرام بحق جننا داس کی اولاد مذکور کے بوجہ ثواب عمدہ مندرجہ مقدمہ ناگورہ ۲۲ کا عدم تھی موسیٰ کی سرخیا یہ راجھی کہ جننا داس کی اولاد مذکور جو بوقت وفات باقی ماندہ قابضین میں حیاتی کے زندہ ہو جائے اور مذکور مطابق

دھرمشاstr کا امتیاز امین اسکے جو موسیٰ کی حیات میں پیدا ہوئی ہوئے۔ بوقت وفات موسیٰ کے جناب اس کو کوئی اولاد
قسم نہ تھی۔ اور بدین وجہ یہ موسیٰ مذکورہ بنی ایسے شخص یا اشخاص کو تھے۔ جو وجود نہ رکھتے تھے اور کالعدم تھے۔ بعد
انسان نسبت قائم کرنا اختیار بنی جناب اس کو تجویز ہوئی کہ وہ مسادی ایک ہبہ جائیداد بنی نامبروہ کو تھا۔ اور ہبہ مذکورہ بنی
تھا۔ گو ہبہ قبل کالعدم تھا۔ وہ ہبہ بنی نامبروہ تھا۔ اگر اسکے اولاد قسم نہ دگور نہ ہوا اور یہ ہبہ بوجہ اسکے کہ وہ بوقت وفات
موسیٰ زندہ تھا بوجہ ہرمشاstr کے جائز تھا۔ وہ ایک ہبہ مزید ہر بنی اسکے بحالت ہونے اور بنی اولاد قسم نہ دگور کو ایسا نہ تھا
کہ جبین ہونا۔ اولاد دگور کا غیر معین ہو۔ ہبہ مذکورہ ابعد وفات باقماندہ قاضی من حیاتی کے نافذ ہوا۔ اگر اس وقت
میں اسکی کوئی اولاد قسم نہ دگور ایسی نہ ہو جو امین وفات موسیٰ اور واقعہ آخر الذکر کے موجود ہو۔ اگر نامبروہ کو کوئی ہبہ بعد
وفات موسیٰ کو پیدا ہوا تو ہبہ بنی نامبروہ اثر پذیر نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ صرف اسی حالت میں پاسکتا تھا۔ کہ اسکی کوئی لڑکا
پیدا نہ ہو۔ لہذا اس امر سے کوئی فرق نہیں ہوتا ہے کہ موسیٰ نے ایک اشتغال غیر متوازی اور ناقابل نفاذ بنی۔ ایسے پسے کر
پیدا ہو گیا۔ یہ قاعدہ مقدمہ لاگور دا کہ ہبہ جائیداد کا جو بعد نہ باقی رہنے بیشتر کے تابع ہے اسے حقوق ناجائز کے اثر پذیر
ہو۔ کالعدم ہے۔ متعلق نہیں ہے یہ بھی بخجیو ہوئی۔ کہ اختیار فقر جو از روئے وصیت نامہ منجمارام کے دیا گیا۔ یا بشر
رکھتا تھا کہ جناب اس کو بعد وفات جو برائی کے بوقت اسکے تبدیل کرنے وصیت نامہ نامبروہ کو ملکیت حاصل ہو۔ اور جو ہبہ جا
کہ بذریعہ اسکے وصیت نامہ کے بنی اسکی دختران یعنی مدعا علیہان کے لئے گئے وہ ہبہ جات جائیداد تھے (۲)

پرائند اس ایک ہندو ستمبر ۱۸۵۷ء میں مر گیا اور بیٹے ایک مدعی اور دوسرے من موہن داس چھوٹا گیا پرائند داس نے
وصیت نامہ کر کے ہبہ باقماندہ اپنی جائیداد منار کو دی کہ وہ اسکو فروخت کر کے گورنمنٹ پرائمری نوٹ خریدے اور اسکا سٹو
اسکے بیٹے من موہن داس کی جو رو کو اور بعد اسکی وفات منموہن داس کو دادا ہو۔ اسنے مزید برآں یہ ہدایت کی کہ بعد وفات
منموہن داس کو سب زور و قوتاً اسکی بیٹوں یا دختران کو جیسا کہ وہ زندہ ہوں بھٹ منموہن داس کو ہبہ اسکے انفق میں
اسنے ہدایت کی کہ اگر اسکی بیٹے منموہن داس کے سلسلہ سحر کوئی اولاد نہ ہو تو مذکورہ بالا گورنمنٹ پرائمری نوٹ کسی خیراتی فنڈ
میں دیک جائیں۔ بوقت وفات موسیٰ منموہن داس کی جو روادری کی ایک لڑکی (جائیداد گور) زندہ تھی۔ بعد اسکے منموہن داس
کے ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد پیدائش تھوڑے عرصہ بعد مر گیا جو منموہن داس کی ستمبر ۱۸۵۷ء میں مر گئی اور منموہن داس
اکتوبر ۱۸۵۷ء میں مر گیا تب مدعی نالاش ہونے دعویٰ جائیداد زیر بحث کا بحقیقت وارث موسیٰ کے باخراج چانگور دختر
منموہن داس کو دیا گیا اور یہ بحث کی وصیت نامہ میں جو پسران یا دختران منموہن داس درج ہیں اس فقرہ کے رو سے

صرف ایک وہی ہے جو اس جماعت میں اگر دعویٰ کرے کہ اس کا ہوا کہ یہ سچ ہے ایسی جماعت کو ناجائز ہے کیونکہ ہمیں وہ انخاص شامل ہیں یا شامل ہو سکتے ہیں جو بوقت وفات بھی وہی اچھی وجود میں نہ آئے تھے۔ بخیر تھو اگرچہ ان کو ماندہ سے چھوٹا مستحق یا ناجائز دیکھی ہے دعویٰ کا اقل منشاء یہ تھا کہ جماعت معصوم کو تمام ممبران حاصل کر سکیں اور اس کو دوسرا منشاء یہ تھا کہ اگر تمام حاصل نہ کر سکیں تو وہ پادین جو پاسکتے ہوں۔ یہاں ایک ممبر اس جماعت کا ہو جو جائیداد حاصل کر سکتا ہے اور نیز نتیجہ نکالنا جاسکتا ہے کہ دعویٰ کا منشاء تھا کہ وہ ممبر (جائیداد کو) ہی جائیداد کو حاصل کرے اور یہ یہ عجیب ہے نسبت اسکے کہ اس کے منشاء کو توں اٹھاوے۔ (۱۱)

لاحظہ ہو انڈین لارویٹ کلمتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۷۔ وانڈین لارویٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۴۸ زیر دفعہ ۱۰۱۔

فصل ۱۲۔ ذکرِ سببِ اے کے اعم کا

دفعہ ۹۹۔ جب کوئی شخص کسی شخص کو جسکی تصریح خاص نکلی ہو اور جو موت کی وفات کے وقت موجود نہ ہو وہ ہبہ کیجائے اور موصی کی وفات کے وقت کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جسکو تصریح صادق آئے تو ہبہ مذکور کا عدم ہے۔

صستند اگر کچھ جایدا کسی شخص کو اس تصریح سے ہر گنہگار ہو کہ وہ فلاں شخص نامزدہ کے ساتھ فلاں وجہ کا رشتہ رکھتا ہے الا اور سکا قبضہ جو کبھی سے ہر مقدم کے یا جو ہر دیگر کسی وقت بعد وفات موسیٰ تک ملے تو کی گیا ہو اور اگر کوئی شخص جیسے وہ تصریح صادق آئے موسیٰ کی وفات کے وقت زندہ ہو یا مین فوات موسیٰ اور وقت مابین تذکرہ کے وجود پذیر ہو تو اس وقت بعد پر جایدا مذکور شخص مذکور ہو یا کسی لکیر ہو یا فوت ہو گیا ہو سکا فائیتا موسیٰ کو نہیں چسکی۔

تمنّیلات

(الف) زید نے اب سے بکر کے بڑے بیٹے کو سہ کیا موصی کی وفات کی وقت بکر کے کوئی بیٹا نہیں ہے تو یہ سہ کا عدم ہے۔

(ب) زید نے اے... اس لفظ سے یہ کہہ کیا کہ مگر کو اس کی حیات تک اور اس کی وفات پر خالہ کے

۱۰۹۹ لغایت ۱۱۰۰ الشبول و غیره و صیغات محات بند و دل و جینیوں و سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شتی بکھا

وہاں ملاس و بمبئی سے متعلق ہیں (دیکھو ایکٹ ۲۱ ش ۱۸۶۷ء دفعہ ۲ و ۴ مرتبہ حسب ایکٹ ۱۸۷۵ء دفعہ ۱۵۴)۔

بڑے بیٹے کو پہنچے موصی کی وفات کے وقت خالد کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ الا اس کے بعد بکر کی حیات میں خالد کے ایک بیٹا پیدا ہوا تو شے موہوبہ بکر کی وفات پر خالد کے بیٹے کو پہنچے گی۔

(ج) زید نے اب اس لفظ سے یہ کیا کہ بکر کو اس کی حیات تک اور اس کی وفات پر خالد کے بڑے بیٹے کو پہنچے موصی کی وفات کی وقت خالد کا کوئی بیٹا نہ تھا الا بعد اس کے بکر کے حین حیات خالد کے ایک لڑکا ولید پیدا ہوا پہلے ولید فوت ہوا اور اس کے بعد بکر تو شے موہوبہ ولید کے قائم مقام کو پہنچے گی۔

(د) زید نے اپنی جائیداد کو سومو گریں ایکڑ اس لفظ سے یہ کیا کہ بکر کو اس کے حین حیات اور اس کی وفات پر خالد کے بڑے بیٹے کو پہنچے بکر کی وفات تک خالد کا کوئی لڑکا نہ تھا تو یہ سومو بڑے بیٹے خالد کا کالعدم۔ (ه) زید نے اب اس لفظ سے یہ کیا کہ بکر کی وفات کے بعد خالد کے بڑے بیٹے کو دیا جائے موصی کی وفات کے وقت خالد کا کوئی بیٹا نہیں ہے الا اس کے بعد بکر کی حیات میں خالد کا ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ بکر کی وفات تک زندہ رہا تو خالد کا لڑکا اب بزرگوار بن گیا مستحق ہے۔

ایک ہندو بذریعہ وصیتنامہ موتور شے موہوبہ لڑکا نہ ہوگا تو یہ ان دختر جیے ذی ہوش ہوں جائیداد کو بحق مساوی لیں۔ اور یہ ہدایت کی کہ اگر میری لڑکیوں کے لڑکے نہ ہوں۔ یا اس کی نسبت احتمال لڑکے ہو نہ کیا نہ ہو تو میری لڑکیاں جو مکان بعد و باش خاندانی مردوشی میں رہتی ہوں۔ خود پوش ماہواری یا ونگی و وصیت کنندہ نے شہداء میں وفات کی۔ اور صرف لڑکیاں ہی قائم چھوڑیں۔ بتجوی نہوئی۔ کہ وصیتنامہ سو ایکٹ وصیتنامہ ہندو مذکور متعلق ہے۔ یہ ہدایہ نام لہران دختران جائز تھا۔ قاعدہ تعبیر جو مقدمہ ٹیگور چند راموہن ٹیگور بنام گنند لکھن ٹیگور بمقابلہ لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۳۷ قرار پایا ہے۔ اور ان وصیتنامہ ہندو سے جو بعد صدور ایکٹ ۱۸۶۱ء عمل میں آئے ہوں متعلق نہیں ہے (۱) جو یہ کہ بذریعہ وصیتنامہ کے جن ایسے شخص خاص کو کیا جائے جو بوقت وفات موصی کے پیدا نہ ہوئے ہوں۔ تو وہ عام اس سے کہ وہ قبل یا بعد ایکٹ وصیت نامہ ہندو کیا گیا ہو۔ کالعدم ہے۔ الفاظ ”پیدا کرنا کسی حق کا“ جو فقرہ شرطیہ نمبر ۵ دفعہ ۳۔ ایکٹ وصیت نامہ ہندو میں وضع ہوئے ہیں۔ وہ دونوں مقدار اور نوعیت حقوق پیدا شدہ متعلق ہیں۔ اور ان کے عام اور عمومی معنی میں موہوبہ لڑکی یا بیٹا لینے یہ کہ داخل ہے۔ قاعدہ صحیح واسطے تعبیر ایسے ایکٹ مصدرہ گورنمنٹ ہند کے جو اس خاص شکل میں صادر ہوا ہو۔ جیسے کہ ایکٹ وصیتنامہ ہندوؤں کا ہے۔ یہ ہے کہ فقرات شرطیہ کے پورے اور عمومی معنی لڑکی یا بیٹا

اور جو احکام کہ دفات و باب ہائے متعلق شدہ میں ہوں۔ اونکو اس قدر نافذ کیا جائے کہ بقدر خلافت پورے اور موسمی معنی

فقرات تشریطہ کر ہوں (۱)

دفعہ ۱۰۰۔ جبکہ ہرہہ بحفظ کسی اور ہرہہ مقدم مندرجہ وصیتنامہ کے کسی موسمی کی وفات کی وقت موجود نہ ہو۔ ایسے شخص کے حق میں کیا جائے جو موسمی کی وفات کے وقت موجود نہ ہو تو ہرہہ ثانی کا لعدم سمجھا جائیگا۔ الا صورت میں کہ کل حق موسمی کا جو شے موہوب میں او سکوا باقی رہے۔ ہرہہ ثانی کے شمول میں موہوب ہو جائے۔

تمثیلات

(الف) موسمی نے کوئی شے اس لفظ سے ہرہہ کی کہ زید کو اس کی حیات اور زید کی وفات پر او سکوا کر بیٹے کے حین حیات اور بڑے بیٹے کی وفات پر او سکے بڑے بیٹے کو پہنچے موسمی کی وفات کی وقت زید کا کوئی بیٹا نہیں ہو تو اس صورت میں ہرہہ موسومہ بڑے بیٹے زید کا ایک ہرہہ موسومہ ایسے شخص کے ہے جو بروقت وفات موسمی موجود نہیں ہے اور اس ہرہہ کے شمول میں موسمی کا تمام حق جو شے موہوب میں او سکوا باقی ہے ہرہہ نہیں کیا گیا ہے تو وہ ہرہہ زید کے بڑے بیٹے کے حین حیات تک تھا کا لعدم ہے۔

(ب) موسمی نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہرہہ کیا کہ زید کو اسکے حین حیات اور زید کی وفات پر اس کی دختروں کو پہنچے زید موسمی کی وفات کے بعد زندہ رہا اور زید کی چند دختر ہیں کہ مثلاً انکے بعض دختر موسمی کی وفات کی وقت حیات قائم تھیں اس صورت میں ہرہہ موسومہ دختران زید کے شمول میں تمام حق موسمی کا جو شے موہوب میں او سکوا باقی ہے موہوب ہو گیا لہذا ہرہہ موسومہ دختران زید جائز ہے۔

(ج) موسمی نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہرہہ کیا کہ زید کو اسکے حین حیات اور بعد وفات زید کے اس کی دختروں کو پہنچا اور یہ ہدایت کی کہ اگر کوئی دختر اٹھارہ برس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ازدواج کرے تو او سکوا حصہ اس طور سے کا بین نامہ میں لکھا جائے گا کہ وہ حصہ اسکے حین حیات او سکے پاس ہو اور اس کی وفات پر او سکے اطفال میں تقسیم ہو سکے موسمی کی وفات کی وقت زید کی کوئی دختر زندہ نہیں ہے الا اسکے بچے ہیں کی چند دختر پیدا ہو کر زید کی وفات کے بعد زندہ رہیں۔ اس صورت میں ہدایت و باب تحریر کا بین نامہ نسبت ہر دختر کے جو اٹھارہ برس سے کم عمر میں ازدواج کرے بمنزلہ اسکے ہے کہ شے موہوب صرف او کی جیسا تک

اوسکو دیگی نہ بطور بے قطعی کے یعنی ہر مذکور کی بڑے کوئی شے جو موسیٰ کے اُس کل حق سے کم ہے جو موسیٰ کو شے ہو وہ میں باقی ہے ایسے شخص کو دیگی ہے جو موسیٰ کی وفات کے وقت موجود نہ تھا تو ہدایت مذکور در باب تحریر کا بیان نہ کالعدم (د) زید نے کسی قدر نقد بکر کو اوسکی حیات تک ہر بکر کے یہ ہدایت کی کہ بکر کی وفات پر سرمایہ مذکور اوسکی دختر کو کے نام اس طرح پر لکھا جائے کہ ہر دختر کا حصہ اوسکی حیات تک اسیکی پاس رہے اور اوسکی وفات پر اُسکے اطفال میں تقسیم کیا جائے موسیٰ کی وفات کی وقت بکر کی کوئی دختر زندہ نہیں ہے اس صورت میں سولے اُس جگہ کے جس میں سرمایہ کے لکھ دینے کی ہدایت ہے کوئی اور ہر بنام دختر ان بکر کے نہیں ہے اور وہ ہدایت بمنزل ہر تحقیق حین حیاتی سرمایہ مذکور موسومہ ایسے اشخاص کے ہے جو ہنوز پیدا نہیں ہوئے اور وہ شے اوس کل تحقیق کے کم ہو جو موسیٰ کو شے ہو وہ میں باقی ہے لہذا ہدایت در باب لکھ دینے سرمایہ بنام دختر ان بکر کے کالعدم ہے۔

قاعدہ بخلاف ماومت دفعہ ۱۰۱۔ کوئی ہر جائز نہیں ہے جسکی رو سے پہنچنا شے ہو ہو بہ کالعدم یا م حیات ایسے ایک یا چند اشخاص کے جو موسیٰ کی وفات کی وقت زندہ ہوں اور بعد ایام نابالغی کسی ایسے شخص کے جو بر وقت انفصال سے معاذ مذکور موجود ہو گا اور جسکو بشرط پہنچنے کے ایام بلوغ تک شے ہو ہو نہ پہنچ سکی کسی مدت تک ملتوی کیا گیا ہو۔

تمثیلات

(الف) موسیٰ نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہر کیا کہ زید کو اوسکے حین حیات اور بعد وفات زید کے بکر کے حین حیات اور بعد وفات بکر کے بکر کے بیٹوں میں سے اوس بیٹے کو دیا جائے جو سب پہلے پچیس برس کی عمر کو پہنچے موسیٰ زید اور بکر دونوں کے روبرو فوت ہو گیا۔ اس صورت میں ممکن ہو کہ وہ بیٹا بکر کا جو سب پہلے پچیس برس کی عمر کو پہنچے موسیٰ کی وفات کے بعد پیدا ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہی بیٹا اس وقت تک کہ تاریخ وفات زید خواہ بکر سے یعنی جو اداں میں سے پیچھے فوت ہو اوسکی تاریخ وفات کے اٹھارہ برس سے زیادہ عمر گزر چکی ہو پچیس برس کی عمر کو نہ پہنچے پس ممکن ہو کہ پہونچنا سرمایہ مذکور کا زید اور بکر کی حیات اور بکر کے بیٹے کے عہد صغیر سنی کے بعد تک التوار میں رہے تو اس صورت میں ہر بعد وفات بکر کے کالعدم ہے۔

(ب) موسیٰ نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہر کیا کہ زید کو اوسکی حیات تک اور اوسکی وفات کے بعد بکر کو اوسکی حیات تک اور بکر کی وفات کے بعد بکر کے لڑکوں میں سے اوس لڑکے کو دیا جائے جو سب پہلے پچیس برس کی عمر کو پہنچے بکر ایک یا زیادہ لڑکے چھوڑ کے موسیٰ کے روبرو فوت ہو گیا۔ اس صورت میں بکر کے لڑکے

اُن شخصوں کے زمرہ میں ہیں جو موسمی کی وفات کے وقت زندہ ہیں اور وہ میعاد جس کے اندر اُن لڑکوں میں سے کوئی لڑکا پچیس برس کی عمر کو پہنچے گا خواہ خواہ خود اسی لڑکے کی میعاد زندگی کے اندر ہے تو اس صورت میں ہبہ جائیداد مؤثر ہے (راج، موسمی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ زید کو اس کی حیات اور اس کی وفات پر بکر کو اس کے حیات دیا جائے اور یہ بھی ہدایت کی کہ بکر کی وفات پر وہ سرمایہ کر کے اُن اطفال میں تقسیم ہو جو اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچیں اور اگر کوئی طفل بکر کا عمر نہ کو نہ پہنچے تو سرمایہ خالی کر دیا جائے اس صورت میں روز تقسیم سرمایہ کا اہتمام بتاریخ وفات کرے کہ وہ بکری تاریخ وفات موسمی تک زندہ تھا۔ اٹھارہ برس کی انقضاء پر واقع ہوگا تو یہ جملہ ہبہ جات جائیداد مؤثر ہیں۔

(د) موسمی نے ایک سرمایہ اپنی دختروں کے فائدہ کیلئے کسی امیندار کو امانتاً ہبہ کیا اور یہ ہدایت لکھی کہ اگر ہماری کوئی دختر عہد صغیر سن میں ازدواج کرے تو اس کا حصہ کا بین نامہ میں اس طور سے لکھا جائے گا کہ اس کی وفات پر وہ حصہ دختر متوفیہ کے اُن لڑکوں کو ملے جو اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچیں پس ضرور ہے کہ موسمی کی دختر میں سے ہدایت مذکورہ متعلق کیجائے موسمی کی وفات کی وقت زندہ ہو اور سرمایہ کا حصہ جو بالاخر حسب مضمون ہدایت کے کا بین نامہ میں لکھا جائے بعد وفات اُس دختر کے جس کا وہ حصہ ہو عرصہ اٹھارہ برس کے بعد وہ ہوب لڑکوں میں چاہے پس اس صورت میں ہبہ کی جملہ شرائط مذکورہ جائیداد مؤثر ہیں۔

جس مال میں کا زر دے اپنے وصیتنامہ کے ایک موسمی نے یہ ہدایت کی کہ بنگ مدراس میں وصی اور امیندار وصیتنامہ کے ایک سرمایہ قائم کریں جو موسمی کے نام سے ڈگریٹ ٹرسٹ فنڈ یعنی سرمایہ امانت موسوم کیا جائے اور یہ ہدایت کی کہ سرمایہ امانت مذکورہ صیغہ امانت بنگ مدراس سے جس تک کہ بنگ مذکور قائم رہے نہ نکالا جائے اور ڈگریٹ ٹرسٹ فنڈ ہمیشہ قائم ہے اور اس کے سود پر بعض ہوب بہ متصرف رہیں اور وہ اُنکے طفل یا اطفال کو بعد ازیں وقتاً فوقتاً اور ایک نسل سے دوسری نسل کو مطابق جملہ حقوق قانونی کے وراثتاً پہنچے۔ بتجویز چھوٹی کہ اس سرمایہ کے قائم کرنے میں کوئی امر سوائے اسی ہدایت کے ناجائز نہیں کہ کفالت نامہات سرمایہ مذکور بنگ مدراس کی امانت کو بھی نکالے بغیر اور یہ ہدایت بطور ایک کوشش قائم کرنے سرمایہ قدامی کے ناجائز ہے لیکن امر مذکور اسکا مان نہیں کہ تمیل منشاء موسمی دربارہ قائم کرنے اور بہم پہنچانے سرمایہ کے کیجائے اور ہوب بہم کو حق قطعی حاصل ہو گیا موسمی از ہبہ الوصیت اس طرح کیا کہ میری دختر متوفیہ اسی ڈگریٹ ٹرسٹ کے اہلاد اور نیز میرے پوتے ایف ڈی ایم اور اس کے سوتیلے بھائی جی ڈی ایم کو

بعض سادی ایک سرمایہ میں لے کر تجویز دھوئی کہ یہ ایک ہفتہ یعنی تین بیگان موسمی کو جو اداسکی دفتر متوفیہ ای ڈبلیو کو
 بطن سے رکھے بطور ایک جماعت کے بلکہ ان کے حق میں فرداً فرداً بطور شاخص نامزدہ کے کیا گیا ہے۔ یہ بھی تجویز دھوئی کہ
 بموجب شرائط وصیتنامہ کہ موسمی کے بیگان جو بطن ای ڈبلیو متوفیہ سے تھے۔ اور ایف ڈبلیو ایم اور جی ڈبلیو ایم
 کو بات اپنے اپنے حصص فاق سرمایہ مذکور کے وقت وفات موسمی حق حاصل ہو گیا۔ اور یہ بھی ان کے فائدہ اور سود
 اور منافع سرمایہ مذکور کا ایک ہر نفیس سرمایہ کا اندوئے دفعہ ۱۵۹ ایکٹ وراثت ہند کے ہے۔ اور یہ حق انہوں نے
 شاطالی طور پر اور نہ شراکت پایا۔ اور بموجب اس اختیار کہ جو موسمی کو اسبابہ میں دیا گیا۔ کہ سرمایہ مذکور کو واسطے
 بعض غرضوں کو اور فائدہ ایف ڈبلیو ایم کے تعلق اسکی آمد و رفت انگلستان کو روپیہ صرف کرے۔ کیونکہ موسمی کا یہ منشاء
 نہ تھا کہ ایف ڈبلیو ایم کو سرمایہ مذکور سے حصہ مذکورہ بالا سے زیادہ دیا جائے اور موسمی کو واسطے اغراض مصرعہ کو روپیہ صرف
 کرنے میں صرف یہ اختیار تھا۔ کہ اگر آمدنی جو بموجب اختیار صرف کرنے روپیہ کے ان ڈبلیو ایم کی پرورش اور پرورش مقیم
 انگلستان میں خارج کیا جاسکتی تھی کافی بنو تو زائل میں روپیہ لیا جائے۔ یہ بھی تجویز دھوئی کہ بموجب بات ہر بندہ
 فقرات سوم و چہارم وصیت نامہ متعلقہ ایک خاص مکان وغیرہ حق ایف ڈبلیو ایم کے وہ وہب نہ کو بوقت وفات
 موسمی جاریہ مذکور حق حاصل ہو گیا۔ جو اس صورت میں زائل ہو سکتا تھا کہ وہ ۲۱ برس تک عمر میں فوت ہو جائے
 یہ بھی تجویز دھوئی کہ بموجب عبارت ہبہ مندرجہ فقرات پنجم و ششم وصیتنامہ متعلقہ مکان وغیرہ اسباب بحق
 اولاد موسمی کی دفتر متوفیہ ای ڈبلیو کے رجوع تاریخ وصیتنامہ فوت ہو چکی تھی، پہنچتی بحق اولاد اسے ڈبلیو کو موسمی
 کے کل تر واقع جائیداد مذکور کا ہو گیا اسیہ ہبہ بالغہ دیات مندرجہ جواز غیر فقرہ پنجم نہ تھا۔ یعنی یہ کہ مکان مذکور تا
 وفات سب سے چھوٹا طفل دفتر مذکور اٹھارہ برس کی عمر کا نہ ہو جائے۔ فروخت نہ کیا جائے۔ یہ دیات محض ایک لاکھ تھا
 خواہش موسمی منظور ہونی چاہیے اور نہ ایک دیات اور اسکا اثر قانونی کچھ نہیں ہو اور اولاد ای ڈبلیو نے جو بوقت وفات موسمی
 زندہ تھی، جائیداد شاطالیات نہیں پائی۔ بلکہ کہ ایف ڈبلیو شخص نامزدہ کو حصہ سادی واقعہ جائیداد مذکور جو بوقت وفات موسمی کے حال ہوا پایا
 اور بنوہ حصہ نہیں سوا ایک یعنی ای جی ڈبلیو کا جو موسمی کو بعد نہ رہا لیکن جو بعد از ان فوت ہوا۔ موجودہ کہ وہ کو محال ہو چکا تھا ای جی ڈبلیو کو
 ایک موسمی نے اپنی باقی ماندہ جائیداد منار کو دی کہ انشا اللہ بامین اطفال میرے برادران عروہو کے جدا گانہ لگاؤں اور دوسروں کو
 منتقل یا تقسیم کریں اور اس مقدار اور ان اوقات میں جکا ذکر بعد از ان ہے دیکھئے اور متعلق ہیئے اور ان میں مذکور میں تقسیم کیا جائے۔
 یعنی حصہ ہر ایک پیر میرے دو برادران مذکور کا ہر ایک دفتر کے حصہ سے دو چند ہو گا اور حصص ہر ایک پیر کے اسکو یا اسکو لینے

جیسی صورت ہو۔ بوقت اسکے یا نکلے پہنچنے عمر اکیس سال کر دے جائینگے اور حصہ ہر ایک کے قدر کا اسکو یا اوکو بوقت اسکو یا نکلے یعنی جیسی کہ صورت ہو پہنچنے عمر مذکور سال قبل ازدواج کے دیا جائیگا اور جملہ پسران اور دختران مذکوران کو بیوقوف مال ہوگا کہ اگر انیس سو کوئی مرد ملے تو باقیہ مکان کو اسکا حصہ پہنچے گا اور مہی نے دو بار اور ان اور ایک ہمشیرہ ہند چھوڑی و عمر بزرگ و دول قبل اسکے فوت ہو گئے کہ مومی کے کلاں تریں بھتیجے یا بھتیجی کی عمر اکیس سال ہوئی یا اوکھا ازدواج ہو یا بر طبق مالش کو جو بیوہ اور وصیہ عمر و سنے واسطے استقرار اس بات کے رجوع کی کہ بہہ جات وصیتی مذکورہ بالا بموجب دفعات ۱۰۱ و ۱۰۲ ایکٹ وراثت کے ناجائز ہیں اور مومی باکر نے وصیت نسبت جزو اپنی جائیداد کے فوت ہوا اور ساقہ بحیثیت وصیہ عمر و سنے یا ایک نسلت جائیداد مذکور اور اسکی آمدنی کی ہے۔ بنجو بیڑھو کی کہ موہوب الیم وصیتی کو حقوق معینہ تابع اس شرط کے حال ہونے کے قبل وقوع امور مشروط مندرجہ وصیت نامہ کے بوقت وفات ان سو محروم ہو جائیں اور فقط زمانہ تقسیم کا متوی کیا گیا ہے اور بہہ جات وصیتی مذکور جائز ہیں۔ بنجو بیڑھو کی دفعہ ۹۸ ایکٹ وراثت کی طرف حقوق معینہ سے متعلق ہے۔ مقدمہ شہ بنام اہس (رپورٹ ڈر ڈری صاحب جلد ۳ صفحہ ۴۹) ترمیم کیا گیا (۱)۔

جہاں کہ یا مرثیہ ہو کہ آیا جائیداد جسکی نسبت ایک ہندو نے وصیت کی ہو جائیداد جدی ہے یا محض خود تو اسکے اکلوتے بیٹے کی رضامندی نسبت ان شرائط وصیت کے نہیں سو خدائے اسکے اور اسکے پسران کے استحقاق کی تائید میں ہوں اور چند ادا لے برخلاف ہوں پسران پورنہ ذکر کردہ خود اسے قابل پابندی ہوگی۔ ایک ہدایت جو ایک ہندو کی وصیت میں بالفاظ ذیل ہو کہ "میری باقی جائیداد منقولہ کی نسبت میرے گوردھن واسطے بیٹے کا ردوالی کیا جائیگی جس طرح کہ وہ مناسب ہے اور جب میرے پسر گوردھن اس کے پسران اکیس سال کی عمر کو پہنچیں تو جائیداد میرے مذکور تقسیم کیا جائیگی اور حسب بطور پر گوردھن اس اور اسکے پسران سو سادی حصص میں حاصل کیا جائیگی" ایک کمال مہربان گوردھن اس عطا کرتی ہے۔ اگر مہربان پسران گوردھن اس بر طبق حال کرنے سن ۲۱ سال کو جائز ہو تو کمال جائیداد گوردھن اس اس پسر یا پسران گوردھن اس کے حق میں منتقل ہونیکے قابل ہوگی جو اکیس سال کی عمر حاصل کرے اور تقسیم کی اسد عا کرے لیکن چونکہ یہ گوردھن اس بطور پر زبردفعہ ۱۰۱ و ۱۰۲ ایکٹ وراثت ہندو ۱۸۶۵ء کا عدم ہوا اسلئے اسکے انکار کو نیکے کوئی دخل کمال مہربان نہیں آتا۔ ایک ہدایت مندرجہ وصیت اہل ہند جو بنیمضمون ہو کہ جائیداد غیر منقولہ انار مقرر کردہ سبکدوشیت کے قبضہ رہی جائے اور کہ بقایا مکان لئے و منافعات وغیرہ بعد ادائیگی اخراجات کے مومی کی گوردھن اس ہستمال کیا جائیگا جس طرح کہ وہ مناسب ہے مع اس شرط کے جسکے کہ مومی پسران گوردھن اس کو اتہام کا حساب و کتاب اس طلب کیا اختیار

عطا کر گیا ہو جبکہ اکیس سال کی عمر حاصل کریں اور معاً ایک بلا واسطہ کو کالعدم ہے جس پر قبضہ کرنا سپریم کورٹ کو ضروری ہوگا۔
 کو صرف استحقاق حین جیانی عطا کرتی ہے۔ جائیداد کا انصار کے سپرد کرنا اور گورنمنٹ کو سپران کا استحقاق مطابقتاً
 کتاب اور ہبہ بحق زیر نگین گورنمنٹ کے سبب ایک نیت منجانب سے ہی میں مضمون ثابت کرتی ہیں کہ یہ سوال ہبہ مذکور
 حین شہادہ ۱۵۹۔ ایکٹ وراثت ہند (۱۸۶۷ء) کے محدود و عرصہ کا ہونا چاہیے۔ ایک وصیت میں منہم کے ہبہ قائم کرنے
 کیلئے ایک مناسب اربعین کی نسبت ان شخص کے موجود ہونی چاہیے جس کی جائیداد کو حاصل کرنا عینا ہے اور نیز اس
 جائیداد کی نوعیت کی نسبت جو ادنیٰ مال کرنے ہے یہ ہدایت کہ جس تک ایک مالک میں جاتی جائیداد وغیرہ منقولہ کالعدم ہے یا
 اسکے سپران ایک خاص عمر حاصل نہ کریں تب تک کوئی شخص ہبہ یا سپران نہ کرے کی طرف سے مالک میں جاتی جائیداد سے حساب و
 کتاب کا مطالبہ نہ کرے گا اور نہ کوئی عذر اٹھا کر ان اشخاص کی کافی تشریح نہیں کی جاتی جنہوں نے جائیداد کو حاصل کرنا ہے اور نہ ان
 جائیداد کی تشریح کرتی ہے جس میں انہوں نے نفع لینا ہے جس کی ایک مفہوم ہبہ پیدا ہو یا اس شکل ہوگا اگر ناممکن نہ ہو کہ ایک
 ہندو بذریعہ میراث شرط کے وہ جائیداد پیدا کرے جو بابت اصول و ہر شائے کے نسبت حقوق اولاد زینہ کالعدم ہے یا
 پیدا ہو۔ اور نیز جہاں یہ ہولی کہ موصی کا منشاء (بروئے غلط طور پر سمجھنے قانون کے) ایسی جائیداد کے پیدا کرنا
 تھا ایک تشریح نسبت وصیت کر پیدا کرتا ہو اور جس کے رو سے مناسبت جرح ان مختلف جائیداد کے گنگی ہو جو مفہوم
 معلوم ہوتی ہوں تاکہ مختلف ہدایات مندرجہ وصیت کو موثر کیا جائے تاہم اگر جائیداد کے الفاظ مندرجہ وصیت
 سے معلوم نہ ہوتی ہوں تو عدالت ایسی جائیداد کو موصی کے لئے مفہوم یا پیدا نہیں کر سکتی کیونکہ ایسا کرنا گویا اسکی وصیت
 کی تعبیر معینی بریت ذاتی کے کرنا ہے نہ کہ بروئے الفاظ مستعمل کرنا قاعدہ اختلاف و اومت ہائے (دفعہ ہذا و دفعہ ۱۰۱۔
 ایکٹ انتقال جائیداد و مملکت) جائیداد کے منقولہ و غیر منقولہ دونوں سے متعلق ہے (۱۵)

لاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۷۶ صفحہ ۹۰۔

ہبہ بحق ایسی جماعت اشخاص کو جن میں سے بعض
 قواعد مندرجہ دفعہ ۱۰۱ کی ذیل میں آتی ہیں نسبت بعض اشخاص ستم مذکور کے باعتبار قواعد مندرجہ دونوں یا کسی ایک
 دفعہ سابق متصلہ کے ساقط اثر ہو تو کل ہبہ کالعدم سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) موصی نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ زید کو اسکے حین حیات اور اسکی وفات پر اسکے

(۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۔ (۱۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۱۱۔

اُن لڑکوں کو دیا جائے جو پچیس برس کی عمر کو پہنچیں موصی زید کے روبرو فوت ہو گیا اور اُسکی وفات کے وقت زید کے کچھ لڑکے بھی زندہ تھے تو فرض ہے کہ زید کا ہر لڑکا جو موصی کی وفات کے وقت زندہ تھا اُسی میں سے کے اندر جو ہر میں مشروط ہے پچیس برس کی عمر کو پہنچے (اگر اس عمر تک پہنچیں) مگر ممکن ہے کہ موصی کی وفات کے بعد بھی زید کے لڑکے پیدا ہوں اور اُن میں سے کوئی لڑکا اس وقت پچیس برس کی عمر کو پہنچے جب زید کی وفات کی تاریخ سے اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہو اس صورت میں ظاہر ہے کہ جس قدر ہر زید کے لڑکوں سے متعلق ہے وہ اُس لڑکے کے حق میں ساقط الاثر ہے جو موصی کی وفات کے بعد پیدا ہوا اور جس صورت میں کہ شے موصی زید کے سب لڑکوں کو بطور گروہ دیکھی ہے لہذا وہ گروہ مذکور کے کسی جزو سے متعلق نہیں ہو سکتی ہے بلکہ وہ ہرہ کلیتاً ساقط ہو گیا ہے۔

(ب) موصی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہرہ کیا کہ زید کو اس کے حین حیات اور زید کی وفات پر بکرا اور خالد اور ولید اور باقی بچہ زید کو جو پچیس برس کی عمر کو پہنچیں دیا جائے بکرا اور خالد اور ولید کے زید کے لڑکے ہیں موصی کی وفات کی وقت زندہ تھے اور باقی حالات اس تشیل کے وہی ہیں جو تشیل (الف) مندرجہ صدر میں فرض کیے گئے تھے تو اس صورت میں بکرا اور خالد اور ولید کے نام لینے سے ہرہ کی یہ شکل کہ وہ ایک قسم اشخاص کے حق میں ہر فرض نہیں ہوتی ہے اور اس وجہ سے یہ ہرہ کلیتاً کالعدم ہے۔

تلاظہ ہوائین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۵۰ زیر دفعہ ۱۰۱۔ وائین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۶۔ زیر دفعہ ۹۔
وائین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ زیر دفعہ ۱۰۱۔ زیر تلاظہ ہوائین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۳۷۔

دفعہ ۱۰۳ جب کوئی ہرہ بوجہ قواعد مندرجہ کسی دفعہ منجملہ کالعدم ہونے کی صورت میں مؤثر ہو تینوں دفعات ماقبل متصلہ کے کالعدم ہو تو ہرہ جو اُسی وصیت نامہ میں مندرج ہوا اور جس سے موصی کی یہ مراد ہو کہ وہ ہرہ ماقبل کے بعد یا ہرہ ماقبل کے ساقط ہونے کی صورت میں اثر پذیر ہو جائے کالعدم متصور ہوگا۔

تمثیلات

(الف) موصی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہرہ کیا کہ زید کو اس کے حین حیات اور زید کی وفات پر زید کے بیٹوں میں سے اوس بیٹے کو حین حیات دیا جائے جو سب سے پہلے پچیس برس کی عمر کو پہنچے اور

اوس بیٹے کی وفات پر بکر کو دیا جائے موسیٰ زید اور بکر دونوں کے روبرو مر گیا۔ اور ظاہر ہے کہ منشاء موسیٰ ہبہ موسومہ بکر بعد اوس ہبہ کے جو زید کے اوس بیٹے کے حق میں ہوا ہے جو سب سے پہلے پچیس برس کی عمر کو پہنچے کہ یہ ہبہ دفعہ ۱۰ کے مطابق کالعدم ہے اثر پذیر ہو گا۔ لہذا ہبہ موسومہ بکر بھی کالعدم ہو۔ (ب) موسیٰ نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ زید کو اسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر زید کے لڑکوں میں سے اس لڑکے کو دیا جائے جو سب سے پہلے پچیس برس کی عمر کو پہنچے اور اگر کوئی لڑکا زید کا اس عمر کو نہ پہنچے تو بکر کو دیا جائے موسیٰ زید اور بکر دونوں کے روبرو فوت ہو گیا ہے اور ظاہر ہے کہ حسب منشاء موسیٰ ہبہ موسومہ بکر اس صحت میں اثر پذیر ہو گا جبکہ کوئی ہبہ موسومہ اس بیٹے زید کا جو سب سے پہلے پچیس برس کی عمر کو پہنچے ساقط ہو جائے کہ ایسا ہبہ دفعہ ۱۰ کے مطابق کالعدم ہے پس ہبہ موسومہ بکر بھی کالعدم ہے۔

دفعہ ۱۰۴۔ ہدایت مشعر اسکے کہ کسی جائیداد کی آمدنی جمع ہوتی ہے کالعدم اثر ہدایت جمع ہو رہے ہیں کا ہے اور وہ جائیداد اوس طرح سے دلائی جائے گی کہ گویا اجتماع کی ہدایت نہیں ہوئی تھی۔

صیغہ جب جائیداد از قسم غیر منقولہ ہو اور ہدایت کا یہ مضمون ہو کہ اوسکی آمدنی موسیٰ کی وفات کے بعد جمع کی جائے تو وہ ہدایت صرف اوس قدر آمدنی کی نسبت جائز اور مؤثر ہوگی جو موسیٰ کی وفات سے ایک برس آئینہ کے اندر جائیداد مذکور سے پیدا ہو۔

چنانچہ سال مذکور کے اختتام پر وہ جائیداد اور اوسکی آمدنی اوسی طرح موہوب لہم کو بیجا لگی کہ گویا وہ میعاد جس میں آمدنی جمع کر نیکی ہدایت ہوئی تھی نقضی ہو گئی۔

تمشیلات

الف) وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہے کہ ع۔۔۔ سے پرا میری نوٹ ہائے سرکاری خرید کے جائیں اور نوٹوں کی آمدنی میں برس تک جمع کی جائے اور اوسکے بعد زراصل مع آمدنی مجتہد زید اور بکر اور خالہ میں تقسیم کیا جائے اس صورت میں زید اور بکر اور خالہ موسیٰ کی وفات سے ایک برس گزرنے پر ع۔۔۔ پر پانچکے مستحق ہیں۔

ب) وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ ع۔۔۔ انفعول پر لگایا جائے اور انفعول اوس وقت تک جمع ہوتا ہے کہ زید کا از دلوج ہو اور بعد از دلوج کے زید کو دیا جائے اس صورت میں زید موسیٰ کی وفات سے ایک برس کے اختتام پر ع۔۔۔ پر پانچکے مستحق ہے۔

(ج) وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہے کہ کھیت واقع سلطانپور کا زرنگان دس برس تک مجتمع ہو کر اس کے بعد زر مجتمع زید کے بٹے بیٹے کو دیا جائے موصی کی وفات کی وقت زید کا بڑا بیٹا بکر زندہ ہو تو موصی کی وفات سے ایک برس کے بعد بکر مستحق ہے کہ تمام زرنگان جو اسی ایک برس میں جمع ہوا ہوں اور مقدار سو کے جو زرنگان کے انفعال پر لگانے سے حاصل ہوا ہو پاوے۔

(د) وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہے کہ کھیت واقع سلطانپور کا زرنگان دس برس تک مجتمع ہو کر اس کے بعد زر مجتمع زید کے بٹے بیٹے کو دیا جائے موصی کی وفات کی وقت زید کا کوئی بیٹا نہیں ہے تو یہ سب کا عدم ہے۔ (۵) زید نے کس قدر نقد بکر کو اس لفظ سے سہ کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اس کو دیا جائے اور یہ ہدایت کی کہ جب تک بکر عمر نہ کو پہنچے نقد نہ کور کا سو جمع ہوتا ہے پس زید کی وفات پر بکر کو بھوبہ بکر کو پہنچ جائیگی اور زر سو کا اور مقدار جو بکر کی پرورش اور تعلیم کا خرچ مجاہد کیا فاضل ہے بکر کے نابالغ ہونے کے باعث مجتمع ہوتا ہے گاہی باعث ہدایت مندرجہ وصیت نامہ کے ۔

دفعہ ۵۰۔ کوئی شخص جس کا کوئی بھتیجا یا بھتیجی یا بھانجا یا بھانجی یا کوئی پر بلیغ ہونے سے پہلے یا بھتیجی یا بھتیجی اور رشتہ دار قریب تر موجود ہو کوئی جائیداد اور نہ ہی کیلئے یا بطور خیرات مہر کرنا مجاز نہ ہو گا۔ الا استوصوا میں کہ وہ اپنی وفات کی تاریخ سے کم سے کم بارہ مہینے پہلے وصیتنامہ لکھ کر تاریخ تحریر وصیت نامہ سے چھ مہینے کے اندر وصیتنامہ کو اس مقام میں داخل کر دے جو قانوناً اشخاص زندہ کی وصیتناموں کی حفاظت کے قریب ہو

تمثیلات

زید نے لکھا اور اس کا ایک بھتیجا موجود ہے بذریعہ ایسے وصیت نامہ کے جو اس دفعہ کی شرائط کے بموجب لکھا یا امانت داخل نہیں کیا گیا امور مفصلہ ذیل کے لئے کچھ جائیداد ہو سکتی۔

عزنا کی پرورش کیلئے۔ سپاہیان بیمار کی مدد معاش کیلئے۔ شفا خانہ کی تعمیر یا اسکے قائم رکھنے کیلئے اطفال یتیم کی تعلیم اور انکو روزگار دلانے کے لئے۔ طلباء علم کی پرورش کے لئے۔ کسی مکتب کی تعمیر یا اسکے قائم رکھنے کے لئے۔ کسی بل کی تعمیر اور مرمت کیلئے۔ سڑکوں کی تیاری کے لئے۔ کسی گرجا کی تعمیر یا اسکے قائم رکھنے کے لئے۔ کسی گرجا کی مرمت کے لئے۔ خدوان دین کے فائدہ کے لئے۔ کسی باغ سیرگاہ حمام کی تیاری یا بنگر گیری کے لئے۔

ان سب صورتوں میں مہر کا عدم ہے۔

ایک مقدمہ میں تجویز دھوا کہ ہبہ مندرجہ دہیست تعدادی ع۔ روپیہ بابت خرچ ٹرنس ریڈنگ روم برائے یورپین پرسنران کو آرٹیز برائے غریب بچکان جو موسیٰ نے لگادیا تھا۔ بوجہ ہونے ہبہ باغراض خیرات حسبہ دفعہ ۱۰ کا عدم ہے۔ کیونکہ موسیٰ کے قریبی رشتہ دار بنسبت بہانجون (پہلے ان ہمشیر) کے موجود تھے اور وصیت کرنا ایک سال قبل وفات موسیٰ کے لکھی گئی تھی (۱)

بروئے دفعہ ۱۰۔ ایکٹ وراثت ہند کوئی شخص جس کا کوئی بھتیجا یا بھتیجی یا بھانجا یا بھانجی یا کوئی اور رشتہ دار ترب تر موجود ہو جائز نہ ہوگا کسی جائیداد کا ہبہ واسطے خیراتی تہللات کرے۔ الا مستثنیٰ میں کہ وہ اپنی وفات کی تاریخ سے کم از کم بارہ ماہ پیشتر وصیت نامہ لکھ کر اور جیسے کہ دفعہ مذکور میں حکم ہے اسے داخل کر دے ایک موسیٰ نے بذریعہ وصیت کے جائیداد کا ہبہ خیراتی اغراض کی واسطے کیا اور وہ دن بعد اسکے ایک بیوہ جمہور گرفت ہو گیا۔ ایک سوال دربارہ جواز ہبہ ٹھہرے جانے پر۔ تجویز دھوا کہ ہبہ جائیداد لفظ رشتہ دار ر۔ مندرجہ دفعہ ۱۰۵۔ ایکٹ وراثت میں صرف ایسے رشتہ دار کا حوالہ دیا گیا ہے جو فہرست یکجہان ملحق دفعہ ۲۴۔ ایکٹ مذکور میں درج ہے اور اس کا کوئی تعلق کسی رشتہ بذریعہ ازدواج کے ساتھ نہیں ہو۔ (۲)

فصل ۱۱۔ درباب اثر پذیر ہونے ہبہ جات وصیتی کے

دفعہ ۱۰۶۔ جب باعتبار عبارت کسی ہبہ کو موہوب لائے ہو ہو بہو پر یا قبضہ ملتوی رکھا گیا ہو۔ فوراً قبضہ پانچا مستحق نہ ہو تو استحقاق حصول شے موہوبہ بروز مقررہ بشرطیکہ وصیت نامہ موسیٰ کا منشاء اسکے خلاف نہ پایا جائے موسیٰ کی وفات پر موہوب لہ کو حاصل ہو جائیگا اور اگر موہوب لہ روز مقررہ سے پہلے شے موہوبہ حاصل نہ کر کے فوت ہو جائے تو وہی استحقاق اس کے قائم مقاموں کو حاصل ہو جائے گا۔

اور ان صورتوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ موہوب لہ کو موسیٰ کی وفات پر شے موہوبہ میں ایک استحقاق حاصل ہو

توضیح۔ یہ استنباط کہ موسیٰ کی یریت تھی کہ موہوب لہ کو شے موہوبہ پر استحقاق قائم حاصل ہو

۱۰۔ فیصلہ صیت نامہ جات ہندوں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ملک شرقی بنگال و بلاد و مداس و بدی و متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ مشاعرہ دفعہ ۱۱۱ انڈین ریگورڈ مداس جلد ۴۴ نمبر ۴۴۱۱ انڈین ریگورڈ مداس جلد ۴۴ نمبر ۴۴۱۱

صرف اسوجہ سے لازم نہ آئیگا کہ وصیتنامہ میں کوئی ایسی شرط ہے جسکے رو سے ادا کرنا یا قبضہ دینا کسی شے موہوبہ کا کسی روز آئندہ پر ملتوی کیا گیا ہے یا جسکی رو سے شے موہوبہ پر کسی شخص غیر کا استحقاق مقدم قرار دیا ہے یا جس پر یہ ہائیت ہو کہ روز ادا کے پہنچنے تک کسی سرمایہ موہوبہ کا انشعاع جمع کیا جائے یا جس میں یہ قید ہو کہ اگر کوئی خاص امر واقع ہو تو شے موہوبہ کی اور شخص کو دیا جائے گی۔

تمثیلات

(الف) زید نے اس لفظ سے ماہر کہا کہ خالد کی وفات پر بکر کو دیا جائے پس زید کی وفات پر بکر کو شے موہوبہ پر ایک استحقاق قائمہ حاصل ہوگا۔ اور اگر بکر خالد سے پہلے فوت کہے تو بکر کے قائمہ تمام شے موہوبہ کے مستحق ہیں۔

(ب) زید نے ماہر اس لفظ سے یہ کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اسکو دیا جائے پس زید کی وفات پر بکر کو شے موہوبہ پر ایک استحقاق قائمہ حاصل ہوگا۔

(ج) موسیٰ نے ایک سرمایہ اس لفظ سے یہ کیا کہ زید کو اسکے مین حیات اور اسکی وفات پر بکر کو پہنچے پس موسیٰ کی وفات پر بکر کو شے موہوبہ بنو سومہ اپنے پر ایک استحقاق قائمہ حاصل ہوگا۔

(د) موسیٰ نے ایک سرمایہ اس لفظ سے یہ کیا کہ زید کو اسوقت تک کیلئے دیا جائے کہ بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے اور بعد ازاں بکر کو دیا جائے تو بعد وفات موسیٰ بکر کو شے موہوبہ پر ایک استحقاق قائمہ حاصل ہوگا۔

(ه) زید نے اپنی کل جائیداد بکر کو انشاء اس ہائیت کے ساتھ یہ کیا کہ اسکی آمدنی میں سے زید کے چند دلوں ادا کرے اور بعد ازاں سرمایہ یا قیامندہ خالد کو دیوے تو زید کی وفات پر خالد کو شے موہوبہ بنو سومہ اپنے پر ایک استحقاق قائمہ حاصل ہوگا۔

(و) موسیٰ نے ایک سرمایہ زید اور بکر اور خالد کو حصص مساوی اس شرط کے ساتھ یہ کیا کہ جب لوگ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچیں تب انکو دیا جائے اور اگر سب کے سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت ہو جائیں تو وہ سرمایہ ولید کو پہنچے پس موسیٰ کی وفات کی وقت زید اور بکر اور خالد کو سرمایہ کے حصص پر ایک استحقاق قائمہ حاصل ہوگا مگر اس شرط پر کہ اگر زید اور بکر اور خالد سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کریں تو انکا حق باقی نہ رہے گا اور اگر ان میں سے کوئی شخص رجحزاد شخص کے جو سب کے بعد زندہ رہے اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے وفات پائے تو اس کا استحقاق قائمہ بحفظ اسی شرط کے اسکے قائمہ تماموں کی ذات میں درآئیگا۔

لاحظہ موٹڈین لارپورٹ الدباد جلد ۵ صفحہ ۵۸۳۔ زیر دفعہ ۷۔ ایکٹ نمبر ۱۰۔ دنیہ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مداس جلد ۵ صفحہ ۴۲۸۔ زیر دفعہ ۱۰۔

وقت اثر پذیری بہ جب کہ کسی **دفعہ ۷۔** اگر کوئی شخص بشرط وقوع کسی خاص امر غیر محققہ کے بہ امر غیر محقق کو وقوع پر مشروط ہو کیجائے تو جب تک وہ امر وقوع میں نہ آئے شے موہوبہ پر استحقاق پیدا نہیں ہوتا ہے۔

اور اگر کوئی شخص بشرط عدم وقوع کسی خاص امر غیر محققہ کے بہ کیجائے تو جب تک اس امر کا وقوع غیر ممکن نہ ہو جائے شے موہوبہ پر استحقاق پیدا نہیں ہوتا۔

اور دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں جب تک شرط کا ایفا نہ ہو تب تک استحقاق موہوبہ کا ایک استحقاق شرطیہ کہلاتا ہے۔

مستثنیٰ۔ جب کوئی سرمایہ کسی شخص کو اس شرط پر کہ وہ ایک عمر خاص کو پہنچے بہ کیا جائے اور علاوہ بٹن وصیت نامہ میں سرمایہ مذکور کا انتقال جو اس عمر خاص تک پہنچنے سے پہلے جمع ہوا اس شخص کو قطعی دیا جائے یا وصیت نامہ میں یہ ہدایت ہو کہ ایسا انتقال یا حصر و اس کا جعفر ضرور ہو شخص مذکور کے فائیدہ کیلئے صرف کیا جائے تو اس کا استحقاق نسبت سرمایہ موہوبہ کے شرطیہ نہیں ہے۔

تمثیلات

الف) کوئی شخص اس شرط سے ولید کو بہ گیلی کی اگر زید اور بکر اور خالد سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کریں تو ولید کو دیکھ جائے اس صورت میں جب تک زید اور بکر اور خالد سب اٹھارہ برس کی عمر میں فوت نہ کریں یا انہیں سے کوئی ایک اس عمر کو نہ پہنچے ولید کو شے موہوبہ پر استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

ب) کسی قدر نقد اس شرط کیساتھ کہ اگر زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے یا جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے زید کے نام بہ کیا گیا تو زید کا استحقاق اس وقت تک شرطیہ ہے کہ زید کے اس عمر تک پہنچ جائے یا نہ پہنچے۔

ج) کوئی جائیداد اس لفظ سے بہ کی گئی کہ زید کو اسکے حین حیات ادا کی وفات پر بکر کو بشرطیکہ بکر اس وقت زندہ ہو اور اگر بکر اس وقت زندہ نہ ہو تو خالد کو پہنچے یہ وصی زید اور بکر اور خالد کے روبرو ہوا ہو گیا اس صورت میں جب تک وہ امر کے وقوع سے جائیداد کا استحقاق بکر یا خالد کی ذات میں در آئے وقوع

پذیر نہ ہو تب تک بکر اور خالہ کو اس جائیداد پر استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(د) کوئی جائیداد اسی عبارت سے جو اوپر مرقوم ہے ہبہ گینگی اور بکر زید اور خالہ کے روبرو مگر کیا تو بکر کی وفات پر خالہ کو اس امر کا استحقاق حاصل ہو گیا کہ زید کے مرنے پر جائیداد پر قبضہ پائے۔

(۵) کوئی شے ہندہ کو اس شرط سے ہبہ گینگی کہ جب وہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے یا بکر کی رضامندی سے اس سے کم عمر میں ازدواج کرے تو شے مذکورہ اسکو دی جائے اور اگر ہندہ اٹھارہ برس کی عمر کو نہ پہنچے یا بکر کی رضامندی سے اس سے کم عمر میں ازدواج نہ کرے تو شے موہوبہ خالہ کو دی جائے پس ہندہ اور خالہ دونوں کو شے موہوبہ پر استحقاق شرطیہ حاصل ہے اور اگر ہندہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تو وہ شے موہوبہ کی قطعی منتحق ہے گو اسنے اٹھارہ برس سے کم عمر میں بلا رضامندی بکر کے ازدواج کیا ہو۔

(۶) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہبہ گینگی کہ جب تک زید کا ازدواج نہ ہو زید کو پہنچے اور اسکا ازدواج کے بعد بکر کو پہنچے اس صورت میں جب تک شرط کا ایفا رہے وقوع ازدواج زید کے نہ ہو جائے تب تک بکر کو شے موہوبہ میں استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(۷) کوئی جائیداد اس شرط سے ہبہ گینگی کہ جب تک زید ایکٹ متعلقہ مقررہ زمانہ دیوالیہ سے مستفید نہ ہو زید کو پہنچے اور بعد اسکے بکر کو پہنچے تو جب تک زید ایکٹ مذکور سے مستفید نہ ہو بکر کو شے موہوبہ میں صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(۸) کوئی جائیداد اس شرط سے زید کو ہبہ گینگی کہ زید صما کر بکر کو دے تو جب تک زید صما کر بکر کو نہ دیدے زید کو شے موہوبہ میں صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(ط) زید نے اپنا کھیت واق سُلطانپو خور داس شرط سے بکر کو ہبہ کیا کہ بکر اپنا کھیت واقعہ سلطانپو بزرگ خالہ کو لکھ دیوے اس صورت میں جب تک بکر اپنا کھیت آخر الذکر خالہ کو نہ لکھ دے بکر کو شے موہوبہ میں صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(۹) کوئی سرمایہ اس شرط پر زید کو ہبہ کیا گیا کہ بکر موسیٰ کی وفات کے بعد پانچ سو برس تک ہندہ کیساتھ ازدواج نہ کرے تو جب تک شرط کا ایفا راسطو سے نہ ہو کہ وہ پانچ برس گزر جائیں اور بکر ہندہ کیساتھ ازدواج نہ کرے یا جب تک اسی میعاد کے اندر کوئی ایسا امر واقع نہ ہو جس کے باعث شرط مذکور کا ایفا غیر ممکن ہو جائے زید کو شے موہوبہ پر صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

رک) کوئی سرمایہ اس شرط سے زید کو ہبہ کیا گیا کہ اگر بکرا اوسکو اپنے وصیتنامہ میں کچھ نہ لکھ دے تو زید کو دیا جائے تو جب تک بکرا فوت نہ کرے زید کو شے موہوبہ میں صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔
(د) زید نے ہمارا سالانہ بکرا اوس عبارت سے ہبہ کیا کہ جب بکرا ہمارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اُسکو دیا جائے اور یہ ہدایت کی کہ زید یا سود کا جزو کافی اُس وقت تک کہ بکرا عمر مذکور کو نہ پہنچے اوسکی پرورش میں لگایا جائے تو استحقاق بکرا نسبت شے موہوبہ اوسکی ذات میں قائم ہو چکا۔

(ح) زید نے ہمارا اس شرط سے بکرا ہبہ کیا کہ جب بکرا ہمارہ برس کی عمر کو پہنچے تب بکرا کو دیا جائے اور یہ ہدایت کی کہ جب تک بکرا عمر مذکور کو نہ پہنچے ایک سرمایہ ثانی سے ایک مہلن معین اوسکی پرورش میں صرف کیا جائے تو بکرا کو شے موہوبہ پر صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

دفعہ ۱۰۸۔ جب کوئی شے کسی جماعت کے اشخاص میں سے صرف ایک شخص کے نام جو خاص عمر کو پہنچا ہو اُن اشخاص کو ہبہ کی گئی ہو جو ایک خاص عمر کو پہنچ گئے ہوں تو جو شخص اُس عمر کو نہ پہنچ گیا ہو اوسکو شے موہوبہ پر استحقاق حاصل نہیں ہے۔

تمثیل

موسیٰ نے ایک سرمایہ زید کے اُن اطفال کو ہبہ کیا جو ہمارہ برس کی عمر کو پہنچیں اور یہ ہدایت کی کہ جب تک زید کے طفل کی عمر ہمارہ برس سے کم ہے ارتفاع اُس حصہ کا جو غالباً اوسکو بالا خیر پہنچے گا اوسے طفل کی پرورش اور تعلیم میں صرف کیا جائے اس صورت میں کوئی طفل زید کا جو ہمارہ برس سے کم عمر کا ہو شے موہوبہ میں استحقاق نہیں رکھتا ہے۔

فصل ۱۱۔ ذکر ہبہ وجوبی۔

دفعہ ۱۰۹۔ جب کسی ہبہ کی رو سے کوئی امر وجوبی موہوب لہ کے ذمہ کیا گیا ہو تو اگر موہوب لہ اس امر وجوبی کو تمام و کمال اپنے ذمہ نہ لے وہ شے موہوب کا کوئی جزو نہ پائے گا۔

یہ فصل وصیتنامات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور یہودیوں باشندگان ممالک شرقیہ بنگالہ و بلاد عدا و مسیحی

سے متعلق ہے۔ دیکھو ایکٹ ۲۱ء ۱۸۶۵ء دفعہ ۲۔

تمشیل

زید نے کہ وہ ایک سرمایہ مشترک کی کمپنی (ظا) میں جب کا کاروبار فروغ پڑے حصص رکھتا ہے اور سرمایہ مشترک کی کمپنی ثانی (رغ) میں بھی جو سقیم الحال اور جس کے حصہ داروں پر زکریہ کا مطالبہ ہو نیکاً اقبال ہے چند حصص کا مالک ہے مگر کو اپنے تمام حصص موجودہ جگہ کمپنی ہائے سرمایہ مشترک ہبہ کے بجائے کمپنی ثانی (رغ) کے حصص لینے سے انکار کیا تو اس کو حصص کمپنی اول (ظا) کے بھی نہ ملیں گے۔

دو مختلف اور جدا گانہ ہوں ہیں جو ایک ہی شخص کے نام ہوں ایک منظور اور دوسرا منظور ہو سکتا ہے۔
 ۱۱۰۔ اگر وصیت نامہ میں دو اثاثے مختلف اور جدا گانہ ایک ہی شخص کو ہبہ کی گئی ہوں تو موہوب کو اختیار ہے کہ ایک ہی موہوب کو قبول اور دوسری سے انکار کرے گوشتے اول الذکر اس کے حق میں فایز بخش اور ثانی الذکر اس کے لئے موجب زیر باری ہو۔

تمشیل

زید نے کہ وہ ایک منزل مکان از روئے شرط میعاد سی چند سال کے کرایہ پر لے چکا ہے اور میعاد مذکور تک اس کو اور اس کے فایز قاعوں کو اس قدر کرایہ دینا واجب ہو الا کرایہ اس قدر کثیر ہے کہ وہ مکان اس کرایہ پر دوسرا شخص نہیں لے سکتا ہے اپنا حق کرایہ داری اور کچھ نقد بکرہ کو ہبہ کیا مگر نے حق کرایہ داری لینے سے انکار کیا تو بکرہ اس انکار کے باعث زراعت سے محروم نہ رکھا جائے گا۔

فصل ۱۱۔ ذکر ہبہ موقوف بہ وقوع دیگر امر

۱۱۱۔ جب کوئی شے بشرط وقوع کسی امر غیر متحققہ کے ہبہ شود یا وقوع امر غیر متحققہ جیب امر مذکور کے وقوع کا کوئی وقت مقرر نہ ہو۔ ہبہ کی گئی ہو اور وصیت نامہ میں اس امر غیر متحققہ کے وقوع کا کوئی وقت مذکور نہ ہو تو ہبہ مذکور اثر پذیر نہ ہو گا۔ الا اس صورت میں کہ وہ امر اس وقت سے پہلے وقوع میں آوے جبکہ شے موہوبہ قابل ادا یا تقسیم کے ہو جائے۔

۱۱۲۔ فیصل وصیت نامہات ہندوؤں اور عیسویوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ملک شرقی بنگال و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۸۷۵ء۔ دفعہ ۲۔

منشیات

(الف) کوئی شے اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اور اگر زید فوت کرے تو بکر کو پہنچے پس اگر موسیٰ زید کے روبرو مرجائے تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر نہ ہوگا۔

(ب) کوئی شے اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اور اگر زید لا ولد مرجائے تو بکر کو پہنچے پس اگر موسیٰ زید کے روبرو فوت کرے یا زید موسیٰ کے روبرو کوئی طفل جوڑ کے وفات پائے تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر نہ ہوگا۔

(ج) کوئی شے اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اگر یا جو وقت وہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے اور اگر زید مرجائے تو بکر کو دیا جائے زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچ گیا تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر نہ ہوگا۔

(د) کوئی شے اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اسکے حین حیات اور اسکی وفات پر بکر کو اور اگر بکر لا ولد فوت کرے تو خال کو پہنچے تو الفاظ ”اگر بکر لا ولد فوت کرے“ سے یہ سمجھا جائیگا کہ اگر بکر زید کے حین حیات لا ولد فوت کرے۔

(ه) کوئی شے اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اسکے حین حیات اور اسکی وفات پر بکر کو اور اگر بکر فوت کرے تو خال کو پہنچے تو الفاظ ”اگر بکر فوت کرے“ سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر بکر زید کے حین حیات فوت کرے ایک خاص شاخ قانون کے مرتب کرنے کا یہ مدعا ہے کہ کسی امر کے متعلق جبکی نسبت بالخصوص کا رد والی کی گئی ہے قانون

کو اس وقت سے بذریعہ تعبیر اس عبارت کو معلوم کیا جائے جو ایکٹ مذکورہ میں استعمال کی گئی ہے بجائے اسکے جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا کہ اس بات میں اس امر کے معلوم کو ٹھیک لے کر تلاش کیا جائے کہ قانون کیا ہے جیسا کہ دو فیصلے قابل ملاحظہ ہیں کیا گیا ہے ایسے ایکٹ کی عبارت کو اسکے اصلی معنی دے جانے چاہئیں بلا کسی قیاس تعلق یا اس امر کے کہ غالباً منشاء یہ تھا کہ پہلو قانون کو بلا تبدیل رہنے دیا جائے جیسا کہ وہ پیشتر موجود ہے۔

معدات اپریل ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۰۷ کا حوالہ دیا گیا ایک شخص اہل ہندو بدعت اپنی وفات کے تین سال پہلے چھوڑ گیا سب سے بڑا ایسے بالغ تھا اور دیگر دو پسران نابالغ تھے۔ اسکی وصیت میں برہمچاری صحت میں رہنے پر لپس ان سختی ہو گئے کہ تمام جائیداد ہائے منقولہ وغیرہ منقولہ کو جو میں چھوڑ گیا ہوا مساوی طور پر بتعال میں لائیں کوئی اگر بلا اولاد زینہ کے فوت ہو تو باقی ماندہ پسران تمام جائیداد ہائے مساوی طور پر تقسیم ہونگے۔ بتجوڑ دھولی کہ ان الفاظ کے دوسے ایک ہر حق باقی ماندہ پسران کے مشروط و تو ح ایک خاص غیر قطعی واقع کے کیا

گیا تھا جو قبل اس عرصہ کہ دو عین آیا تھا جبکہ جائیداد ہو بہو قابل تقسیم تھی اور کہ عرصہ تفسیر موسمی کی وفات کا وقت تھا۔ اس پر فصل کرنا ممکن ہو گا کہ عرصہ کو بداعت ذاتی نابالیت بعض ہوتن نام کے التوا میں لایا گیا تھا۔ اسلئے بروئے دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ وراثت ۱۸۶۵ء

کے جو زیر ایکٹ وصیت نامہ جات اہل ہندو مذہب کے قابل اطلاق ہے، یہ یقین پیمانہ برادران کے مؤثر نہیں ہو سکتا اور کہ اہل علیہ یقین پر سہ پان موصی کے مساوی حصص میں ہر ایک کے حق میں کامل تھا اور برطبق وفات موصی کے نامکن الا بطلان تھا۔ (۱)

ملاحظہ ہو انٹرن الا پورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۳۳۔ زیر دفعہ ۸۲۔

دفعہ ۱۱۲۔ اگر کوئی شخص ایسے چند اشخاص کو جو کسی وقت غیر شخصہ تک زندہ رہیں، زندہ رہیں ہر یک کی ہو مگر وصیت نامہ میں کوئی میعاد خاص مقرر نہ ہوئی ہو تو شخصے موہو بآن میں ہوا ان اشخاص کو ہر یک کی جو اس وقت زندہ ہوں جبکہ وہ شخصے لائق ادا یا تقسیم کے ہو جائے الا اور صورت میں کہ وصیت نامہ سے اسکے خلاف منشا پایا جائے۔

تمثیلات

(الف) کوئی جائیداد اس شرط سے ہر یک کی کہ زندہ اور بکر کو حصص مساوی اور اگر دونوں میں سے کوئی مرحلے تو جو زندہ رہے اس کو پہونچے۔ اس صورت میں اگر موصی زندہ اور بکر دونوں کے روبرو فوت کرے تو جائیداد موہو ب دونوں میں حصص مساوی تقسیم کیا جائیگی اور اگر زندہ موصی کے روبرو مرے اور بکر موصی کی وفات کے بعد زندہ رہے تو وہ جائیداد بکر کو دی جائے گی۔

(ب) کوئی جائیداد اس شرط سے ہر یک کی کہ زندہ کو اسکے حین حیات اور اس کی وفات پر بکر اور خالد کو بھص مساوی یا اگر دونوں میں سے کوئی مرحلے تو جو زندہ ہو اس کو پہونچے مگر نے زندہ کے روبرو وفات پائی اور خالد زندہ کی وفات کے بعد زندہ رہا تو زندہ کی وفات پر جائیداد موہو ب خالد کو دی جائے گی۔

(ج) کوئی جائیداد اس شرط سے ہر یک کی کہ زندہ کو اسکے حین حیات اور اس کی وفات پر بکر اور خالد کو اور اگر دونوں میں سے کوئی مرحلے تو جو زندہ رہے اس کو پہونچے اور یہ بھی ہدایت ہوئی کہ اگر بکر موصی کی وفات پر زندہ نہ رہے تو بکر کے اطفال اس کے قائم مقام ہونگے خالد موصی کے روبرو مر گیا اور بکر موصی کی وفات کے بعد زندہ رہ کر زندہ کے حین حیات فوت ہو گیا تو شخصے موہو ب بکر کے قائم مقاموں کو دی جائے گی۔

(د) کوئی جائیداد اس شرط سے ہر یک کی کہ زندہ کو اسکے حین حیات اور اس کی وفات پر بکر اور خالد کو پہونچے اور یہ ہدایت کی گئی کہ اگر دونوں میں سے کوئی ایک زندہ کے روبرو فوت کرے تو کل جائیداد اس شخص کو پہونچے گی جو زندہ ہے مگر زندہ کے روبرو فوت ہو گیا بعد ازاں خالد بھی زندہ کو حین حیات مر گیا چنانچہ موہو ب خالد کو قائم مقاموں کو دی جائے گی۔

فصل ۱۶۔ ذکر ہبہ بشرطہ

دفعہ ۱۱۳۳۔ ہبہ جس کے ساتھ کوئی شرط محال لگائی گئی ہو کالعدم ہے۔

تمثیلات

(الف) کوئی بائید اس شرط کیساتھ زید کو ہبہ کی گئی کہ وہ ایک گھنٹہ میں ایک سو میل پیادہ چلے تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

(ب) زید نے مہاجر کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ بکر زید کی دختر سے ازدواج کرے زید کی دختر وصیتنامہ کی تاریخ تک فوت ہوگئی تھی تو یہ ہبہ کالعدم ہے +

دفعہ ۱۱۳۴۔ ہبہ جس میں ایسی شرط شامل ہو کہ ایفار اوس شرط کا خلاف قانون قانون یا نہ قانونیت یا خلاف اصول شرافت ہو کالعدم ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے نصار بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ بکر خالد کو قتل کرے تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

(ب) زید نے محمد اپنی بیٹی (خواہ بھانجی) کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ وہ اپنے شوہر کو چھوٹ دے تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

ایک ہبہ بنجاب ہندو موسیٰ کے جو اس امر پر مشروط ہو کہ خلاف اخلاق رشتہ باین محمد اسکے اور دو ہوب لاکے جاری کیا جائے کالعدم ہے۔ (۱)

دفعہ ۱۱۵۔ جب وصیت نامہ میں ایسی شرط مندرج ہو کہ تعمیل اس شرط کی تکمیل اس کے کہ موہوب لاکو شے موہوب پر استحقاق قائم نہ ہو جائے واجب ہو تو اگر شرط کے حاصل کی تعمیل کی جائے یہ بھابھا بیکہ کہ شرط مذکور کی بجز تعمیل ہوگئی۔

تمثیلات

(الف) کوئی شے اس شرط کے ساتھ زید کو ہبہ کی گئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید اور عرو کی ضمانت دے

چونکہ فیصل وصیت نامہ ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاو مدراس بمبئی و متعلقہ

محافظہ ہوا ایکٹ ۱۸۶۵ء مندرجہ۔ دفعہ ۲۔ (۱) انڈین لالپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۱۳۔ +

ازدواج کسے زید نے بکر کی رضامندی تحریری سے ازدواج کیا خالد ازدواج کی وقت حاضر تھا ولید نے ازدواج سے پہلے زید کو نذرانہ بھیجا عمرو کو زید نے بذات خاص اپنے ارادہ کی اطلاع کی۔ اور عمرو نے اس پر کچھ اعتراض نہ کیا اس صورت میں زید نے شرطِ ہبہ کی تعمیل کی ہے۔

(ب) کوئی شے زید کو اس شرط کے ساتھ ہبہ کی گئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے ولید فوت ہو گیا ہے اور زید نے بکر اور خالد کی رضامندی سے ازدواج کیا تو زید نے شرط کی تعمیل کر دی (ج) کوئی شے زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ وہ بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے زید نے بکر اور خالد اور ولید تینوں کے عین حیات ازدواج کیا الا صرف بکر اور خالد کے اس صورت میں شرط کی تعمیل نہیں ہوئی۔

(د) کوئی شے زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ وہ بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے پہلے مرتبہ زید نے نسبت ازدواج اپنے ساتھ ہندہ کے بکر اور خالد اور ولید سے رضامندی مطلق حاصل کی۔ الا بکر اور خالد اور ولید نے پیچھے سے براہِ تلقین ملجائی اپنی رضامندی سے انکار کیا بعد ازاں زید نے ہندہ کیساتھ ازدواج کیا تو زید نے شرط کی تعمیل کر دی۔

(ک) کوئی شے زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے زید نے بلا رضامندی بکر اور خالد اور ولید کے ازدواج کیا الا اپنے ازدواج کے بعد ان کی رضامندی حاصل کی پس صورت میں زید نے شرط کی تعمیل نہیں کی۔

(و) زید نے اپنے وصیت نامہ میں کیتھرن نقد بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ بکر زید کے اوصیا کی رضامندی سے ازدواج کرے بکر نے زید کے عین حیات ازدواج کیا اور زید نے ازدواج کے بعد اس کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کی اس کے بعد زید فوت ہو گیا تو ہبہ موسومہ بکر ان پر ہو گا۔

(ز) کوئی شے زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ زید اس عرصہ میں جو وصیت نامہ میں مشروط ہے فلاں دواؤں پر لکھ دے زید نے دواؤں پر مذکور ایک عرصہ معقول کے اندر لکھ دی مگر اس عرصہ میں نہیں لکھی جو وصیت نامہ میں مشروط تھا اس صورت میں زید نے شرط کی تعمیل نہیں کی اور نہ شے موہوبہ پانے کا مستحق ہے +

دفعہ ۱۱۶ عجب وصیت نامہ میں کوئی شے کسی شخص کو ہبہ ہوئی ہو اور وہی شے سوا ہبہ اقل بحق شخص دیگر کسی دوسرے شخص کو بھی دی گئی ہو تو اگر ہبہ اقل ساقط ہو جائے ہبہ ثانی بر وقت سقوط

ہبہ حق ایک شخص اور ہبہ سوا حق ایک شخص دیگر

ہبہ بڑاؤل کے اثر پذیر ہو جائیگا گو سقوط مذکور کسی طور سے واقع نہ ہوا ہو جو موسیٰ کی نیت میں تھا۔

تمثیلات

(الف) زید نے کسی قدر نقد اس شرط سے ہبہ کیا کہ ہمارے لڑکوں کو جو ہماری وفات پر زندہ رہیں دیا جائے اور اگر وہ سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت ہو جائیں تو بکر کو پہنچے۔ زید لا دولت ہو گیا تو ہبہ موسیٰ بکر اثر پذیر ہو گیا۔

(ب) زید نے کسی قدر نقد بکر کو اس شرط سے ہبہ کیا کہ بکر زید سے تین مہینے کے اندر فلاں دستاویز لکھ دے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو نقد مذکور خالہ کو دیا جائے بکر موسیٰ کی حین حیات فوت ہو گیا تو ہبہ موسیٰ کو اثر پذیر ہو گیا۔

دفعہ ۱۱۷ اگر وصیتنامہ سے موسیٰ کی یہ نیت پائی جائے کہ کوئی ہبہ ثانی اس صورت میں اثر پذیر ہو جبکہ ہبہ بڑاؤل ایک خاص طور سے ساقط ہو جائے تو ہبہ ثانی اثر پذیر ہوگا۔

الا اس صورت میں کہ ہبہ بڑاؤل اسی خاص طور سے ساقط ہو جائے۔

تمثیل

زید نے کوئی شے اپنی زوجہ کو ہبہ کر کے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ اگر ہماری زوجہ ہمارے حین حیات فوت کرے تو وہی شے بکر کو پہنچے زید اور اسکی زوجہ دونوں ساتھ ساتھ ہلاک ہو گئے اس حال میں کہ اس امر کا ثابت ہونا غیر ممکن ہے کہ زید پہلے مر گیا اور اسکی زوجہ۔ اس صورت میں ہبہ موسیٰ بکر اثر پذیر نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۱۸ جائز ہے کہ کوئی شے کسی شخص کو اس شرط کیساتھ ہبہ کیا جائے کہ اگر فلاں امر غیر متحققہ وقوع میں آئے تو شے موسیٰ کو ہبہ کسی اور شخص کو دی جائے یا اگر فلاں امر غیر متحققہ وقوع میں نہ آئے تو شے موسیٰ کو ہبہ کسی اور شخص کو پہنچے ان دونوں صورتوں میں ہبہ بعیدہ انہیں قواعد کا محکم ہے جو دفعات ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷ میں مندرج ہیں۔

تمثیلات

(الف) کسی قدر نقد اس شرط سے زید کو ہبہ کیا گیا کہ جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اس کو دیا جائے اور اگر وہ اس عمر سے پہلے فوت کرے تو بکر کو دیا جائے اس صورت میں زید کو شے موسیٰ ہبہ پر استحقاق حاصل ہے مگر اس شرط پر کہ اگر وہ اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کرے تو اس کا حق تلف ہو کر بکر کی ذات میں عدائے گا۔

(ب) کوئی جائیداد زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ اگر زید موسیٰ کے اختیار پر نسبت لکھنے وصیتنامہ کے اعتراض کرے

تو جائیداد بکر کو دیکھائے۔ زید نے موسیٰ کے اختیار پر نسبت لکھنے و حقینامہ کے اعتراض کیا تو جائیداد بکر کو دیکھا گیا۔
(ج) کسی قدر نقد اس شرط پر مہیا کیا گیا کہ زید کو اس کے حین حیات اور اس کی وفات پر بکر کو اور اگر اس فوت
بکر کو کوئی بیٹا چھوڑ کر فوت ہو گیا ہو تو اسی بیٹے کو بجائے بکر کے دیا جائیگا اس صورت میں گو نقد موجود ہو بہر احوال حاصل ہو
مگر اس شرط پر کہ اگر وہ زید کے حین حیات کو کوئی بیٹا چھوڑ کر مر جائے تو اس کا حق ساقط ہو جائے گا۔

(د) کسی قدر نقد زید اور بکر کو اس شرط پر مہیا کیا گیا کہ اگر ان میں سے کوئی شخص خالد کے حین حیات فوت
کرے تو وہ نقد اس کو ملے گا جو خالد کی وفات پر زندہ رہے زید اور بکر دونوں خالد کے روبرو فوت ہو گئے تو
ہر بعیدہ اثر پذیر نہیں ہو سکتا ہے الا نقد مذکور کا ایک نصف زید کے فایتام اور دوسرا نصف بکر کے فایتام کو دیا جائیگا
وہاں زید نے کسی قدر نقد کا سود ہندہ کو اس کی حین حیات تک ہب کر کے یہ ہدایت کی کہ جب ہندہ فوت کرے
تو نقد مذکور بھیس مساوی ہندہ کے تین اطفال میں یا بقدر اطفال ہندہ کی وفات کی وقت زندہ ہوں ان میں تقسیم
کیا جائے کل اطفال ہندہ ہندہ کے حین حیات فوت ہو گئے تو ہر بعیدہ اثر پذیر نہیں ہو سکتا ہے الا اطفال
مذکور کے حقوق ان کے فایتاموں کو پہنچیں گے۔

شرط کی تعمیل پوری پوری ہونی چاہیے **دفعہ ۱۱۹**۔ ہر بعیدہ اثر پذیر قسم کا جو دفعہ ماقبل متصل میں مقصود ہے
اثر پذیر نہیں ہو سکتا ہے۔ الا اس صورت میں کہ شرط کی تعمیل ہو ہو کر کی جائے۔

تمثیلات

(الف) کوئی شے زید کو ہب کی گئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید بلا رضامندی بکر اور خالد اور ولید کے
ازدواج کرے تو شے موجود ہو کر دیکھائے ولید فوت ہو گیا ہے تو گو زید بلا رضامندی بکر اور خالد کے ازدواج
کرے ہر موسومہ عمر اثر پذیر نہ ہوگا۔

(ب) کوئی شے زید کو ہب کی گئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید بلا رضامندی بکر کے ازدواج کرے تو شے
موجود خالد کو دیکھائے گی۔ زید نے بلا رضامندی بکر کے ازدواج کیا پیچھے سے جب زید کی زوجہ اقل مر گئی اس نے
بلا رضامندی بکر کے پھر ازدواج کیا اس صورت میں ہر موسومہ خالد اثر پذیر نہ ہوگا۔

(ج) کوئی شے ابراہیم زید کو ہب کی گئی کہ جب ہاٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے یا ازدواج کرے تب اس کو دیکھا دے
اور یہ شرط لگائی کہ اگر زید اٹھارہ برس تک عمر میں فوت۔ یا بلا رضامندی بکر کے ازدواج کرے تو شے موجود خالد کو
پہنچے زید نے اٹھارہ برس تک عمر میں بلا رضامندی بکر کے ازدواج کیا تو ہر موسومہ خالد اثر پذیر نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۲۰ اگر ہبہ بعیدہ ناجائز بھی ہو ہبہ قریبہ یعنی اصلی کو اس سے کو نقصان نہیں پہونچتا۔ نقصان نہیں پہونچتا۔

تمہیلات

(الف) کوئی جائیداد زید کو اسکے حین حیات ہبہ لگی اور یہ شرط رکھی گئی کہ اگر زید فلاں دفعہ خاص پر ایک گھنٹہ میں ایک سو میل نہ چلے تو جائیداد بکرو دی جائے گی تو چونکہ اسی شرط کا اعدام ہے زید اسی طرح جائیداد کا مستحق ہے کہ کوئی شرط وصیت نامہ میں مندرج نہیں ہوئی تھی۔

(ب) کوئی جائیداد ہندہ کو اسکی حیات تک ہبہ اور یہ شرط رکھی گئی کہ اگر وہ اپنے شوہر کو نہ چھوڑے تو بکرو دی جائے اس صورت میں ہندہ اپنی حیات تک اسی طرح جائیداد کی مستحق ہے کہ گویا وصیت نامہ میں اسی شرط مندرج نہیں ہوئی تھی۔

(ج) کوئی جائیداد زید کو اسکے حین حیات ہبہ اور یہ شرط لگی کہ اگر زید ازواج کے لئے تو بکرو دی جائے یا اسکے حیات تک پہونچے موصی کی وفات تک بکرو کا کوئی بیٹا نہ تھا تو ہبہ بعیدہ حسب محکومہ دفعہ ۹۲ کا اعدام ہے اور زید اپنی حیات تک جائیداد کا مستحق ہے۔

دفعہ ۱۲۱ جائز ہے کہ کوئی ہبہ بشمول اس شرط کے کیا ہو جو موت یا بے اثر ہو کہ کسی عمل غیر متحققہ کے وقوع یا عدم وقوع کے باعث ساقط ہو جائیگا جائے کہ اگر فلاں امر غیر متحققہ وقوع میں نہ آئے تو ہبہ ساقط ہو جائے۔

تمہیلات

(الف) کوئی جائیداد زید کو اسکے حین حیات ہبہ کی گئی مگر بشمول اس شرط کے کہ اگر زید فلاں جنگل خاص کو کٹوا دے تو ہبہ ساقط ہو جائیگا زید نے وہی جنگل کٹوا دیا تو زید کا استعفاء حین حیات نسبت جائیداد کے ساقط ہو گیا۔

(ب) کوئی جائیداد زید کو ہبہ لگی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید پچیس برس سے کم عمر میں بلا رضامندی اوصیائے نامزدہ وصیت نامہ کے اندولج کرے تو جائیداد میں اسکی ملکیت باقی نہ رہیگی زید نے پچیس برس سے کم عمر میں بلا رضامندی اوصیاء کے اندولج کیا تو جائیداد میں اسکی ملکیت باقی نہ رہی۔

(ج) کوئی جائیداد زید کو ہبہ لگی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید موصی کی وفات سے تین برس کے اندر

انگلستان کو نہ جاوے تو اس کا حق جائیداد میں باقی نہ رہے گا زید میعاد معینہ کے اندر انگلستان کو نہ گیا تو اس کا استحقاق جائیداد میں باقی نہ رہا۔

(د) کوئی جائیداد ہندہ کو بہرہ کیلئے بشمول اس شرط کے کہ اگر وہ فرقہ زن دینے عورت تارک الدنیا میں داخل ہو جائے تو اس کا حق جائیداد میں باقی نہ رہے گا ہندہ فرقہ زن میں داخل ہو گئی تو اس کا حق جو وصیت نامہ کی رو سے اس کو حاصل تھا ساقط ہو گیا۔

(ک) کوئی سرمایہ اس عبارت سے بہرہ کیلئے کہ زید کو اس کے حین حیات اور بعد وفات زید کو ہندہ کو اگر ہندہ اس وقت زندہ ہو دیا جائے اور یہ شرط لگی گئی کہ اگر ہندہ فرقہ زن میں داخل ہو جائے تو یہ ہندہ از پیرینہ ہو گا ہندہ زید کے حین حیات فرقہ زن میں داخل ہو گئی تو حق شرطیہ ہندہ کا جو سرمایہ میں اس کو حاصل تھا زایل ہو گیا +

دفعہ ۱۲۲ واسطے التزام اس امر کے کہ کوئی شرط متضمن شرط مذکورہ گزریدہ ۱۰ ہو جو جائز ہو سکتی ہو ساقط ہو جائے کسی بہرہ کے جائز نہ بھی جائے ضرور ہے کہ وہ امر واقعہ جس سے شرط مذکور متعلق ہو ایسا امر ہو جو حسب مراد دفعہ ۱۰ اقاؤں تا بہرہ کی شرط ہو سکتا ہو +

دفعہ ۱۲۳ جب کوئی شے اس شرط سے بہرہ کیلئے یا بہرہ نہ تھا تو عین میں چل جائے جس کی تعمیل کیواسطے کوئی شخص مت مقرر نہ ہو اور جس کی عدم تعمیل کی صورت میں شے موہو بہرہ کسی اور شخص کو پہنچے گی یا بہرہ ساقط ہو جائے گا اور عبارت شرط اگر موہوب لاء سے کوئی ایسا امر ظہور پائے جس کے باعث فعل مذکور کی تعمیل غیر ممکن ہو جائے یا غیر معین تعین میں پر جائے تو شے موہو بہرہ کا استحقاق واسطیہ تجویز ہو گا گویا موہوب لاء نے بلا تعمیل فعل مذکور کو فوات پائی

تمشیلات

(الف) کوئی شے زید کو بہرہ کیلئے اس شرط سے کہ اگر وہ فوج میں بھرتی نہ ہو جائے تو شے موہو بہرہ بکر کو دیکھ جائے گی زید نے پادری کا کام ادا کیا اور اس وجہ سے شرط مذکور کا زید کی طرف سے تعمیل ہونا غیر ممکن ہو گیا تو شے موہو بہرہ بکر کو دیکھ جائے گی۔

(ب) کوئی شے زید کو بہرہ کیلئے اس شرط کے ساتھ کہ اگر زید بکر کی دفتر سے اندر وارج نہ کرے تو بہرہ

ساقط ہو جائے گا زید نے کسی اور عورت کیساتھ ازدواج کیا اور اسوجہ سے شرط مذکور کی تعمیل غیر معین
تعلیق میں پڑ گئی اس صورت میں یہ ساقط ہو گیا +

دفعہ ۱۲۴۔ جب کسی وصیت نامہ میں ہدایت اس امر کی کہ موبہ لے
پہلے یا بعد میں واقع ہونا ضروری ہو ایک حصہ معین کے اندر ایک فعل خاص کی تعمیل کرے اس عبارت سے

منہج ہو کہ شے موبہ بشرط تعمیل اس فعل کے موبہ نہ کہ تصرف میں آئے یا کہ در صورت عدم تعمیل
اس فعل کے شے موبہ ہو کہ کسی شخص غیر کو دیا جائے یا موبہ ساقط کیا جائے تو ضرور ہے کہ تعمیل فعل مذکور کی عمر
معین کے اندر ہو بخلاف صورت کے کہ فعل کی تعمیل کا انسداد بذریعہ کسی فریقے کیا جائے کہ اس صورت میں اس
قدر میعاد مزید بجا نیگی جو واسطے رفع اس توقف کر کافی ہو جو فریب مذکور سے واقع ہوا ہو۔ +

فصل ۱۰۔ ذکر ہبہ مع ہدایت اس امر کے کہ وہ کس طرف یا استعمال میں آئے

دفعہ ۱۲۵۔ جب کوئی سرمایہ کسی شخص کو یا اسکے فائدہ کیلئے
یا ہبہ من فائدہ شخص دیگر قطعاً ہبہ کیا گیا ہو الا وصیت نامہ میں ہدایت ہو کہ وہ سرمایہ کسی خاص طور
سے صرف یا استعمال کیا جائے تو موبہ لے اس طور سے سرمایہ یا نیکیا مستحق ہوگا کہ گویا وصیت نامہ میں ہدایت
مذکور درج نہیں ہوئی تھی۔

تمشیل

کسی قدر روپیہ اس عبارت سے ہبہ کیا گیا کہ وہ روپیہ زید کے لئے شہر کے باہر مکان خریدنے میں یا
زید کے لئے معاش سالانہ خریدنے میں یا زید کے لئے کوئی کاروبار جاری کرنے میں لگایا جائے زید
کو منظور ہے کہ وہ شے موبہ ہو بطور نقد لیوے تو زید نقد لینے کا حق ہے +

ایک موصی اپنی زوجہ کے حق میں بالفاظ ذیل ہبہ کر دے وصیت کر گیا۔ ”مبلغ اسی ہمارے دوکان میں میری زوجہ بانیابی
کے نام سے جمع ہے اسکو سود بشرط چھ فیصدی فی سال ادا کیا جاتا ہے۔ اگر اپنی حین حیات میں وہ زید مذکور کا معاملہ
نیک کام میں صرف کرے تو وہ اسے عطا کیا جانا چاہیے۔ لیکن اگر وہ اپنی حین حیات میں اسے حاصل نہ کرے

تو جتنا داس اور بگہو بہائی کو چاہیے کہ بعد اسکی وفات کے اسکا استعمال اپنی مرضی کے مطابق کریں۔“
 نتیجہ یہ نکھولی گئی کہ ہر مذکور نیک کام کو ایسے نہ تھا بلکہ ہر ذریعہ سے ہی تھا اسد اس ہدایت کو کہ وہ نیک کام میں صرف کیا جا
 اور چونکہ ہدایت مذکور باعث غیر محذور ہو سکتی ہے لہذا اسکی سختی اس طرح بھی گویا کہ ہدایت مذکور
 وصیت میں درج نہ تھی۔ (۱۱)

لاحظہ ہوانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴۸ صفحہ ۴۸۸-۴۸۹ زیر دفعہ ۱۰۱۔

دفعہ ۱۲۶۔ اگر کوئی کسی سرمایہ کو قطعاً ہبہ کر دے اس طور سے کہ وہ
 ہدایت دوبارہ طریق صرف سرمایہ ہو جو
 بغرض فائدہ خاص شخص ہو جو
 اس سرمایہ مذکور پر اس طور سے یا بند قیود سے کہ ان قیود کے ذریعہ سے ہو جو ہبہ لے کو کوئی فائدہ خاص پہنچے تو گودہ
 فائدہ مقصودہ ہو جو ہبہ لے کو نہ پہنچ سکے سرمایہ مذکور اوسط طرح اسکی ملکیت ہو گا کہ گویا وصیت نامہ میں ایسی ہدایت
 مندرج نہیں ہوئی تھی۔

تمثیلات

(الف) زیادہ اپنے باقی اجایداد کو اس بار سے ہبہ کیا کہ ہماری دختروں میں حصص مساوی تقسیم کیا جائے
 اور یہ ہدایت کی کہ ہر دختر کا حصہ اس کے حین حیات اس کے نام مقرر کیا جائے اور اسکی وفات پر اسکی اولاد
 کو دیا جائے فقط۔ جملہ دختران بغیر از دو جوفوت ہو گئیں تو ہر دختر کے فایقہ نام اس کے حصہ واقعہ اجایداد باقی
 کے مستحق ہیں۔

(ب) زید نے اپنے امندان ترک کو ہدایت کی کہ ایک مبلغ خاص اسکی دختر کیلئے علیحدہ کریں اور یہ
 ہدایت کی کہ اس سرمایہ کو انشغال پر لگا کر زید انشغال دختر مذکور کو اس کے حین حیات دیتے رہیں اور اسکی
 وفات پر زید اصل کو اسکی اولاد میں تقسیم کریں دختر مذکور لا وفوت ہو گئی اس صورت میں اس کے فایقہ نام سزا
 مذکور کے مستحق ہیں۔

لاحظہ ہوانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴۸ صفحہ ۴۸۸-۴۸۹ زیر دفعہ ۱۰۱۔

دفعہ ۱۲۷۔ اگر کوئی کسی سرمایہ کو قطعاً اس طور سے ہبہ کر دے کہ
 ہبہ سرمایہ چند اغراض خاص کے لئے
 جن میں سے بعض کی تکمیل نہ ہو سکے
 اس کو اپنی جائیداد سے علیحدہ کر دے بلکہ چند امور خاص کیلئے سرمایہ اسکو
 ہبہ کر دے اور انہیں سے بعض امور کی تکمیل نہ ہو سکے تو وہ سرمایہ یا اسکا اور مقدار جزو جو امور مقصودہ وصیت
 نامہ

میں صرف نہ ہو سکے موصی کی جائیداد کا جزو باقی ماندہ سمجھا جائیگا۔

تمثیلات

دالف، زید نے وصیتنامہ میں ہدایت کی کہ اس کے امانتدار لوگ کسی قدر نقد کو کسی خاص طور سے اتنی غل پر لگا کر اس کا سود زید کے بیٹے کو اس کے صحت تک تیر میں اور بیٹے کی وفات پر زحل کو اس کی اولاد میں تقسیم کریں زید کا بیٹا اولاد فوت ہو گیا تو اس کی وفات پر سرائیہ مذکور موصی کی جائیداد میں داخل ہو جائیگا۔

دب، زید نے وصیتنامہ میں اپنی جائیداد باقی اپنی دختروں کو بچھریں ساوی بہہ کر کے یہ ہدایت کی کہ صرف اس کا سود اس کی حیات تک دیا جائے اور اس کی وفات پر سرائیہ اس کی اولاد میں تقسیم کیا جائے اور ان میں سے کسی دختر کی اولاد نہ ہوئی تو سرائیہ موصی کی جائیداد میں داخل ہو گیا۔

فصل ۱۸۔ ذکر ہبہ و سوسہ موصی

دفعہ ۱۲۸۔ اگر کوئی شخص ایسے شخص کو ہبہ کی گئی ہو جو وصیتنامہ میں شے موبہ نہیں پاسکتا جب تک کہ وہ وصیتنامہ کا وصی قرار پایا ہو تو اس کو شے موبہ نہ ملے گی الا اس صورت میں کہ وہ وصی کا کام دینے کا ارادہ ظاہر کرے

تمثیل

کوئی شخص زید کو جو وصیتنامہ میں وصی قرار پایا ہے ہبہ کی گئی زید نے حکم تکفین و تدفین کا مطابق ہدایت وصیتنامہ کے دیا اور موصی کی وفات کے کچھ تھوڑے دن بعد بلا ثبات کرنے وصیتنامہ کے وفات پائی اس صورت میں زید نے وصی کا کام دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

دفعہ ۱۲۹۔ ہبہ موصی کی گنجائش قیاس کی نہیں ہے۔ اور اس امر کا فیصلہ عدالت پر نہیں پڑا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کو ہبہ موصی کو دیا گیا ہے یا نہیں۔ قاعدہ نسبت قابل پذیرائی ہو تو شہادت زبانی بغرض تردید اور قیاس کو جو رہنما ہے فیصلہ الحکامان پیدا ہو۔ اس ملک میں وقت نہیں لکھتا۔ یہاں اسی شہادت ناقابل پذیرائی ہے (۱۸۶۱ء)۔

۱۸۶۱ء میں عدالت ہندوؤں اور عیسویوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگال و بلا و مدراس و بمبئی کو متعلق ہو

دیکھو ایکٹ ۱۸۶۱ء دفعہ ۲۔ ۱۱۱۱ میں لارڈ رٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۳۔

فصل ۱۹۔ ذکرِ خاص کا

تعریفِ ہمایوں دفعہ ۱۲۹۔ اگر موسیٰ اپنی جائیداد کے کسی جزو خاص کو جو ادسکی جائیداد کے باقی جملہ اجزاء سے مختلف و متفرق ہو کسی شخص کے نام پہ کرے تو یہ ہمایہ خاص کہلاتا ہے۔

منشیات

دالٹ (الف) زید نے بکر کو استعمال ان الفاظ کے ہمایہ کیا۔ انکو کھٹی ہیرے کی جو خالد نے ہم کو دی۔ ہماری سونے کی زنجیر۔ ایک خاص گھڑ پٹینہ کا۔ ایک خاص تھان کپڑے کا۔ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہماری وفات کے وقت ہمارے مکان سکونت واقع ایم اسٹریٹ کلکتہ کے اندیا اسکے قریب بکھے مبلغ ۱۰۰ جو فلاں صندوق میں بکھے ہے۔ زردین جو بکر کے ذمہ ہمارا یافتنی ہے۔ ہمارے تمام کاغذات بل اور تسکات اور کفالت نامحاجات جو ہمارے مکان قیام واقعہ کلکتہ میں موجود ہیں۔

ہمارا تمام اسباب خانہ جو ہمارے مکان واقع کلکتہ میں موجود ہے۔ ہمارا تمام مال محمولہ فلاں جہاز جو اس وقت دیائے ہو گئی میں لنگر انداز ہے۔ ہمارے اسے جو خالد کے پاس جمع ہیں۔ یہ وہ جو بھو و لیکر مسک کرو سے چلے گئے۔

ہمارا حق مرتبہ نسبت کارخانہ رامپور کے نصف اوس روپیہ کا جو بابت رہن کارخانہ رامپور کے ہمارا یافتنی ہے۔ آگے بابت جزو ذر قرضہ کے جو خالد کے ذمہ ہمارا یافتنی ہے۔

ہمارا زراعت سرمایہ ایسٹ انڈیا اسٹاک تعدادی ۱۰۰۰۔ ہمارے پرامیسری نوٹ ہائے گورنمنٹ ہند تعدادی ۱۰۰۰ سودی للہہ فیصدی۔ وہ جملہ مبلغ جو ہماری وفات پر ہمارے اوصیا کو اُس زردین کی بابت وصول ہوں جو کوکھی دلوالیہ ڈمی کمپنی کے ذمہ ہمارا یافتنی ہے۔ وہ سب شراب جو ہماری وفات پر ہمارے ترخانہ میں بکھے۔ ہمارے گھوڑوں میں سے وہ گھوڑے جنکو بکر پسند کرے۔ ہمارے تمام حصص واقع بنیکنگ کالہ ہمارے تمام حصص واقع بنیکنگ کالہ جو ہماری وفات پر ہمارے قبضہ میں ہوں۔ ہمارا تمام روپیہ از قسم پرامیسری نوٹ ہائے گورنمنٹ ہند سودی ۱۰۰۰ فیصدی۔ تمام کفالت نامحاجات سرکاری جن پر ہماری وفات کے وقت ہمارا احتقاق ہو۔ یہ تمام منکلیں ہمایہ خاص کی ہیں۔

یہ فصل و عینا محاجات ہندوؤں اور عینیوں اور سکھوں بدھوں باشندگان ملک شرقی بنگالہ و بلاوار و دہلی سے متعلق ہے۔
ملاحظہ ہوا ایکٹ ۱۲۱ مشرق ۱۸۷۵ء و دفعہ ۲۔

(ب) زید نے کہ اوسکے پاس پرامیسی نوٹ ہائے سرکاری تعدادی عہدہ میں اپنے اوصیا کو اس بات سے کہ ہمکے پرامیسی نوٹ ہائے سرکاری تعدادی عہدہ بکر کے فائدہ کیلئے فروخت کریں فقط امانتاً بہرہ کو یہ بہرہ خاص ہے۔

(ج) زید نے کہ بنارس اور دیگر مقامات میں بھی جائیداد رکھتا ہے اپنی کل جائیداد واقع بنارس کو بکر کے نام بہرہ کیا۔ یہ بہرہ بھی خاص ہے۔

(د) زید نے بکر کو باستعمال ان الفاظ کے بہرہ کیا۔ ہمارا مکان واقع کلکتہ۔ ہماری زمینداری واقع رامپور۔ ہمارا تعلقہ واقع رام نگر۔ ہمارا بیٹہ متعلقہ کارخانہ نیل واقع سلکیا۔ حق سالانہ تعدادی ہمارا زریہج (رنگان) زمینداری موسومہ (ث) ملوکہ ہمارے کے۔ زید نے ہدایت کی کہ اوسکی زمینداری موسومہ (دخ) فروخت ہو کر اوسکا زرخین بکر کے فائدہ کے لئے نفع پر لگایا جائے۔ یہ ششکلین بہرہ خاص کی ہیں۔

(ه) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ ہماری زمینداری الہ آباد سے الہ سالانہ خالکو اوس کی حیات تک ملتا ہے اور بحفظ سالانہ مذکور کے زمینداری ولید کو دیا جائے۔ یہ دونوں بہرہ خاص ہیں (و) زید نے کسی قدر نقد اس غرض سے بہرہ کیا کہ اوس نقد سے کوئی مکان واقعہ کلکتہ بکر کے لئے خرید کیا جائے۔ یا کوئی جائیداد واقع ضلع فرید پور بکر کے لئے خرید کیا جائے۔ یا کوئی انگوٹھی میرے کی بکر کے لئے خرید کیا جائے۔ یا کوئی گھوڑا بکر کے لئے خرید کیا جائے۔ یا کہ حصص بنیک بنگال بکر کے لئے خرید کئے جائیں۔ یا کہ کفالت ناجبات سرکاری بکر کے لئے خرید کئے جائیں۔

زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو بہرہ کیا۔ ایک انگوٹھی میرے کی۔ ایک گھوڑا۔ کفالت ناجبات سرکاری بالیتی عہدہ۔ وظیفہ سالانہ تعدادی صا۔ زر نقد تعدادی عہدہ۔ اوس قدر نقد جسکے عوض کفالت ناجبات سرکاری تعدادی عہدہ۔ سودی فیصدی للدرمل مکیں۔ انہیں سے کوئی بہرہ بہرہ خاص نہیں ہے۔

(ف) زید نے کہ انگلستان میں اور ہند میں بھی جائیداد رکھتا ہے کوئی شے بکر کو بہرہ کر کے یہ ہدایت کی کہ وہ شے اوس جائیداد سے ادا کی جائے جو ازان زید ہند میں باقی رہے معہذا زید نے کوئی شے خالکو بھی بہرہ کر کے لیکھا کہ وہ شے اوس جائیداد سے دیا جائے جو ازان زید انگلستان میں باقی رہے۔ ان صورتوں میں ایک بہرہ بھی بہرہ خاص نہیں ہے۔

دفعہ ۱۳۰۔ جب کوئی مبلغ معین ہبہ کیا جائے تو ایسا ہبہ صرف اسوجہ سے لگائی گئی ہے۔ ظاہر کئے گئے ہوں۔ ہر خاص میں داخل نہیں ہے کہ وہ سرمایہ یا حصص ہبہ یا مشترک یا کفالت ناجات جو اس مبلغ معین خرید کئے گئے ہوں وصیتنامہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

تمشیل

زید نے استعمال ان الفاظ کے بکر کو ہبہ کیا۔ ہماری جائیداد متضمن کفالت ناجات سے ع۔۔۔ ہماری جائیداد متضمن حصص کمپنی ایٹا انڈیا ریلوے سے ع۔۔۔ مبلغ ع۔۔۔ جسکے طینان کیلئے کارخانہ رامپور کا ہلے پاس رہن ہے۔ ان ہبوں میں سے کوئی ہبہ ہبہ خاص نہیں ہے۔

دفعہ ۱۳۱۔ جب کسی قسم کے سرمایہ کی ایک تعداد معین الفاظ ایسی کم کا اسی قدر یا اس سے زیادہ سرمایہ موجود ہو عام کو ذریعہ سے ہبہ کیا جائے تو وہ ہبہ جسوجہ ہبہ خاص سمجھا جائیگا کہ وصیتنامہ کی تاریخ پر موصی کے پاس اس قسم کا سرمایہ بقدر تعداد موجود ہو یا اس سے زیادہ موجود تھا۔

تمشیل

زید نے قسم۔۔۔ کہ کفالت ناجات سرکاری سودی فیصد صمہ بکر کو ہبہ کیا اور وصیتنامہ کی تاریخ پر زید کے صمہ۔۔۔ کے کفالت ناجات سرکاری سودی فیصد صمہ موجود تھے۔ تو یہ ہبہ ہبہ خاص نہیں ہے۔

دفعہ ۱۳۲۔ ہر یک بقدر نقد کا محض اسوجہ ہبہ خاص کی جائیداد کا کوئی حصہ کسی خاص طریق پر صرف ہجزلے سمجھا جائیگا کہ وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ اس نقد کا قوت تک ملے تو یہ کیا جائے کہ موصی کی جائیداد کا کوئی جزو کسی خاص شکل میں بدل دیا جائے یا کسی مقام خاص کو بھیجا جائے۔

تمشیل

زید نے ع۔۔۔ بکر کو ہبہ کر کے یہ ہدایت کی کہ نقد موجود اسوقت ادا کیا جائے جبکہ زید کی جائیداد واقع ہند فروخت ہو کر اسکا روپیہ انگلستان میں موصول کیا جائے۔ یہ ہبہ ہبہ خاص نہیں ہے۔

دفعہ ۱۳۳۔ جب وصیت نامہ میں موصی کی جائیداد بالقی امر ہوب موہوبہ متصور نہ ہونگی ہو کم اس کے ساتھ تفصیل بعض عدد جائیداد کی جو اس سے پہلے ہبہ نہیں ہوئے تھے شامل کیجائے تو یہ لازم نہیں آئے گا کہ اعداد مذکور بطور خاص ہبہ کئے گئے۔

دفعہ ۱۳۴۔ اگر کوئی جائیداد بالتحصیل دو یا زیادہ خصوصیات جائیداد کا اسی طرح قائم رکھنا چاہے اسکا ہبہ خاص چند اشخاص نام کیے بعد دیگرے کیا گیا ہو۔

یکے بعد دیگرے پہنچائے تو وہ جائیداد اسی حالت میں قائم رکھی جائیگی جس حالت میں وصی اسکو چھوڑ گیا ہو گو وہ جائیداد اس قسم کی ہو کہ اسکی مالیت روز بروز کم ہوتی جائے۔

تمثیلات

(الف) زید نے کہ وہ ایک مکان کرایہ دار میعاد میں تھا اور اسکی وفات تک میعاد کے پندرہ برس گزرنے کو باقی تھے اپنا حق کرایہ داری بکرو اسکی حیات تک بعد وفات بکر کے خالہ کو سہ کیا تو بکر اسی طرح مکان پر متصرف ہو گا جس طرح زید اسکو چھوڑ گیا تھا گو ظاہر ہے کہ اگر بکر پندرہ برس تک زندہ ہے خالہ اس سہ کی سوسے کچھ نہ پائے گا۔

(ب) زید نے کہ بکر کی زندگی تک ایک خلیفہ سالانہ یا تہہ وظیفہ مذکور خالہ کو اسکی حیات تک بعد وفات خالہ کے ولید کو سہ کیا تو خالہ وظیفہ سے اسی طرح مستفید ہو گا جس طرح زید اسکو چھوڑ گیا گو ظاہر ہے کہ اگر بکر ولید کے روز بروز مر جائے تو ولید کو سہ کی سوسے کچھ نہ ملے گا۔

دفعہ ۱۳۵۔ اگر کوئی جائیداد وجود یا زیادہ اشخاص کو یکے بعد دیگرے فروخت و عین زرخش نامی جائیداد کا وجود اشخاص کے نام یکے بعد دیگرے پہنچائی ہو دیکھی ہو بطور سہب خاص کے ہو ہو نہ ہوئی ہو تو اگر وحید نامہ میں اسکے خلاف ہدایت نہ ہو جائیداد مذکور فروخت ہو کر اسکا زرخش اور قسم کے کفالت نامحبات خریدنے میں لگایا جائیگا جو عدالت ہائیکورٹ وقتاً فوقتاً بذریعہ اصدار کسی قاعدہ عام کے منظور یا ہدایت کرے اور کفالت نامحبات پر جو سہب لہم یکے بعد دیگرے حسب شرائط وصیت نامہ قابض و متصرف رہینگے۔

تمثیل

زید نے کہ کئی برس کی میعاد کیلئے حق کرایہ داری رکھتا ہے اپنی کل جائیداد بکر کو اسکی حیات اور بعد وفات بکر کے خالہ کو سہ کی اس صورت میں خریدے کہ حق کرایہ داری فروخت ہو کر زرخش اور قسم کے کفالت نامحبات کے خریدنے میں لگایا جائے جو اوپر مذکور ہوئے ہیں اور اس سرمایہ کی آمدنی سالانہ بکر کو اسکی حیات تک یکجا لگی اور بکر کی وفات پر اس سرمایہ خالہ کو دیا جائیگا۔

دفعہ ۱۳۶۔ اگر جائیداد وصی اشیا کے ہو جو سہب کی ادا بصورت عدم کشفائے جائیداد وصی سہب خاص بشمول سہب عام گھٹائے جانے کے لائق نہ ہو گا کے لئے مکنتی نہ ہو تو جو سہب خاص ہو وہ بشمول سہب عام کے گھٹائے جانے کے لائق نہ ہو گا۔

فصل ۲۔ ذکر سبب از قسم بہتہ الاخذ

تعریف بہتہ الاخذ دفعہ ۱۳۷۔ جب موسیٰ کی تقدیم معین یا کسی اور شے کی ایک تعداد معین بہتہ کر کے کسی اور سرائے یا مجموعہ پر اس طور سے حوالہ کرے کہ نقد یا شے موجود نہ ہو اسے سرائے یا مجموعہ میں سے لائی جائے تو ایسا بہتہ بہتہ الاخذ کہلائے گا۔

توضیح۔ فرق مابین بہتہ خاص اور بہتہ الاخذ کے یہ ہے کہ۔
جب کوئی جائیداد خاص موجود نہ ہو لہذا کو دیا جائے وہ بہتہ بہتہ خاص ہے۔
اور جب یہ ہدایت ہو کہ شے موجود کسی جائیداد خاص میں سے دی جائے تو وہ بہتہ بہتہ الاخذ ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے اسے کہ وہ اس دین کا جزو ہے جو زید کو ولید سے یافتنی ہے مگر کو بہتہ کیا اور پھر یہ لکھا کہ جو دین ہمارا ولید کے ذمہ واجب ہے اس میں والہ خالہ کو دیا جائے تو بہتہ موسومہ بکر بہتہ خاص اور بہتہ موسومہ خالہ بہتہ الاخذ (ب) زید نے باستان مال ان الفاظ کے بکر کو بہتہ کیا کہ عا غلہ منجلد اس غلہ کے جو ہمارے کھیت موسومہ گرین ایکڑ میں پیدا ہو۔ یا اسے صدق منجلد اس نیل کے جو ہمارے کارخانہ رامپور میں طیار کیا جائے۔ یا اسے منجلد ہمارے پرائمری نوٹ ہائے گورنمنٹ ہندودی فیصد صمہ۔ یا سالانہ تعدادی ہمارے سرائے متضمن کفالت حاجات میں سے یا اسے منجلد اس اس کے جو ہمارے پانہ ہے۔

زید نے بکر کو ایک وظیفہ سالانہ بہتہ کے یہ ہدایت کی کہ وہ سالانہ ہمارے تعلقہ رام نگر کے زیریں سی دیا جائے۔ زید نے بکر کو اسے اس عبارت سے بہتہ کیا کہ ہماری جائیداد واقع رام نگر سے دیا جائے یا ہماری جائیداد واقع رام نگر کے ذمہ رہے۔ یا اسے کہ فلان کاروبار کے مبلغ مستعملہ میں ہمارا وسیعہ حصہ ہے دیا جائے۔

ان سب صورتوں میں بہتہ از قسم بہتہ الاخذ ہے۔

دفعہ ۱۳۸۔ جب کسی سرائے کا ایک جزو یا تخصیص بہتہ ہو لہذا کسی اور صورت میں جب شے موجود نہ ہو اس سرائے سے اسے لائی جائے تو ایسا بہتہ بہتہ الاخذ کہلائے گا۔

بہتہ الاخذ سے مراد وہ ہے جس میں سبب از قسم بہتہ الاخذ ہے۔ یہ سبب از قسم بہتہ الاخذ ہے۔

کی ہدایت ہو تو وہ جزو جواختصیص ہے ہوا ہوا لا موہوب لہ کو دیا جائیگا اور سرمایہ باقی ماندہ سے بہتہ الاخذ کا روپیہ دیا جائیگا اور اگر سرمایہ باقی ماندہ اس کو کفایت نہ کرے تو حسب قدر کی ہو وہ کی موسمی کی جائیداد عام ہو پوری جائیگی

تمشیل

زید نے الہ کہ وہ اس دین کا ایک جزو ہے جو زید کو ولید سے پانا ہے بکر کو مہبہ کیا اور پھر یہ لکھا کہ جو دین ہمارا ولید کے ذمہ واجب ہے اس میں سے الہ خالہ کو دیا جائے زید کو ولید سے صرف الصما پانا ہے تو مجملہ اس الصما کے الہ بکر کو اور صما خالہ کو دیا جائیگا مگر خالہ کو موسمی کی جائیداد عام سی اور صما دیا جائیگا

فصل ۱۲۔ ذکر الفساح مہبہ کا

تعریف الفساح دفعہ ۱۳۹۔ اگر کوئی شے جو باختصیص مہبہ کی ہو موسمی کی وفات کی وقت موسمی کا مال ہو یا وہ شے کسی اور قسم کی شے سے بدل گئی ہو تو مفسخ ہو جائیگا یعنی مہبہ اس وجہ سے اثر پذیر نہیں ہو سکتا ہے کہ شے مہوبہ وصیت نامہ کے اثر سے جدا ہو گئی ہے۔

تمشیلات

الف (زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو مہبہ کیا۔

ہماری ہیرے کی انگوٹھی جو خالہ نے سکودی تھی۔ ہماری زنجیر سونے کی۔ فلاں گٹھڑا کا۔ فلاں تھان کپڑے کا۔ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہمارے مکان سکونت واقع ایم اسٹریٹ کلکتہ میں یا اس کے قریب ہماری وفات کے وقت ہو۔

زید نے اپنے مین حیات انگوٹھی بیچ ڈالی یا کسی کو دے دی۔ یا زنجیر کے سونے سے ایک پالا بنوایا یا اونٹ سے کپڑا بنوایا۔ یا کپڑے کے تھان سے پارچہ پوشیدنی بنوایا۔ یا کوئی اور مکان کرائیہ کر کے اس میں اپنا تمام اسباب رکھوا دیا تو یہ سب مہبہ جات فسخ ہو گئے۔

ب (زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو مہبہ کیا۔ مبلغ الہ جو فلاں صندوق میں ہے۔ سب ٹری جو ہمارے طویلے میں بند ہے ہیں۔

بخیر فیصل و مینا مہبہ جات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان مالک شری مہکال دہلا مدراس و بیٹی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱، ۱۸۶۵ء دفعہ ۲۔

نید کی وفات کی وقت صندوق میں کچھ روپیہ نہیں نکلا اور نہ طویل میں گھوٹے۔

لہذا یہ بھی سہجیات فسخ ہو گئے۔

(ج) زید نے چند گھنٹے مال کے بکر کو ہبہ کئے اور اسی مال کو اپنے ساتھ لیکر جہازی سفر اختیار کیا وہ

جہاز جمعہ مال اور زید کے سمندر میں غرق ہو گیا۔ ہبہ مذکور فسخ ہو گیا۔

عدم الفسخ بہ الاخذ دفعہ ۴۴۰۔ ۱۔ ہبہ الاخذ اس وجہ سے فسخ نہیں ہو جاتا ہے کہ وہ جائیداد جس میں کسی

شے ہو جو جب مندرجہ وقت نامہ دلائی گئی ہو موسمی کی وفات کی وقت نابود ہو گئی ہو یا کہ وہ جائیداد بدل کر کوئی

اور شے مختلف قسم کی ہو گئی ہو بلکہ ہبہ الاخذ کی تعداد موسمی کی جائیداد عام سے ادا کی جائے گی۔

افسخ ہبہ خاص وجہ شخص ثالث دفعہ ۴۴۱۔ ۱۔ اگر وہ شے جو بالخصوص ہبہ ہوئی ہو کسی شخص ثالث کو کوئی شے

کسی شے کو الٹی کر لیا اتھا تو قیمتی یا کیا استحقاق ہو اور موسمی خود اس شے کو حاصل کرے تو ہبہ فسخ ہو جائے گا۔

تمثیل

(الف)۔ زید زنا استعمال ان الفاظ کے بکر کو ہبہ کیا۔ زیدین جو خالد سے ہمارا پانا ہے۔ ہمارا اسے جو لیکر کا بیج ہو

وہ روپیہ جو عمر کے تسک کی رو سے ہلکوا پانا ہے۔ ہمارا حق مرثیہ واقع کارخانہ رامپور۔

تخلو دیوں کو پڑید کی نہایت راسخی اور کچھ اسکی بلا مضامندی زید کو عین حیات مفقود ہو گئے۔ لہذا یہ تمام ہبہ جات فسخ ہو کر

(ب)۔ زید زنا استعمال جو بعض ذائق جان ہبہ میں اسکو حاصل تھا بکر کو ہبہ کیا بعد ازاں زید نے اپنی بیعت

خود روپیہ ذائق جان ہبہ کا پایا تو ہبہ فسخ ہو گیا۔

افسخ ہبہ حصول جزو شے ہو جو خاص دفعہ ۴۴۲۔ ۱۔ اگر بخیر کسی شے کو مال کے جو بالخصوص ہبہ ہوئی ہو خود موسمی

ایک جزو مال کرے تو یہ امر منجز لیا الفسخ ہبہ نسبت اس قدر شے ہو جو ہبہ کے ہو جو بعد موسمی نے حاصل کی ہو۔

تمثیل

زید زنا پنا زیدین جو خالد سے اسکا پانا تھا بکر کو ہبہ کیا اس دین کی تعداد عسہ جو خالد نے نصف زیدین

یعنی عسہ زید کے حوالہ کر دیا لہذا یہ ہبہ جہاں تک اس عسہ سے غرض ہے جو زید نے وصول پاسے فسخ ہو گیا۔

افسخ ہبہ حصول جزو اس سرائے کے دفعہ ۴۴۳۔ ۱۔ اگر کسی سرائے یا مجموعہ کمال کا کوئی جزو بالخصوص ہبہ ہو تو اسکی

جس کا ایک جزو بالخصوص ہبہ کیا گیا ہو سرائے یا مجموعہ کو کسی جزو کے موسمی کو حاصل ہو نیسے الفسخ ہبہ نسبت اس قدر اسکو لازم

آجیگا جو موسمی کو حاصل ہو گئی اور سرائے یا مجموعہ کا زنا تمام شدہ شے ہو جو ہبہ خاص کے ادا کرنے کے لئے کارآمد ہو گا۔

تمثیل

زید نے نصف اس عسہ کا جو زید کو ولید سے پانا تھا بکر کو ہبہ کیا اور وہی زید اپنے عین حیات تخلو دیوں

کے سمندر وصول کرے تو وہ لایعہ جزو زید کی وفات پر اسکو ولید سے لینا رہا اس ہبہ خاص کے بموجب بکر کا مال ہے۔

دفعہ ۴۴ ۱۔ اگر وصیت نامہ کی رو سے کسی سرمایہ کا ایک جزو خاص کسی شخص کو دلا گیا۔ اور کوئی شے دیگر جو اسی سرمایہ سے دی جائیگی کسی شخص کو نہ کی جائے اور اُس سرمایہ کا کوئی حصہ خود موسیٰ کو عائد کیا جائے۔ ادا باقی دونوں موجب اہم کے لئے نامافی ہو۔

۲۔ اگر وصیت نامہ کی رو سے کسی سرمایہ کا ایک جزو خاص کسی شخص کو دلا گیا اور کوئی شے دیگر جو اسی سرمایہ سے دی جائیگی کسی شخص کو نہ کی جائے تو اگر اسی سرمایہ کا کوئی حصہ خود موسیٰ کو عائد کیا جائے۔ ادا باقی دونوں موجب اہم کے لئے نامافی ہو۔

۳۔ اگر وصیت نامہ کی رو سے کسی سرمایہ کا ایک جزو خاص کسی شخص کو دلا گیا اور کوئی شے دیگر جو اسی سرمایہ سے دی جائیگی کسی شخص کو نہ کی جائے تو اگر اسی سرمایہ کا کوئی حصہ خود موسیٰ کو عائد کیا جائے۔ ادا باقی دونوں موجب اہم کے لئے نامافی ہو۔

تمثیل

زید نے الہ سکدہ اس عہد کا جزو ہے جو زید کو ولید سے پانچ سو روپے بکر کو ہب کیا پھر الہ سکدہ کو اس عبارت سے ہب کیا کہ بقدر قرضہ مکمل ولید سے پانچ سو روپے الہ سکدہ کو دیا جائے بعد ازاں اسی قرضہ سے صہار زید کو وصول ہو گیا اور جب زید فوت ہوا تو صرف الہ سکدہ صہار زید کو ولید کو دیا باقی رقم تو منجملہ اصل صہار کے الہ سکدہ کو دیا جائیگا اور صہار خال کو دیا جائیگا علاوہ اسکے خال کو اور صہار موسیٰ کی جائیداد عام سے دلا جائیگا۔

دفعہ ۴۵ ۱۔ جب کوئی سرمایہ جو بالتخصیص ہب کیا گیا ہو موسیٰ خاص موسیٰ کی وفات پر موجود نہ ہو۔

۲۔ جب کوئی سرمایہ جو بالتخصیص ہب کیا گیا ہو موسیٰ خاص موسیٰ کی وفات پر موجود نہ ہو۔

تمثیل

زید نے بکر کو اس عبارت سے ہب کیا۔ ہمارا سرمایہ از قسم ایٹ انڈیا اسٹاک تعدادی الہ سکدہ ہمارے پرایمیری نوٹ ہائے گورنمنٹ ہند تعدادی الہ سکدہ سودی فیصلہ لہ۔

چھ زید نے اسی سرمایہ اور ادھنیں نوٹوں کو فروخت کیا۔ تو دونوں ہب جات فسخ ہو گئے۔

دفعہ ۴۶ ۱۔ جب صرف جزو اُس سرمایہ کا جو بالتخصیص ہب کیا گیا ہو موسیٰ کی وفات پر موجود نہ ہو۔

۲۔ جب صرف جزو اُس سرمایہ کا جو بالتخصیص ہب کیا گیا ہو موسیٰ کی وفات پر موجود نہ ہو۔

تمثیل

زید نے بکر کو اس عبارت سے ہب کیا۔ ہمارا عہد از قسم پرایمیری نوٹ گورنمنٹ ہند سودی فیصلہ لہ۔

چھ زید نے نوٹ مذکور تعدادی الہ سکدہ سے ایک نصف فروخت کیا۔ تو ہب کا ایک نصف فسخ ہو گیا۔

دفعہ ۱۴۷۷ جب کچھ مال تبصریح کسی مقام معین کے اختصاص میں کیا گیا ہو تو وہ ہر صرف اس وجہ سے نسخ نہ ہو جائیگا کہ مال مذکور کسی وجہ عارضی کے باعث یا کسی فریب سے یا بلا علم اور رضامندی مومی کے مقام مذکور سے اٹھا دیا گیا ہو۔

تمثیلات

زید نے بکر کے نام سے کیا اس بیان سے کہ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہماری وفات کی وقت ہمارے مکان سکونت واقع کلکتہ کے اندر یا اسکے قریب ہو فقط۔ وہ اسباب خانہ داری آتشزدگی سے بچائے کیلئے مکان مذکور سے اٹھا دیا گیا اور قبل اسکے کہ وہ مال اس مکان میں پھرتے ہوئے زید فوت ہو گیا۔

زید نے بکر کے نام سے کیا اس عبارت سے کہ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہماری وفات کی وقت ہمارے مکان کا ورنہ واقع کلکتہ کے اندر یا اسکے قریب ہو فقط۔ اسکے بعد زید سفر کو گیا اور وہ کل اسباب اسکی غیر حاضری میں اسکے مکان سے اٹھا دیا گیا اور زید قبل اسکے کہ اسکے اوٹھ جائیگی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرے فوت ہو گیا دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں ہر نسخ نہیں ہوا۔

دفعہ ۱۲۸۱۴ اوٹھ جائے کسی شے موہوبہ کا اس مقام سے جہاں اس کا موجود بننے والا فعل کے نہیں۔ ہذا وصیت نامہ میں لکھا ہوا اس صورت میں بننے والا فعل ہر نسخ نہیں ہے جبکہ اس مقام کا ذکر صرف واسطے تکمیل صراحت اس شے کے جسکو مومی ہر بکر ناجائز تھا صراحہ وصیت نامہ ہوا ہو۔

تمثیلات

زید نے اس لفظ سے کہ ہمارے تمام مل اور مسکات اور دیگر کفالت اجماع نقدی جو بالفعل ہمارے مکان قیام واقع کلکتہ میں موجود ہیں فقط بکر کو ہر کیا اور زید کی وفات کی وقت وہ سب مال زید کے مکان کے لیے واقع کلکتہ سے اوٹھ گیا تھا۔

زید نے اس لفظ سے کہ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہمارے مکان کلکتہ میں اب موجود ہے فقط بکر کو ہر کیا مومی کا ایک مکان کلکتہ میں اور ایک مکان چنپورا میں ہے اور وہ باری باری سے دونوں مکان میں رہتا ہے اور جو کہ اسباب خانہ کا صرف ایک سٹ اپنے پاس رکھتا ہے لہذا جس مکان کو اوٹھ جاتا ہے وہی اسٹاپ اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔ الحاصل زید کی وفات پر اسباب مذکور مکان واقع چنپورا میں موجود تھا۔

زید نے اس عبارت سے کہ ہمارا تمام محمولہ غلام جہاز جو بالفعل دریا سے ہو گلی میں لنگر گرین سے فقط بکر کو ہر کیا

بعد ازاں وہ مال زید کی ہدایت سے ایک بار خان میں لٹکادیا گیا اور جب یہ فوت ہوا وہ اسی بار خان میں لٹکا۔
 آن صورتوں میں سے کسی صورت میں ہبہ منع نہیں ہو گیا۔

دفعہ ۴۹ جب سے موہوب یا نقد یا مال ہو جو خود موسیٰ یا
 اور کا کوئی قائم مقام شخص ثالث سے حاصل کیے ہوئے کسی کو کسی شخص ثالث سے کوئی شے قیمتی پہنچے بلکہ ایسا نقد یا مال
 مال ہو جو خود موسیٰ یا اس کے قائم مقاموں کو شخص ثالث سے پہنچے تو موسیٰ کا ایسا نقد یا مال حاصل کرنا بمنزلہ انفسا
 ہبہ تصور نہیں ہے۔

اگر موسیٰ اس نقد یا مال کو اپنی جائیداد عام میں شامل کر دے تو البتہ ہبہ منع ہو جائیگا۔

تمثیل

زید نے بکر کو اس لفظ سے کہ بھلہ ہمارے دعویٰ ذکی خالد کے جو کچھ روپیہ وصول ہو فقط۔ ہبہ کیا بعد
 ازان کل زید دعویٰ ذکی خالد زید کو وصول ہوا اور زید نے اس کو اپنی جائیداد عام سے علیحدہ رکھا اس صورت
 میں ہبہ منع نہیں ہوا۔

دفعہ ۱۵۰ جب کوئی شے جو بالخصوص ہبہ گئی ہو مابین تاریخ
 قانون مابین تاریخ وصیت و وفات موسیٰ وصیت نامہ اور تاریخ وفات موسیٰ کے تبدیل ہو جائے اور وہ تبدیل باقتضا
 قانون یا بوجہ تعمیل شرائط کسی دوسرے جائز کے جسکی رو سے شے موہوب پر قبضہ ہو وقوع میں آئے تو ایسا ہبہ ایسی
 تبدیل کے باعث منع نہ سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

زید نے اس عبارت سے کہ ہمارا تمام روپیہ جو بطور پرامیسی نوٹ گورنمنٹ ہند دعویٰ فیصد صمیرہ
 ہمارے پاس ہے فقط بکر کو ہبہ کیا۔

اور انھیں پرامیسی نوٹ ہمارے دعویٰ فیصد صمیرہ سے اور پرامیسی نوٹ سودی فیصد صمیرہ زید کے
 حین حیات خرید کئے گئے۔

زید نے مبلغ اسی روپہ جو بطور کانسال یعنی کفالت نامحلت نقدی انگلستان زید کے امینداروں کے
 نام سے تھے بکر کو ہبہ کئے اور امینداروں نے اسی اسی روپہ کو زید کے نام خاص منتقل کر دیا۔
 زید نے اپنی پرامیسی نوٹ ہمارے گورنمنٹ ہند تعدادی سے جبکہ وزیر مہاراجہ اقرار نامہ اندراج کی رو

مذکورہ تحریر وصیتنا متعلق کر سکتا ہے بجز کوہہ کے بعد انان باعتبار اختیار مند جہادی اقرارنامہ گامی
روپیہ کے ان سال یعنی کفالت نامحاجات نقدی انگلستان زید کے صین حیات خرید کئے گئے۔

ان صورتوں میں کسی صورت میں ہبہ نسخ نہیں ہوا +

تبدیلی سے ہو بلا علم موسیٰ دفعہ ۱۵۱ جبکہ کسی شخصے جو بالتخصیص ہبہ لگی ہو یا بین تاریخ وصیتنا اور
تاریخ وفات موسیٰ کے تبدیلی ہو جائے اور وہ تبدیلی بلا علم یا رضامندی موسیٰ کے وقوع میں آئے تو ہبہ نسخ نہیں ہوتا۔

تمشیل

زید کے اپنے تمام کفالت نامحاجات نقدی انگلستان سودی فیصد کے بجز کوہہ کو زید کے مختار نے بلا علم
کے ان کفالت نامحاجات سے پرایمیری نوٹ لے کر گورنمنٹ ہند خرید کے تو ہبہ نسخ نہیں ہوا +

سرمایہ ہو بلا بالتخصیص کسی شخص ثالث کو دفعہ ۱۵۲ جبکہ کسی سرمایہ جو بالتخصیص ہبہ کیا گیا ہو کسی
اشخاص پر قرض یا کہ وہ اسے واپس کرے شخص ثالث کو اس شرط سے قرض دیا جائے کہ وہ اس قدر روپیہ بھیجے
سے ادا کرے اور شخص مذکور سرمایہ کو بحسنہ پورا کر دے تو ہبہ نسخ نہیں ہوتا +

سرمایہ ہو بلا بالتخصیص کا دفعہ ۱۵۳ جب کہ کوئی سرمایہ جو بالتخصیص ہبہ ہوا ہو فروخت ہو کر ادنیٰ قسم
فروخت ہو کر پھر خرید کیا جانا اور تعداد کا سرمایہ بھیجے سے خرید کیا جائے اور وہ موسیٰ کی وفات پر موسیٰ کا مال ہو

تو ہبہ نسخ نہیں ہو جائیگا +

فصل ۲۱ ذکر اوائے مطالبات کا جو شے موثر ہو وادہ ہو

مذکورہ داری موسیٰ و بارہ دفعہ ۱۵۴ جبکہ کسی جہادی جو بالتخصیص ہبہ لگی ہو موسیٰ کی وفات
سکد میں نقصان ہو جائے کے کے وقت کسی ایسی کفالت یا رہن یا اور مواخذہ میں مبتلا ہو جسکو خود موسیٰ یا اور

شخص نے جسکے ذریعہ سے موسیٰ و جہاد رہے پیدا کیا ہو تو اگر وصیتنامہ سے کوئی اور منشار اسکے خلاف نہ
پایا جائے موثر ہو کہ کو لازم ہے کہ اگر شے موثر ہو قبول کرے تو اسکے شمول میں کفالت یا رہن یا دیگر

بجز فیصلہ وصیتنا محاجات ہندوؤں اور سکھوں اور یہوں باشندگان ممالک شرقی بنگال اور بلاط اور اس و

بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۸۶۵ء دفعہ ۲ +

مواخذہ مذکور اپنے ذمہ لے اور جہاں تک معاملہ مابین موہوب لہ اور جایدا موصی کے ہے کفالت یا مہن یا مواخذہ مذکور کا رویہ ادا کرے۔

اگر وصیتنامہ میں کوئی ہدایت و باب اداے قرضہ ہائے عام موصی کے مندرج ہو تو اس ہدایت کے منشا خلاف مستند نہ کیا جائے گا۔

توضیہ۔ پابندی اداے زربا صلاہ آیام مقررہ حسب سطح زمین کی الگ ذاری یا بھیج ادا ہوتی ہے اس قسم کا مواخذہ نہیں ہے جو اس دفعہ میں مقصود ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے بکر کو ایک انگوٹھی ہبے کی جو زید کو خالد سے ملی تھی ہبہ کی زید کی وفات کے وقت وہ انگوٹھی ولید کے پاس مہن ہے اور جو زید نے اسکو مہن کیا تھا تو زید کے اوصیا کو لازم ہے کہ اگر موصی کی جایدا کفالت کرے تو بکر کو انگوٹھی چہر الینے کی اجازت دیں۔

(ب) زید نے بکر کو ایک زمین داری ہبہ کی کہ وہ زید کی وفات کے وقت بعوض ع۔ مہن تھی اور اس کی وفات کے وقت تمام زراعت علاوہ سود تعدادی ال۔ کے واجب الادا ہے پس اگر بکر شے مہوبہ کو قبول کرے تو اسکو لازم ہے کہ تسلیم اس مواخذہ کے قبل کرے اور جہاں تک معاملہ مابین بکر و جایدا زید کے ہے زید مہن تعدادی لہ۔ جو واجب الادا ہے ادا کرے۔

دفعہ ۱۵۵۔ جب اسطے تکمیل استحقاق موصی واقع ہو کر اس کی اپنی جایدا کے خسر ہے۔ موہوبہ کے کوئی امر عمل میں لانا ضرور ہو تو وہ امر موصی کی جایدا کے خرچ سے عمل میں لایا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) زید نے اقرار خرمیاری قطع ارہنی بعوض قیمت معین کے الفاظ عام سے کر کے ارہنی مذکور بکر کے نام ہبہ کی اور زرخن ادا کر نیسے پہلے فوت ہو گیا تو لازم ہے کہ زرخن زید کی جایدا سے ادا کیا جائے۔

(ب) زید نے واسطے خرمیاری ایک قطعہ ارہنی بعوض مبلغ معین کے یہ اقرار کیا کہ اس کا نصف زرخن فوراً ادا کریں گے اور باقی نصف کا اطمینان کیلئے ارہنی مذکور مہن کر دینگے بعد ازاں زید بکر کو دہی ارہنی ہبہ کر کے اور زرخن کا کوئی جزو ادا یا اسکا اطمینان کر نیسے پہلے فوت ہو گیا اس صورت میں زرخن

کا ایک نصف زید کی جائیداد سے دلایا جائے گا۔

دفعہ ۱۵۶۔ جب کوئی استحقاق واقع جائیداد غیر منتقلہ مہوبہ لڑکی جائیداد کی بری الذمگی مواخذہ ہائے مالکداری و لگان واجب الادائے میعاد مقررہ ہونے پر یا زمر لگان یا کرایہ اوقات مقررہ پر وینا پڑتا ہو تو موصی کی جائیداد اس بات کی ذمہ دار ہو کہ وہ جہانتک معاملہ مابین جائیداد اور مہوبہ لڑکے ہے زمر مذکور یا جزفا و سکا جو کچھ موصی کی وفات تک واجب الادا ہوا داکرے۔

تمثیل

زید نے اپنا مکان جسکی بابت سارا سالانہ بطور کرایہ واجب الادا ہے بکر کو مہبہ کیا بعد ازاں زید نے اپنا زمر کرایہ وقت مقررہ پر داکر کے اسکے بچپن روز بچھے وفات پائی تو کرایہ کی باقی تعداد سی صد زید کی جائیداد سے لیجائے گی۔

دفعہ ۱۵۷۔ اگر دیتنامہ میں کچھ اور ہائیت نہ ہو تو جس صورت میں کہ کچھ حصص نقدی کسی جماعت سرمایہ مشترکہ کے بالتخصیص مہبہ کئے جائیں اگر کچھ روپیہ حصہ داری کا یا اور قسم کا مطالبہ بروقت وفات موصی اور حصص حصص کی بابت موصی کو ذمہ واجب ہے تو روپیہ یا مطالبہ مذکور جہانتک معاملہ مابین جائیداد موصی اور مہوبہ لڑکے ہے جائیداد موصی سے ادا کیا جائیگا خلاف اسکے اگر کوئی روپیہ حصہ داری کا یا اور مطالبہ موصی کی وفات کے بعد اور حصص حصص کی بابت واجب الادا ہو جائے تو جہانتک معاملہ مابین جائیداد موصی اور مہوبہ لڑکے ہے وہ روپیہ یا مطالبہ مہوبہ لڑکے کو ذمہ رہے گا بشرطیکہ وہ مہبہ قبول کرے۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے اپنے حصص واقع کسی ریاست گننی کے بکر کو مہبہ کئے زید کی وفات کی وقت مبلغ پانچ پونڈ بابت ہر حصہ کو اسی تعداد کا مطالبہ حسب ابطہ ہو چکا تھا اور مبلغ پانچ شلنگ بابت سود ہر حصہ کے زید کے ذمہ واجب الادا تھا تو یہ دونوں رقمیں زید کی جائیداد سے دلائی جائیں گی۔

(ب)۔ زید نے کسی جماعت سرمایہ مشترکہ میں جو قائم ہو نیوالی تھی پچاس حصہ لینے کا اقرار کر کے یہ عہد کیا کہ ہم ہر حصہ کی بابت پانچ پونڈ دیں گے اور قبل اسکے کہ حصص پر زید کا استحقاق کامل ہو سکے مبلغ مذکور کا ادا کرنا ضرور ہے بعد ازاں زید نے وہی حصص بکر کو مہبہ کئے تو وہ روپیہ جب کا ادا کرنا زید کی تکمیل استحقاق

کے لئے ضرور ہے زید کی جائیداد سے دیا جائے گا۔

(ج) زید نے اپنے حصص واقعہ کسی ریلوے کمپنی کے بکر کو ہبہ کئے بکر نے ہبہ قبول کیا اور زید کی وفات کے بعد حصص کے جزو قیمت غیر مودعے کا مطالبہ کیا گیا تو جزو قیمت غیر مودعے بکر سے لیا جائیگا۔

(د) زید نے اپنے حصص واقعہ کسی جماعت سرانہ مشترک کر بکر کو ہبہ کیا بکر نے ہبہ قبول کیا بعد ازاں کا دوبار جماعت کا شکست ہو کر عند التصفیہ جمع و خرچ کے ہر حصہ داسے مطالبہ حصہ رسدی کیا گیا تو زید حصہ رسدی موہوب لے سے لیا جائے گا۔

(کا) زید کسی ریلوے کمپنی کے در حصص کا مالک ہو اور حصہ داروں کے کسی مجمع میں جو زید کو حین حیات منعقد ہوا تھا یہ تجویز ہوئی کہ ہر حصہ پر تین پونڈ کا مطالبہ ہو کر تین قسطوں میں وصول کیا جائے زید نے اپنے حصص بکر کو ہبہ کر کے مابین اس تاریخ کے جو پہلی قسط کے ادا اور اس تاریخ کے جو دوسری قسط کے ادا کے لئے مقرر ہوئی تھی بلا ادخال روپیہ قسط اول کے فوت ہو گیا تو قسط اول زید کی جائیداد سے لیا جائیگی اور باقی دو قسط بکر کے ذمہ رہیں بشرطیکہ وہ ہبہ قبول کرے۔

فصل ۳۲۔ ذکر ان شیاؤں جو کا جنکی تشریح الفاظ عام میں

ہر شیاؤں جنکی تشریح الفاظ عام میں دفعہ ۱۵۸۔ اگر کوئی شے ہبہ کی جائے گراو کسی تشریح الفاظ عام میں تو وہی کو لازم ہے کہ موہوب نے کیلئے ایسی شے خرید کرے جس پر وہ تشریح بطور معقول صادق آئے۔

تمثیلات

(الف) زید نے ایک چوڑی سیج گاڑی کے گھوڑوں کی یا کوئی انگوٹھی ہیرے کی بکر کو ہبہ کی تو اگر وہی کی جائیداد کفایت کرے وہی کو لازم ہے کہ موہوب لے کر لئے ایسی شیا ہتیا کرے۔

(ب) زید نے تجریمان الفاظ کے کہ ہماری چوڑی سیج گاڑی کے گھوڑوں کی فقط بکر کو ہبہ کیا زید کی وفات کی وقت اس کے پاس سیج گاڑی کے گھوڑوں کی کوئی چوڑی نہ تھی تو یہ ہبہ باطل ہے۔

یہ فصل میں احکامات ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں اور ہندوؤں کے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۷ء دفعہ ۲۔

فصل نسبت سود یا انتفاع کسی سرمایہ کے

دفعہ ۱۵۹۔ جب سود یا انتفاع کسی سرمایہ کا کسی شخص کو ہبہ کیا گیا ہو اور وصیتنامہ سے موصی کی یہ نیت معلوم ہو کہ وہ ہوب لاشے ہو ہوب پر صرف ایک میعاد و تک متصرف ہے تو نہ صرف سود بلکہ زیر اصل بھی وہ ہوب لاشے کا مال سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) زید نے بکر کو اپنے پرائمیری نوٹہائے گورنمنٹ ہندوستان صہ سیکڑہ کا سود ہبہ کیا اور وصیتنامہ میں کوئی اور فقرہ اُن پرائمیری نوٹوں کی نسبت درج نہیں ہوا تو بکر زید کے پرائمیری نوٹہائے گورنمنٹ ہندوستان صہ سیکڑہ کا مستحق ہے۔

(ب) زید نے اپنے پرائمیری نوٹہائے گورنمنٹ ہندوستان صہ سیکڑہ کا سود بکر کو اسکے حیات اور اس کی وفات پر خال کو ہبہ کیا تو بکر اپنی حیات تک نوٹہائے مذکورہ کا سود پانچ کا مستحق ہے اور بکر کی وفات پر خال خود نوٹوں کا مستحق ہو گا۔

(ج) زید نے بکر کو اپنی ارٹھی واقعہ لندن کا زر لگان ہبہ کیا تو بکر ارٹھی پانچ کا مستحق ہے۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ، مراس جلد ۴ صفحہ ۴۴۔ وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۰۔ زیر دفعہ ۱۰۱۔

فصل ۲۔ ذکر ہبہ زر سالانہ

دفعہ ۱۶۰۔ جب کوئی سالانہ وصیتنامہ میں مقرر ہوا ہو

سالانہ مندرجہ ذیل نامہ کا حیات تک طویل الادا ہونا

اِس صورت میں کہ وصیتنامہ کے خلاف منشا پایا

اور صورت میں کہ وصیتنامہ سے اسکے خلاف منشا پایا جا اور اس قاعدہ سے بدینوجہ انحراف کرنا جائز

نہیں ہو کہ وصیتنامہ میں ہدایت ہو کہ زر سالانہ موصی کی جائیداد عام سے ادا کیا جائے یا کہ کچھ روپیہ اس غرض کو

ہبہ کیا گیا کہ اُس سے سالانہ خریدا گیا جائے۔

۱۔ فیصلہ وصیتنامہ ہندوؤں اور عیسویوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی ہنگالہ اور بلاوہ مراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ششہ ۶۱۔ دفعہ ۲۔

تشیلات

(الف) زید نے بکر کو صارا ہوا سی ہبہ کیا تو بکر مستحق ہے کہ اپنی حیات تک ہر سال صارا پاتا ہے۔

(ب) زید نے بکر کو صارا ہوا سی ہبہ کیا تو بکر مستحق ہو کہ اپنی حیات تک ہر مہینے میں صارا پاتا ہے۔

(ج) زید نے صارا سالانہ بکر کو اسکی حیات تک اداسکی وفات پر خالد کو ہبہ کیا تو بکر مستحق ہے کہ اپنی حیات

تک صارا سالانہ پاتا ہے اور خالد مستحق ہے کہ اگر بکر اسکے روبرو فوت کرے تو تاریخ وفات بکر سے اپنی وفات کی تاریخ

تک صارا سالانہ پاتا ہے۔

وقت تعین جب وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ دفعہ ۱۶۱

کے شخص کیلئے سالانہ کسی جائیداد کو زرخشا موسمی جائیداد کے زرخشا سے یا موسمی کی جائیداد عام سے مقرر کیا جائے یا جو وصیتنامہ

کی جائیداد عام سے مقرر کیا جائے یا جو وصیتنامہ میں کچھ روپیہ کی کچھ روپیہ اسفرض خاص سے ہبہ ہوا ہو کہ اس سے کوئی سالانہ کسی شخص کیلئے

اسفرض خاص سے ہبہ ہوا ہو کہ اس سالانہ خرید کیا جائے خرید کیا جائے تو اسحقان ہو ہوب لک کا نسبت شے موہوبہ کے اسی روز سے قائم

ہو جائیگا جب مہی فوت کرے اور موہوبہ لک مستحق ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے اپنے لئے سالانہ خرید کرے یا وہ روپیہ لک

کرے جو وصیتنامہ میں اس غرض سے مقرر کیا گیا ہو۔

تشیلات

(الف) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ ہدایت کی کہ ہمارے اوصیا ہمارے جائیداد سے ایک سالانہ تعدادی

الہ بکر کیلئے خرید کریں تو بکر مستحق ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے سالانہ عین حیاتی تعدادی الہ اپنے

لئے خرید کرے یا اسقدر مبلغ قبول کرے جو واسطے خرید سالانہ تعداد مذکورہ کے کفایتی ہو۔

(ب) زید نے ایک سرمایہ تاحیات بکر کے ہبہ کر کے یہ ہدایت کی کہ بعد وفات بکر کے اس سرمایہ سے

ایک سالانہ خالد کیلئے خرید کیا جائے موسمی بکر اور خالد دونوں کے روبرو فوت ہو گیا اور خالد نے بکر کے روبرو

وفات پائی تو بکر کی وفات کی وقت وہ سرمایہ خالد کے فائدا عاموں کو پہنچے گا۔

کی سالانہ دفعہ ۱۶۲ جب کوئی سالانہ ہبہ کیا جائے یا موسمی کی اسقدر جائیداد نہ ہو کہ تمام شیلے موہوبہ

وصیتنامہ کے او کیلئے کافی ہو تو سالانہ مذکورہ اسی مقدار تک کم کیا جائیگا جس مقدار تک بکر ہبہ نقدی مندرجہ وصیتنامہ کم ہو جائے

جب کوئی سالانہ جائیداد باقی ہے ہو تو ادا کمال سالانہ ادا ہونا چاہیے دفعہ ۱۶۳ جب وصیتنامہ میں کوئی سالانہ ہبہ ہوا ہو اور

علاوہ برائے جائیداد باقی بھی ہو ہوب ہو تو قبل اسکے کہ جائیداد باقی کا موہوبہ لک جائیداد باقی کا کوئی جزو یا وہ سالانہ

تمام و کمال ادا کیا جائیگا اور اگر ضرورت ہو جائیاد موصی کا سرمایہ سالانہ پورا کرنے کیلئے کام میں لایا جائے گا۔

فصل ۲۷ ذکر سب کا جو بنام فرض خواہوں احتداران معاش کے لیے

دفعہ ۱۶۴۔ جب کوئی مدیون اپنے وصیتنامہ میں کوئی شے اپنے دین کو سبب علاوہ فرضہ کے بھی مستحق ہیں۔ کرے اور وصیتنامہ سے یہ ظاہر نہ ہو کہ سبب مذکور سے دین کا ایسا مراد تھا تو دین علاوہ دین یافتنی اپنے کے شے موہوبہ کا بھی مستحق ہوگا۔

دفعہ ۱۶۵۔ جب کوئی والد یا والدہ جس پر اقرا نامہ کی رو سے کسی طفل کی معاش کے علاوہ اپنی معاش کا بھی حق ہو طفل کی معاش ہٹا کر نادا جب سے اپنے اقرار سے عہدہ برانہ ہو بلکہ چھپے سے طفل مذکور کو اپنے وصیتنامہ میں کوئی شے سبب کرے اور یہ نہ لکھے کہ شے موہوبہ کی معاش کا ایسا مراد ہے تو طفل مذکور نہ صرف شے موہوبہ بلکہ اپنا معاش بھی پانچ گنا حق ہوگا۔

تمثیل

زید نے قبل اسکے کہ اوسکا ازدواج ہندہ کیساتھ ہوا بذریعہ تحریر اقرا نامہ یہ وعدہ کیا کہ ہم ہر دختر کو جو از نواج سے پیدا ہو معاش تعدادی عہدہ اس وقت دینگے جب دختر کا ازدواج ہو اور اس اقرار کا ایسا نہیں ہو بعد از زید نے اپنی اور ہندہ کی حبقدر دختروں کا ازدواج ہو گیا تھا ہر ایک کو اپنے وصیتنامہ میں عہدہ سبب کیا اس صورت میں موہوبہ لگم سختی ہیں کہ علاوہ شے موہوبہ کے اپنا معاش بھی پاویں۔

دفعہ ۱۶۶۔ کوئی سبب مندرجہ وصیتنامہ اسوجہ سے کلا یا جزاً نسخ نہ کرنے سے انفساخ لازم نہیں آتا۔ ہوجا یگا کہ موصی نے اسکے بعد اسی موہوبہ لاکھ واسطے کوئی معاش بذریعہ تحریر وثیقہ وغیرہ مقرر کر دیا۔

تمثیلات

(الف) زید نے مبلغ عہدہ اپنے بیٹے بکر کو سبب کیا بعد از آں عہدہ بکر کو دیا تو اس عمل سے سبب مندرجہ وصیتنامہ نسخ نہیں ہو گیا۔

(ب) زید ہندہ کو کہ وہ اوسکی بھانجی یتیم ہے اور اسکے بچپن سے زید اوس کی خبر گیری کرتا آیا ہے لہذا سبب کیا بعد از آں جب ہندہ کا ازدواج ہوا تب زید نے ہندہ کے لئے عہدہ کا وثیقہ لکھ دیا تو اس سبب سے سبب مندرجہ وصیتنامہ کم نہ کیا جائے گا۔

بجہ فیصل وصیتنامات ہندوؤں اور عیسویوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ اور بلادہ راس منیبی سے متعلق ہے۔

فصل ۲۰ ذکر اختیار احد الامرین

دفعہ ۱۶۷۔ اگر کوئی شخص اپنے وصیتنامہ میں کوئی ایسی شے بہرہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ کرے جسکے منتقل کرنے کا اسکو اختیار نہیں ہے تو وہ شخص جو شے مذکور کا اصل مالک ہو مجاز ہو کہ احد الامرین اختیار کرے یعنی بہرہ مند جبہ وصیتنامہ کو بحال رکھے یا وہ بہرہ معترض ہو اور اگر

معترض ہو تو اسکو لازم ہے کہ اُن فوائد سے دست بردار ہو جو وصیتنامہ میں اُسکے لئے تجویز ہوئے ہوں۔

دفعہ ۱۶۸۔ حق اُن فائدہ کا جس سے دست برداری کی جائے اُن حق کو کاٹنے پر جس سے دست برداری کی جائے

اوسط طرح پہنچے گا کہ گویا وہ وصیتنامہ میں موہوب لہ کو نہیں دیا گیا تھا الا تعداد یا مالیت اس شے کو موہوب کی جو موصی اپنے وصیتنامہ کی رو سے دینا چاہتا تھا حق مذکور سے منہا ہو کر موہوب لہ محروم کو دلائی جائیگی۔

دفعہ ۱۶۹۔ یہ قاعدہ دونوں صورتوں سے یعنی جبکہ موصی اُسی

شے کو جس کو اس نے وصیتنامہ میں بہرہ کیا ہو اپنا مال سمجھتا ہو اور اپنا مال نہ سمجھتا ہو متعلق کیا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) کھیت واقعہ سلطان پور خالہ کی ملکیت ہو مگر زید نے اسکو بک کے نام بہرہ کر کے خالہ کی کو بہرہ نقدی تعدادی الہ تجویز کیا خالہ نے احد الامرین اختیار کر کے اپنا کھیت واقعہ سلطان پور کی مالیت لار ہے اپنے پاس رکھا اس صورت میں خالہ کا حق نسبت بہرہ نقدی تعدادی الہ کے ساقط ہو گیا اور مغل اسکے لار بکر کو پہنچ گیا اور باقی مال رہا یا دال بقا کے موہوب لہ کو دیا جائیگا یا مطابق قواعد وراثت ترکہ غیر وصیتی کے جیسا موقع ہو دلا یا جائے گا۔

(ب) زید نے ایک جائیداد بکر کو اس شرط سے بہرہ کی کہ اگر بکر کا بڑا بھائی (جسکا اندوچ ہو کر دلا جائیگا) کوئی لڑکا نہ چھوٹے فوت کرے تو بکر کو پہنچے معنہ زید نے کوئی زیور بھی خالہ کو دیا جو بکر کا مال تھا تو بکر کو چاہیے کہ احد الامرین اختیار کر کے زیور سے دستکش ہو یا دال سے۔

بہرہ فیصل وصیتنامات ہندو اور جینیوں اور بدھوں باشندگان ملک شرقی بنگالہ اور بلاد مدراس اور بمبئی سے

متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ء عشر دفعہ ۲۰۔

(ج) زید نے بکر کو الہ اور خالہ کو ایک ایسی جائیداد ہبہ کی کہ مطابق وثیقہ کے اگر زید کا بڑا بیٹا بائی (جس کا ازواج ہو کر اولاد بھی موجود ہے) کوئی لڑکا نہ چھوڑے فوت کرے وہ جائیداد بکر کی ملکیت ہو جائے گی پس بکر کو لازم ہے کہ اعدا الامرنین اختیار کر کے جائیداد سے دستکش ہو یا ہبہ نقدی سے

(د) زید نے کہ اٹھارہ برس کی عمر کا اور برٹش انڈیا میں سکونت مستقل رکھتا ہے الہ اور اسکی کچھ جائیداد غیر منقولہ انگلستان میں ہے جو زید کی وفات پر خالہ کو پہونچے گی کچھ مال خالہ کو ہبہ کیا اور بحفظ اوس ہبہ کے کل جائیداد قسم کی جہاں کہیں ہو بکر کو ہبہ کر کے بعد برس سے کم عمر میں وفات پائی تو وہ جائیداد غیر منقولہ واقع انگلستان وصیت نامہ کی رو سے منتقل نہوسکے گی اور خالہ مجاز ہوگا کہ بلا ترک جائیداد غیر منقولہ واقعہ انگلستان کے اپنی شے موہوبہ کا دعویٰ دار ہو۔

ہبہ جو کسی شخص کے فائدہ کیلئے کیا گیا ہو دفعہ ۱۷۱۷۔ اگر کوئی شے کسی شخص کے فائدہ کیلئے ہبہ کی جائے بغرض اعدا الامرنین کس طرح متصور ہوگا تو جہاں تک موہوبہ کے اختیار اعدا الامرنین سے غرض ہے وہ بمنزلہ ہبہ بنام ذات خاص موہوبہ کے ہے۔

تمثیل

کھیت واقعہ سلطانپور خور و بکر کی ملکیت ہے اور زید نے وہی ملکیت خالہ کو ہبہ کی اور سوائے اسکے ایک اور کھیت واقعہ سلطانپور بزرگ اپنے اوصیا کو بقید اس ہدایت کی ہبہ کیا کہ وہ اسکو فروخت کر کے زرخش ہو دیں وگرنہ بکر اور اس کے بچے کو اعدا الامرنین اختیار کرنا لازم ہے کہ وصیتنامہ کی شرائط کا پابند ہے گایا خلاف وصیتنامہ کے اپنا اجارہ موسوم سلطانپور خور و اپنے پاس رکھے گا۔

وہ شخص جو میراث کا فائدہ حاصل نہ کرتا ہو دفعہ ۱۷۱۷۔ جس شخص کو وصیتنامہ کی رو سے میراث کچھ فائدہ نہ اعدا الامرنین اختیار کرینا پابند نہیں پہنچتا ہو الہ اس سے ضمانت مستفید ہوتا ہو اسکے لئے اعدا الامرنین اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تمثیل

ارضی واقعہ سلطانپور وثیقہ کی رو سے خالہ کو اسکے حین حیات اور اسکی وفات پر ولید اسکے طفل واحد کو بخشی گئی ہے زید اپنے وصیتنامہ میں وہی ارضی سلطانپور بکر کو اور الہ نقد خالہ کو ہبہ کیا موصی کو مرنے سے کچھ تھوڑے دن پہلے خالہ بھی اعدا الامرنین اختیار نہ کر کے بلا وصیت فوت ہو گیا اسپر

ولید نے اختیار نامہ اتہام ترکہ خالد حاصل کر کے اپنی حیثیت مہتممی کے اعتبار سے اور از طرف ترکہ خالد کے احد الامرین اختیار کر کے شے موہوبہ وصیتنامہ قبول کی یعنی باعتبار حیثیت مذکورہ نقد موہوبہ تعدادی الہ لیکر بکر کو حساب زر لگان ارہنی سلطانپور بابت ایام مابعد وفات موصی لغایت وفات خالد کے سمجھا دیا۔ اس صورت میں قطع نظر حیثیت مہتممی کے ولید اپنی ذات خاص سے ارہنی سلطانپور پر خلاف مضمون وصیتنامہ قابض رہنے کا مستحق ہے *

دفعہ ۱۶۲۔ جو شخص اپنی حیثیت ذاتی سے کسی وصیتنامہ کی رو سے کوئی فائدہ حاصل کرے تو وہ مجاز ہے کہ کسی اور حیثیت سے خلاف مضمون وصیتنامہ احد الامرین اختیار کرے

شخص جو اپنی حیثیت ذاتی سے بروئے وصیتنامہ کوئی فائدہ حاصل کرے مجاز ہے کہ کسی اور حیثیت سے خلاف مضمون وصیتنامہ احد الامرین اختیار کرے

تمثیل

دثیقہ کی رو سے علاقہ موسومہ سلطانپور زید کو اسکے حین حیات اور اسکی وفات پر بکر کو بخشا گیا ہے زید نے علاقہ موسومہ سلطانپور ولید کو اور احد نقد بکر کو اور الہ نقد خالد کو جو بکر کا طفل واحد ہے کیا موصی کر مرنے پر چھوڑے دن بھیجے بکر احد الامرین اختیار کر کے فوت ہو گیا خالد نے ترکہ بکر کے اتہام کا اختیار نامہ حاصل کر کے از روئے نفاذ اختیار احد الامرین علاقہ سلطانپور خلاف مضمون وصیتنامہ کے اپنے پاس رکھا اور نقد موہوبہ تعدادی الہ سے دستکش ہو ا پس خالد مجاز ہے کہ حسب کردہ صدر عمل کرے اور وصیت نامہ کی رو سے الہ بھی جو اسکے نام بہہ ہو اتہا حاصل کرے۔

مستثنیٰ متعلقہ ہر شے قواعداً گذشتہ جب وصیتنامہ میں یہ لکھا ہو کہ کوئی خاص شے موہوبہ کسی اور شے کے عوض ہے جو موہوبہ کا مال خاص ہے اور شے ثانی الذکر بھی وصیتنامہ کی رو سے بہہ ہو گئی ہو تو اگر موہوبہ لاشے ثانی الذکر کا دعوے کرے اسکو لازم ہے کہ شے موہوبہ خاص سے دستکش ہو کر یہ لازم نہیں ہے کہ کسی اور فوائد سے بھی دستکش ہو جو وصیتنامہ میں اسکے لئے تجویز ہوئے ہوں۔

تمثیل

مطابق اس دثیقہ کے جو زید کے از دواج کے وقت تحریر ہوا اسکی زوجہ متحق ہے اگر شوہر اسکے روبرو فوت کرے تو علاقہ موسومہ سلطانپور پر اپنے حین حیات متصرف رہے۔

زید نے اپنے وصیتنامہ میں اپنی زوجہ کو بچلے اس حق کے جو زوجہ کو علاقہ سلطانپور میں پہنچاتا تھا ایک

سالانہ حیاتی تعدادی دوسو پونڈ ہر کے کے علاقہ مذکور اپنے بیٹے کے نام ہر کو دیا اگر اسی وصیتنامہ میں اپنی زوجہ کے لئے اسد پونڈ نقد لکھ دیا زوجہ نے اعدالامریں اختیار کر کے وہی حق قبول کیا جو وثیقہ کی رو سے اوسکو پہنچتا ہے لہذا زوجہ کو سالانہ سے دستکش ہونا لازم ہے مگر نقد موہوبہ تعدادی اسد پونڈ سے دست بردار ہونا ضرور نہیں ہے۔

ایک موصی نے ہر اپنی کل جائیداد کا بنام اپنے بھتیجا کے کیا۔ اور اس جائیداد میں اسنے اپنی بیٹی کی بیوہ کا حصہ جائیداد معدوثی میں شامل کیا مگر ساتھ ہی اسکے اُسے نظام مناسب سطر اسکے نان و نفقہ دلچا کے کیا۔ اول بیوہ کو بابت ان نان و نفقہ کے جواز دئے وصیتنامہ اوسکو دلایا گیا تھا۔ نالاش کی۔ اور نان و نفقہ مذکور حاصل کیا اور بعد ازاں اسنے واسطہ حصہ جائیداد موروثی کے نالاش دیا کی سنجیو دھوئی کہ اگر چہ بیوہ اسکا انتخاب دفعہ ذاکہ بیوہ اسکا تین تہی کی بھر نالاش واسطہ حصہ جائیداد موروثی کے رجوع کرے۔ الایہ نہیں کہا جا سکتا کہ نالاش حسب حکام دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ دہلی منع اساعت کیونکہ ہر دو تعدادی جدا گانہ بلکہ متناقض لکھو کر رکھے اور اسوجہ نالاش پیدا نہیں ہوئی تھی۔ (۱۱) +

دفعہ ۱۷۳۔ قبول کرنا کسی فائدہ کا جو وصیتنامہ میں وصیتنامہ اعدالامریں اختیار کر نیکی ہے۔ موہوبہ ہر موہوبہ ہر اسکے ہے کہ موہوبہ لائے وصیتنامہ کہ موہوبہ اختیار اختیار کیا بشرطیکہ موہوبہ لکھو اپنے استحقاق نفاذ اختیار اعدالامریں اور ان حالات واقفیت ہو جو شہر میں نفس سلیم العقل کو مزاج میں وقت نفاذ اختیار اعدالامریں ٹوڑ ہوئے بشرطیکہ وہ حالات مذکور کے دریافت کر نیسے احتراز کرے۔

تمہیلات

(الف) زید علاقہ سلطانیہ پور خرد کا مالک ایک اور علاقہ سلطانیہ پور کلان پر اپنی حیات تک استحقاق لکھتا ہے اور وہ علاقہ زید کی وفات پر اوسکے بیٹے بکر کی ملکیت قطع ہو جائیگا زید کے وصیتنامہ میں علاقہ سلطانیہ پور خرد بکر کو اور علاقہ سلطانیہ پور کلان خالہ کو ہر کیا گیا بکر نے بحالت لاعلمی اوس حق کے جو اوسکو علاقہ سلطانیہ پور کلان میں پہنچتا تھا خالہ کو علاقہ سلطانیہ پور کلان پر قابض ہونے دیا اور خرد علاقہ سلطانیہ پور خرد و پور خیل سوا تو اس امر سے بکر نے ہر علاقہ سلطانیہ پور کلان موسومہ خالہ کو تسلیم نہیں کیا۔

(ب) بکر کہ زید کا پسر کلان ہی ایک علاقہ موسومہ سلطانیہ پور پر قابض ہے زید نے اپنے وصیتنامہ میں علاقہ سلطانیہ پور خالہ کو اور اپنی تمام جائیداد باقی بکر کو ہر کی زید کے اوصیاء نے بکر کو یہ لکھ دیا کہ جائیداد باقی کی ملکیت قریب محمد کے ہو جائے گی اور خالہ کو واسطے کرنے دخل اور علاقہ سلطانیہ پور کے جائز داری

مگر کوئی چھپے سے معلوم ہو کہ جائیداد ملحقہ صمار سے زیادہ نہیں ہے تو جبکہ اُس ہبہ کو تسلیم نہیں کیا جسکی رو سے علاقہ سلطانیہ پر خالہ کو دیا گیا تھا۔ *

دفعہ ۴۷ التزام بصورت قابض رہنے اگر بالعکس اسکے ثابت نہ کیا جائے تو موہوب کا حالات موہوب کے لئے دوسال تک متذکرہ صدر سے واقف اور تحقیقات سے محترز ہونا اس صورت میں لازم آئیگا جبکہ موہوب لاءون فوائد پر جو وصیتنامہ میں اُسکے لئے تجویز ہوئے ہوں دو برس تک متصرف رہا اور کوئی فعل متضمن اظہار اپنے احتراز کے اس عرصہ میں نہ کیا ہو۔

دفعہ ۴۵ بحالی ہبہ بذلیہ فعل موہوب لاءون موہوب لاء کا حالات مذکور سے واقف اور تحقیقات سے محترز ہونا مشاء الیہ کے لیے فعل سے بھی لازم آئیگا جبکہ باعث اُن شخص کو جو شے موہوبہ سے غرض رکھتے ہوں وہی حیثیت بھردینا غیر ممکن ہو جو حیثیت او کو فعل مذکور کے وقوع سے پہلے حاصل تھی۔

تمثیل

زید نے ایک جائیداد جو خالہ کا مال ہے مگر کو اور ایک کہان کو یکہ کی خالہ کو ہبہ کی خالہ نے کھان پر قبضہ کیے تمام کو یکہ اس سے کھو دیا تو خالہ نے اس عمل سے ہبہ جائیداد کا جو جبکہ کے نام ہوا ہے تسلیم کیا۔
دفعہ ۴۶ کتبہ صمی کو قائم مقامان موہوب لاء کو احدا لمرین اختیار کرنے کی نسبت کہہ سکتے ہیں اور اپنا ارادہ نسبت منظور یا نہ منظور کرنے وصیتنامہ کے موصی کے قائم مقاموں پر نہ ظاہر کرے تو قائم مقاموں کو لازم ہے کہ اس میعاد کے منقضی ہونے پر موہوب لاء سے واسطے نافذ کرنے اپنے اختیار احدا لمرین کے استدعا کریں۔

عدم تمثیل کا نتیجہ اور اگر موہوب لاء استدعا کے مذکور کی پہنچنے سے عرصہ معقول کے اندر اسکی تمثیل نہ کرے تو یہ سمجھا جائیگا کہ اوس نے وصیتنامہ کا منظور کرنا اختیار کیا۔ *

دفعہ ۴۷ التواکف احدا لمرین اگر موہوب لاء بالابق ہو تو نفاذ اختیار احدا لمرین کا بصورت ناقابلیت اس وقت تک ملتوی رہے گا کہ موہوب لاء کی نالیاتی ختم ہو جائے یا کہ کوئی حاکم مجاز اس کی طرف سے اختیار احدا لمرین نافذ کرے۔ *

فصل ۱۸ ذکر ہر بہ بجا لیت مرض الموت کے

دفعہ ۱۷۸۔ ہر شخص بجا لیت ہے کہ جس شے منقولہ کو وہ وصیت نامہ کی وجہ سے منتقل کر سکتا ہو اور سکو ایسے بہہ کے ذریعہ سے منتقل کرے جو بجا لیت مرض الموت دوقوع میں آئے۔

تعریف ہر بجا لیت مرض الموت ہر بجا لیت مرض الموت اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص جو بیمار اور اپنے مرض لاحقہ سے جلد مر گیا خوف رکھتا ہو کوئی شے منقولہ کسی شخص غیر کو اس غرض سے حوالہ کرے کہ اگر وہ اب اسی مرض میں مبتلا کرے تو شخص غیر اسی شے کو بطور مہربان اپنے تصرف میں لائے۔

نتیجہ ہر اور جایز ہے کہ وہ اب ایسا بہہ پیچھے سے فسخ کرے۔

کب غیر مؤثر سمجھا جائیگا اور اگر وہ اب اس مرض سے صحت پائے جسکے لاحق رہنے کے ایام میں بہہ کیا گیا تھا یا مہربان لاءا بہہ کے روبرو فوت کرے تو بہہ مذکور غیر مؤثر سمجھا جائے گا۔

مشیمات

(الف) زید کے کہ بیمار اور حالت مرض الموت میں ہے اشیائے مفصلہ ذیل بجز کو اس غرض سے حوالہ کریں کہ اگر زید فوت ہو جائے تو بجز ان کو اپنے قبضہ میں رکھے۔

ایک گھڑی۔ قطعہ تسک نشہ خالد موسومہ زید۔ قطعہ بنیک لونٹ۔ قطعہ پرامیری لونٹ گوڈنٹ ہند۔ جیسر بلنج کا نام ادا اسکے اوپر سفیدی واسطہ اندراج و بائیں کے چھوڑ دی گئی ہے۔ بل آف آپکینج یعنی ہندی جیسر بلنج کا نام ادا اوپر سفیدی واسطہ اندراج عبارت حق کے چھوڑ دی گئی ہے۔ بعض رہن نامجات۔

زید نے اسی مرض میں وفات پائی جسکے لاحق رہنے کے ایام میں اُسے اشیائے مذکورہ بہہ کی تھیں لہذا بجز اشیائے مفصلہ ذیل کا مستحق ہے۔

گھڑی مذکورہ زر قرضہ جسکے اطمینان کیلئے خالد کا تسک لکھا گیا تھا۔ بنیک لونٹ۔ پرامیری لونٹ گوڈنٹ ہند۔ بل آف آپکینج یعنی ہندی۔ وہ روپیہ جسکے اطمینان کیلئے رہن نامجات لکھے گئے تھے۔

دب، زید کے کہ بیمار اور حالت مرض الموت میں ہے اپنے کسی صندوق یا بانہار خانہ کی کنجی حیدر نیک مال

کثیر المقدار رکھلے اس نیت سے بکر کے حوالہ کی کہ بکر کو مال محمولہ صندوق یا انبار خانہ پر اختیار ہے اور بکر کو ہدایت کی کہ اگر زید فوت ہو جائے تو بکرا و سکو بطور مال خود کہہ لے زید نے اس مرض میں وفات پائی جسکو لاحق رہنے کے وقت زید نے اشیائے مذکورہ حوالہ کی تھیں تو بکر صندوق اور اسکے مال محمولہ یا مال کثیر المقدار موجودہ انبار خانہ کا مستحق ہے۔

(ج) زید نے کہ بیمار اور حالت مرض الموت میں ہے چنانچہ اشیائے علیحدہ علیحدہ پولنڈ دل میں بند کر کے ایک پولنڈ پر نام بکرا اور دوسرے پر نام خالد کا لکھ دیا مگر زید کی حیات تک وہ پولنڈ کو شخص خاص موسوم الیہ کو حوالہ نہیں کیے گئے اور زید اسی مرض میں فوت ہوا جسکے لاحق رہنے کے وقت زید نے پولنڈ علیحدہ کئے تھے اس صورت میں بکرا اور خالد اشیائے محمولہ پولنڈ دل کی پانچویں سٹی نہیں ہیں

لاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۳۷ زیر دفعہ ۲۵۔

فصل ۲۹ ذکر عطاء پر ریٹ چھپا اہتمام ترکہ کا

حیثیت جایدا دھئی یا اہتمم دفعہ ۱۷۹۸۔ شخص متوفی کا دومی یا اہتمم ترکہ بسیار موقع ہو جو باغراض کے لئے اسکا قانونی قائم مقام ہے اور متوفی کی تمام جائیداد بحیثیت مذکور اسکو پہنچ جاتی ہے

جن صورتوں میں کہ حسب دفعہ ذیل ترکہ دومی کو پہنچا ہو۔ پربو بیٹ نسبت جزو ترکہ کے نہیں عطا کیا جاسکتا اور ایک شخص مسی لال بہائی بمقام سورت تشدد میں فوت ہوا۔ بوقت وفات اسکے قبضہ میں ایسی جائیداد و روٹی تھی جو جزو اندر بمبئی کے اور جزو اندر ضلع سورت کے تھی۔ نام بردار نے بائی کرکندریوہ اور گن بہائی پسر نابالغ چھوٹے بوقت اپنی وفات کے اسنے ایک وصیتنامہ تحریر کیا جسکی دوسرے اپنی جائیداد اپنے پسر کو سہ کی۔ اور بعض ادھیار اسلئے مقرر کئے کہ بزبانہ باہمی پسر کی جائیداد کا اہتمام کریں۔ پسر مذکور تشدد میں گن گندی بیوہ نابالغ چھوڑ کر فوت ہوا۔ تشدد میں ایک شخص نے منجرا ادھیار کے لال بہائی کے وصیتنامہ کا پربو بیٹ اسکی وٹ سے حاصل کیا۔ تشدد میں منجانب گن گندی بنام اسکی کتا

ایکٹ ۱۸۷۹ء باب سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ دفعہ ۱۸ وصیتنامات ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں اور

بہروں باشندگان مملکت شرقی بنگال اور بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۸۷۹ء دفعہ ۲۔ مرقم حسب

ایکٹ ۱۸۷۹ء دفعہ ۱۵۔ اس میں وہ جائیداد شامل نہیں جو متوفی کو بطور دومی یا اہتمم کے زیر ایکٹ ہذا الفوضی

گیئی ہو بنگال لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۷۸ و ۲۷۹ (۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۶۰۔

بالی گزرنے کے ناش واسطے دلا پالنے قبضہ جایا دمنہ جرمینا مال بھائی کے واپس ہوئی۔ جو ادب ہی اسے ناش نہیں ایک
جواب دی تھی۔ کہ جایا دمنہ از مدہ اوسی دمی کو پہنچی تھی جسے بزم بیٹ دمنہ حال کیا تھا۔ اور چونکہ مدہ عا علیہ جایا
پر بخت میں دمی کے قابض تھی۔ لہذا ناش بلا شامل کرنے دمی کے قابل پذیرائی کے نہ تھی۔ بخیر و بھولی کہ دمی
کوئی ذریعہ فردی واسطے ناش کے نہ تھا۔ دفعہ ۱۸۶۵ء میں دمی کے قابل پذیرائی کے نہ تھا۔ کہ اسکو جایا دمنہ دینا
سے متعلق ہے متعلق نہیں ہے۔ جایا دمنہ از مدہ اصل سویت میں واقع ہے وہ جایا دمنہ کہ مدہ دتی ہے۔ بوقت وفات مدہ
کے جایا دمنہ کو دیکر کو ذریعہ حق باقی ماندگی کے پہنچی۔ اور بوقت وفات پس کے وہ پس کے یہو یعنی مدہ ناش حال کو پہنچی
لہذا حسب ایکٹ پریٹ ۱۸۶۵ء تمام (۱۸۶۵ء) دفعہ ۴۔ اگر ایکٹ مذکور قبل اسکے حسب ایکٹ ۲۔ انتہا جاری کیا
جائے بغیر فصل میں اثر پذیر ہوئی ہو۔ جایا دمنہ کو دمی کو نہیں پہنچ سکتی کہ چونکہ جایا دمنہ کو ذریعہ حق باقی ماندگی کے بہت
عہد پیشتر نافذ ہونے ایکٹ مذکور کے ایک اور شخص کو پہنچ چکی تھی (۱۸۶۵ء) برطیق گذرنے در خواست بغرض عطا ہو بیٹ
کسی دمنہ نام کے عدالت کا جسکے روبرو درخواست گذری ہو۔ یہ کام نہیں ہے کہ بخت حق متعلقہ ایسی جایا کی نسبت
جسکا بروئے دمنہ نام منتقل کیا جانا ثابت ہوتا ہو لحاظ کرے۔ عطا ہو بیٹ سے کسی ایسے شخص کو حقوق کو نقصان
نہیں پہنچتا جو ایسی جایا دکا دجو عیدار ہو (۱۸۶۵ء)۔

ایک خورت سسی ناڈی سلوا جو ایک عیسائی باشندہ بیٹی تھی۔ ماہ ستمبر ۱۸۶۵ء میں ایک نابالغ پسر مدی اور شوہر مدہ علیہ
اور ایک دختر جو بزرگ فوت ہوئی جو بچپن ہی میں مر گئی تھی۔ اپنی وفات سے پہلے عورت مذکور نے بعض جایا اور اقدار پہنچی
کر نیک قصد کیا تھا جسکا بیعنامہ حسب ضابطہ طور پر اسکے حق میں تحریر کیا گیا تھا۔ ماہ اگست ۱۸۶۵ء میں اسکے شوہر مدہ علیہ
نمبر ۱۲ نے ایک کثیر رقم کا مطالبہ کئے جانے پر جسکا کہ ذمہ دار وہ بطور زانیہ دوکان گراہم اینڈ کمپنی واقع بیٹی کے رضا
جایا مذکور کے قبالتقامان دوکان مذکور حوالہ دین بیان کر دئے تھے کہ اسکی متوفی زوجہ ناڈی سلوا
محض امین جایا مذکور کی تھی اور کہ ملی استحقاق کامل طور پر خود اسکو حاصل تھا۔ ۱۸ ستمبر ۱۸۶۵ء کو اسنے ایک استغاثہ
جایا مذکور کا دوکان گراہم اینڈ کمپنی کے دو قایم مقامان مذکور کے نام تحریر کر دیا تھا۔ اسلئے تھوٹے عرصہ بعد اس پر
دوکان گراہم اینڈ کمپنی کی طرف سے استغاثہ کئے جانے پر خیانت مجرمانہ کی تجویز قبول جرم کی گئی تھی۔ یکم نومبر ۱۸۶۵ء
کو جے۔ ایف۔ ایگراہم یکے از قایم مقامان مذکور نے ایک محدود خطیہ بیانات تمام کہ ناڈی سلوا کا زیر دفعہ ۲۲۱
ایکٹ درانت ہند (۱۸۶۵ء) حاصل کیا تھا اسکے بعد گراہم اینڈ کمپنی نے جایا مذکور مدہ علیہ پسر کے پاس فروخت

کدی تھی۔ اور ہے۔ ایٹ این گراہم انتقال نہ کد میں بطور مہتمم جائیداد اناڈی سلوا کو شامل ہوا تھا۔ ۱۹۱۹ء میں مدعی نے بطور پیر اور وارث اناڈی سلوا کے مالش حال جو رج کی تھی جس میں جائیداد مذکور کے ولایا پائیکاد دعویٰ برین بیان کیا تھا کہ وہ کال طور پر اسکی ماں کی ملکیت تھی۔ مدعا علیہ نمبر ۲ درخیزا از طرف گراہم اینڈ کمپنی نے اس امر سے بکھار کیا تھا کہ وہ اناڈی سلوا کی ملکیت تھی اسنے بیان کیا تھا کہ وہ دراصل اس کے شوہر (مدعا علیہ نمبر ۱) کی ملکیت تھی جو کدو کی قیمت ادا کی تھی اور اسکی طرف سے اسکی زوجہ صرف ایٹ تھی اسنے یہ بھی مدعا کیا تھا کہ بہر حال اسکے مدعی کے مقابلہ میں بہتر استحقاق حامل ہے۔ کیونکہ اسنے مہتمم جائیداد اناڈی سلوا سے خرید کی تھی۔ تجویز ۱۹ ص ۱۰۱ کے تحت اس کے کہ جائیداد مذکور اناڈی سلوا کی ملکیت تھی مدعا علیہ نمبر ۲ نے ایک نامکن الشیخ استحقاق اس جائیداد کی نسبت برعہ انتقال بحق خود کے حامل میں کیا تھا جس میں اناڈی سلوا کا ہتمم ایک فریق تھا۔ اور اسکا استحقاق واقعہ جائیداد مذکور اسکے ہتمم کو زیر دفعہ ۱۷۹۔ ایکٹ وراثت ہند ۱۹۲۵ء میں معوض ہو گیا تھا اور زیر دفعہ ۲۶۹ وہ اسکو حسب فی حد منتقل کر سکتا تھا۔ نیز تجویز ۱۹ ص ۱۰۱ کے تحت اس کے کہ اگرچہ اناڈی سلوا کے قبضہ میں جائیداد بطور سائین کے تھی تاہم مدعا علیہ نمبر ۲ مستحق اسکا تھا قانونی جائیداد اسکے ہتمم کے نام منتقل ہوئی تھی اور اسنے وہ مدعا علیہ نمبر ۲ کے نام منتقل کر دی تھی جو یہی ایک عاوانہ جائیداد حاصل کی تھی جبکہ اسنے قبائلیات گراہم اینڈ کمپنی سے بطور منتقل الیہم مدعا علیہ نمبر ۲ کے حامل کئے تھے جو یکے از دلائل اناڈی سلوا کے تھا اور جسے اپنا استحقاق کل جائیداد کی نسبت بحمد مدعی کو بیان کیا تھا۔ سیکس مدعا علیہ نمبر ۲ کا استحقاق کل تھا۔ الا جبکہ اسنے مدعا علیہ نمبر ۲ کے استحقاق کی نادرستی کو مستنبط ہی سے معلوم کیا ہوا کسی امر سے ظاہر نہ ہوتا تھا کہ وہ ایسا کر سکتا تھا۔ (۱۱)

لاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۷۔

دفعہ ۱۸۰۔ جب وصیت نامہ ثابت ہو جائے اور وصیت نامہ عطائے چھٹیات مہتمم منقل نقل وصیت نامہ کسی عدالت ذمی اختیار میں جو ملک متعلقہ کی حدود کے باہر قلم و سرکار انگریز یا کسی ملک غیر میں واقع ہو داخل ہو جائے اور وصیت نامہ کی ایک نقل مصدقہ پیش کی جائے تو جائیز ہے کہ چھٹیات مہتمم جس میں وصیت نامہ کی نقل نقل شامل ہو عطا کی جائیں۔

ایک درخواست بغرض عطائے چھٹیات انتظامی اور اس وصیت کی نقل مہتمم کی نقل عطائے جانیکے لئے گذرانی گئی جو اوصیا وغیرہ حاضر کیٹارنی نے حسب ذوات ۱۸۰ و ۱۳۱ مذکور کی ہے۔ درخواست سے ظاہر ہوا کہ اثرانی اور نیز اسکا ضامن مجوزہ اس حقیقت کے علاقہ سے باہر تھے۔ نیز یہ کہ درخواست دی گئی تھی۔ تجویز ۱۹ ص ۱۰۱ کے تحت

ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۷ء سے عطا ہونے والی کوڑٹ کا عمل تمام برٹش انڈیا پر حاوی ہو گیا ہے اسلئے ایسے عطا کو مناسب قرار دینا کافی ہے بشرطیکہ درخواست ایک ایسے اثر کی ہو جو اس وقت برٹش انڈیا میں رہتا ہو اور یہ باوجود عبارت دفعہ ۲۱۲ کے کافی ہے (۱۱) +

پروویٹ صرف وصی مقررہ کو عطا ہوگا **دفعہ ۱۸۱**۔ پروویٹ صرف اُس وصی کو حاصل ہو سکتا ہے جو وصیتنامہ میں وصی مقرر ہوا ہو۔ +

مقررہ یا معنوی **دفعہ ۱۸۲**۔ جائز ہے کہ وصی کا تقرر از روئے الفاظ صریح یا مفہوم ضروری عمل میں آئے۔

مشیلات

(الف) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ اگر کچھ ہمارا وصی نہ ہو تو خالد ہمارا وصی ہو اور اس وحدت میں کچھ از روئے مفہوم ضروری وصی مقرر ہوا ہے۔

(ب) زید نے کوئی شے سعیدہ کو اور چند اور اشخاص کو اور باقی بھاریس اپنی بیوی سہندہ کو بھی کوئی شے ہبہ کر کے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ اگر سہندہ مذکورہ الصدہ زندہ نہ رہے تو سعیدہ تن تنہا ہمارے کل جائیداد کی وصیہ و اس وحدت میں سعیدہ از روئے مفہوم وصیہ مقرر ہوئی ہے۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں اور تہمتہ جات وصیتنامہ میں چند اشخاص کو اپنا اوصیاء مقرر کر کے اپنی کل جائیداد اپنے بہانوں (خواہیجوں) کو ہبہ کی اور ایک اور تہمتہ وصیتنامہ میں یہ الفاظ لکھے کہ ہم اپنے بھانجے کو اپنی جائیداد اپنے کاموہوب لہ اس ارادہ سے مقرر کرتے ہیں کہ وہ تمام مطالبہ جات جائیداد کو جو ہمارے وصیتنامہ اور تہمتہ جات مرقومہ تاریخائے مختلف کے مقابلہ میں پیش ہوں اور کرے اس وحدت میں بھانجا از روئے مفہوم وصی مقرر ہوا ہے۔

ایک ہندو ایک وصیتنامہ چھوڑ کر فوت ہوا جسکے روئے اسنے اپنی کل جائیداد جس میں قرضہ بھی شامل تھا اپنی دو بیوان کو دی تھی۔ ہر دو بیوان مذکورہ نے وصیتنامہ کے پروویٹ کی درخواست میں بیان گذارنی کہ وہ منمنہ (معنا) اس وصیتنامہ کے ارادہ مقرر ہوئے ہیں۔ لہذا مستحق پروویٹ ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی ایسا تقرر معنا یا انہیں جاتا لہذا وہ مستحق پروویٹ نہیں رہے۔ حالانکہ یہ کہ کوہوجیب الفاظ وصیتنامہ کے کوہوجیب لہذا مستحق مقررہ کیا گیا تھا۔ یہ دائرہ لگائی

۱۸۵۷ء میں ایکٹ مضافات اپنی دیوانی جلد ۶ صفحہ ۶۴۷ و پہلی انیکوٹ جلد ۵ صفحہ ۵۶۳۔ ۷۷ ملاحظہ ہو دفعہ ۶۔

ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۷ء۔ دائرہ ۱۸۵۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۱۲) انڈین لارڈس مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۶۰۔ +

تھی کہ مومی کے قرضجات کو وصول ہوا اور ادا کرے اور اسکی جائیداد مفتوحہ کو لیکر تقسیم کرے۔ تجویز چھوڑا کر زید کی نسبت یہ بیچنا چاہیے کہ وہ بموجب وصیتنامہ کے ضمنی مود پر مومی مقرر کیا گیا ہے (۱)۔

کس کو پروبیٹ عطا نہیں ہو سکتا **دفعہ ۱۸۳**۔ پروبیٹ اس شخص کو عطا نہیں ہو سکتا ہے جو نابالغ یا ناقص العقل ہو اور نہ کسی زوجہ کو جس نے پہلے سے اپنے شوہر کی رضامندی حاصل نہ کی ہو عطا ہو سکتا ہے۔

عطا پر پروبیٹ ایک دفعہ یا بدفعات **دفعہ ۱۸۴**۔ جب بہت سے اوصیا مقرر ہوئے ہوں جائز ہے کہ پروبیٹ سب کو بمرتبہ واحد یا فرداً فرداً بدفعات عطا کر کیا جائے۔

تشیل

زید کے وصیتنامہ میں از روئے الفاظ صریحی اور خالد اوسی وصیتنامہ میں مفہوماً مومی مقرر ہوئے تو جائز ہے کہ پروبیٹ زید اور خالد کو ایک ہی وقت پر یا زید کو پہلے اور خالد کو پیچھے یا خالد کو پہلے اور زید کو پیچھے عطا کیا جائے

علیحدہ پروبیٹ اور تہ وصیتنامہ کا **دفعہ ۱۸۵**۔ اگر بعد عطا ہونے پر ویشکے کوئی تہ وصیتنامہ دریا جو بعد عطا پر ویشکے معلوم ہوا ہو ہو جائے تو جائز ہے کہ اس تہ وصیتنامہ کا پروبیٹ علیحدہ اس کے وصی کو عطا ہو بشرطیکہ تہ مذکور کی رو سے تقرراً وصیاً مندرجہ اصل وصیتنامہ کی طرح منسوخ نہ ہوا ہو۔

کارروائی بصورت مختلف **دفعہ ۱۸۶**۔ اور اگر تہ وصیتنامہ میں اوصیائے مختلف مقرر ہوئے ہوں تو لازم ہے کہ وصیتنامہ اوصیائے تہ وصیتنامہ کا پروبیٹ فرخ ہو کر وصیتنامہ اور تہ وصیتنامہ دونوں کا ایک پروبیٹ جدید عطا کیا جائے۔

متعلق ہوا اتہام کا باقیانہ وصی سے **دفعہ ۱۸۷**۔ جب پروبیٹ چند اوصیا کو عطا ہوا ہو اور ان میں سے ایک وصی فوت کرے تو مومی کی کل جائیداد کا اتہام وصی یا اوصیائے باقیانہ سے متعلق ہو جاتا ہے۔

استحقاق تصفیہ ہونے وصی یا **دفعہ ۱۸۸**۔ استحقاق تصفیہ ہونے وصی یا موبوب لاکے کسی عدالت موبوب لاکے جب ثابت ہو جائے انصاف میں ثابت نہ ہو سکے گا الا اس صورت میں کہ کسی عدالت ذمی اختیار و قہم برائش آئی ہے تو اس وصیتنامہ کا پروبیٹ عطا کیا ہو جسکی رو سے استحقاق مذکور کا دعویٰ پیش ہو یا کہ عدالت ذمی اختیار نے چٹھیا تہتمی "موتہ وصیتنامہ منسلکہ کے یا معہ نقل مصدقہ وصیتنامہ منسلکہ کے"

۱۸ دفعہ ہذا وصیتنامات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں یا شنگھان مالک شرتی بنگال اور بلا و مہینی اور مدراس سے متعلق ہو۔ (۱) ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۸۶۸ء ۱۸۷۰ء ۱۸۷۱ء ۱۸۷۲ء ۱۸۷۳ء ۱۸۷۴ء ۱۸۷۵ء ۱۸۷۶ء ۱۸۷۷ء ۱۸۷۸ء ۱۸۷۹ء ۱۸۸۰ء ۱۸۸۱ء ۱۸۸۲ء ۱۸۸۳ء ۱۸۸۴ء ۱۸۸۵ء ۱۸۸۶ء ۱۸۸۷ء ۱۸۸۸ء ۱۸۸۹ء ۱۸۹۰ء ۱۸۹۱ء ۱۸۹۲ء ۱۸۹۳ء ۱۸۹۴ء ۱۸۹۵ء ۱۸۹۶ء ۱۸۹۷ء ۱۸۹۸ء ۱۸۹۹ء ۱۹۰۰ء ۱۹۰۱ء ۱۹۰۲ء ۱۹۰۳ء ۱۹۰۴ء ۱۹۰۵ء ۱۹۰۶ء ۱۹۰۷ء ۱۹۰۸ء ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء ۱۹۱۱ء ۱۹۱۲ء ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء ۱۹۱۵ء ۱۹۱۶ء ۱۹۱۷ء ۱۹۱۸ء ۱۹۱۹ء ۱۹۲۰ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۲ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۴ء ۱۹۲۵ء ۱۹۲۶ء ۱۹۲۷ء ۱۹۲۸ء ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء ۱۹۳۴ء ۱۹۳۵ء ۱۹۳۶ء ۱۹۳۷ء ۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ء ۱۹۴۰ء ۱۹۴۱ء ۱۹۴۲ء ۱۹۴۳ء ۱۹۴۴ء ۱۹۴۵ء ۱۹۴۶ء ۱۹۴۷ء ۱۹۴۸ء ۱۹۴۹ء ۱۹۵۰ء ۱۹۵۱ء ۱۹۵۲ء ۱۹۵۳ء ۱۹۵۴ء ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء ۱۹۵۷ء ۱۹۵۸ء ۱۹۵۹ء ۱۹۶۰ء ۱۹۶۱ء ۱۹۶۲ء ۱۹۶۳ء ۱۹۶۴ء ۱۹۶۵ء ۱۹۶۶ء ۱۹۶۷ء ۱۹۶۸ء ۱۹۶۹ء ۱۹۷۰ء ۱۹۷۱ء ۱۹۷۲ء ۱۹۷۳ء ۱۹۷۴ء ۱۹۷۵ء ۱۹۷۶ء ۱۹۷۷ء ۱۹۷۸ء ۱۹۷۹ء ۱۹۸۰ء ۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء ۱۹۸۳ء ۱۹۸۴ء ۱۹۸۵ء ۱۹۸۶ء ۱۹۸۷ء ۱۹۸۸ء ۱۹۸۹ء ۱۹۹۰ء ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء ۱۹۹۵ء ۱۹۹۶ء ۱۹۹۷ء ۱۹۹۸ء ۱۹۹۹ء ۲۰۰۰ء ۲۰۰۱ء ۲۰۰۲ء ۲۰۰۳ء ۲۰۰۴ء ۲۰۰۵ء ۲۰۰۶ء ۲۰۰۷ء ۲۰۰۸ء ۲۰۰۹ء ۲۰۱۰ء ۲۰۱۱ء ۲۰۱۲ء ۲۰۱۳ء ۲۰۱۴ء ۲۰۱۵ء ۲۰۱۶ء ۲۰۱۷ء ۲۰۱۸ء ۲۰۱۹ء ۲۰۲۰ء ۲۰۲۱ء ۲۰۲۲ء ۲۰۲۳ء ۲۰۲۴ء ۲۰۲۵ء ۲۰۲۶ء ۲۰۲۷ء ۲۰۲۸ء ۲۰۲۹ء ۲۰۳۰ء ۲۰۳۱ء ۲۰۳۲ء ۲۰۳۳ء ۲۰۳۴ء ۲۰۳۵ء ۲۰۳۶ء ۲۰۳۷ء ۲۰۳۸ء ۲۰۳۹ء ۲۰۴۰ء ۲۰۴۱ء ۲۰۴۲ء ۲۰۴۳ء ۲۰۴۴ء ۲۰۴۵ء ۲۰۴۶ء ۲۰۴۷ء ۲۰۴۸ء ۲۰۴۹ء ۲۰۵۰ء ۲۰۵۱ء ۲۰۵۲ء ۲۰۵۳ء ۲۰۵۴ء ۲۰۵۵ء ۲۰۵۶ء ۲۰۵۷ء ۲۰۵۸ء ۲۰۵۹ء ۲۰۶۰ء ۲۰۶۱ء ۲۰۶۲ء ۲۰۶۳ء ۲۰۶۴ء ۲۰۶۵ء ۲۰۶۶ء ۲۰۶۷ء ۲۰۶۸ء ۲۰۶۹ء ۲۰۷۰ء ۲۰۷۱ء ۲۰۷۲ء ۲۰۷۳ء ۲۰۷۴ء ۲۰۷۵ء ۲۰۷۶ء ۲۰۷۷ء ۲۰۷۸ء ۲۰۷۹ء ۲۰۸۰ء ۲۰۸۱ء ۲۰۸۲ء ۲۰۸۳ء ۲۰۸۴ء ۲۰۸۵ء ۲۰۸۶ء ۲۰۸۷ء ۲۰۸۸ء ۲۰۸۹ء ۲۰۹۰ء ۲۰۹۱ء ۲۰۹۲ء ۲۰۹۳ء ۲۰۹۴ء ۲۰۹۵ء ۲۰۹۶ء ۲۰۹۷ء ۲۰۹۸ء ۲۰۹۹ء ۲۱۰۰ء ۲۱۰۱ء ۲۱۰۲ء ۲۱۰۳ء ۲۱۰۴ء ۲۱۰۵ء ۲۱۰۶ء ۲۱۰۷ء ۲۱۰۸ء ۲۱۰۹ء ۲۱۱۰ء ۲۱۱۱ء ۲۱۱۲ء ۲۱۱۳ء ۲۱۱۴ء ۲۱۱۵ء ۲۱۱۶ء ۲۱۱۷ء ۲۱۱۸ء ۲۱۱۹ء ۲۱۲۰ء ۲۱۲۱ء ۲۱۲۲ء ۲۱۲۳ء ۲۱۲۴ء ۲۱۲۵ء ۲۱۲۶ء ۲۱۲۷ء ۲۱۲۸ء ۲۱۲۹ء ۲۱۳۰ء ۲۱۳۱ء ۲۱۳۲ء ۲۱۳۳ء ۲۱۳۴ء ۲۱۳۵ء ۲۱۳۶ء ۲۱۳۷ء ۲۱۳۸ء ۲۱۳۹ء ۲۱۴۰ء ۲۱۴۱ء ۲۱۴۲ء ۲۱۴۳ء ۲۱۴۴ء ۲۱۴۵ء ۲۱۴۶ء ۲۱۴۷ء ۲۱۴۸ء ۲۱۴۹ء ۲۱۵۰ء ۲۱۵۱ء ۲۱۵۲ء ۲۱۵۳ء ۲۱۵۴ء ۲۱۵۵ء ۲۱۵۶ء ۲۱۵۷ء ۲۱۵۸ء ۲۱۵۹ء ۲۱۶۰ء ۲۱۶۱ء ۲۱۶۲ء ۲۱۶۳ء ۲۱۶۴ء ۲۱۶۵ء ۲۱۶۶ء ۲۱۶۷ء ۲۱۶۸ء ۲۱۶۹ء ۲۱۷۰ء ۲۱۷۱ء ۲۱۷۲ء ۲۱۷۳ء ۲۱۷۴ء ۲۱۷۵ء ۲۱۷۶ء ۲۱۷۷ء ۲۱۷۸ء ۲۱۷۹ء ۲۱۸۰ء ۲۱۸۱ء ۲۱۸۲ء ۲۱۸۳ء ۲۱۸۴ء ۲۱۸۵ء ۲۱۸۶ء ۲۱۸۷ء ۲۱۸۸ء ۲۱۸۹ء ۲۱۹۰ء ۲۱۹۱ء ۲۱۹۲ء ۲۱۹۳ء ۲۱۹۴ء ۲۱۹۵ء ۲۱۹۶ء ۲۱۹۷ء ۲۱۹۸ء ۲۱۹۹ء ۲۲۰۰ء ۲۲۰۱ء ۲۲۰۲ء ۲۲۰۳ء ۲۲۰۴ء ۲۲۰۵ء ۲۲۰۶ء ۲۲۰۷ء ۲۲۰۸ء ۲۲۰۹ء ۲۲۱۰ء ۲۲۱۱ء ۲۲۱۲ء ۲۲۱۳ء ۲۲۱۴ء ۲۲۱۵ء ۲۲۱۶ء ۲۲۱۷ء ۲۲۱۸ء ۲۲۱۹ء ۲۲۲۰ء ۲۲۲۱ء ۲۲۲۲ء ۲۲۲۳ء ۲۲۲۴ء ۲۲۲۵ء ۲۲۲۶ء ۲۲۲۷ء ۲۲۲۸ء ۲۲۲۹ء ۲۲۳۰ء ۲۲۳۱ء ۲۲۳۲ء ۲۲۳۳ء ۲۲۳۴ء ۲۲۳۵ء ۲۲۳۶ء ۲۲۳۷ء ۲۲۳۸ء ۲۲۳۹ء ۲۲۴۰ء ۲۲۴۱ء ۲۲۴۲ء ۲۲۴۳ء ۲۲۴۴ء ۲۲۴۵ء ۲۲۴۶ء ۲۲۴۷ء ۲۲۴۸ء ۲۲۴۹ء ۲۲۵۰ء ۲۲۵۱ء ۲۲۵۲ء ۲۲۵۳ء ۲۲۵۴ء ۲۲۵۵ء ۲۲۵۶ء ۲۲۵۷ء ۲۲۵۸ء ۲۲۵۹ء ۲۲۶۰ء ۲۲۶۱ء ۲۲۶۲ء ۲۲۶۳ء ۲۲۶۴ء ۲۲۶۵ء ۲۲۶۶ء ۲۲۶۷ء ۲۲۶۸ء ۲۲۶۹ء ۲۲۷۰ء ۲۲۷۱ء ۲۲۷۲ء ۲۲۷۳ء ۲۲۷۴ء ۲۲۷۵ء ۲۲۷۶ء ۲۲۷۷ء ۲۲۷۸ء ۲۲۷۹ء ۲۲۸۰ء ۲۲۸۱ء ۲۲۸۲ء ۲۲۸۳ء ۲۲۸۴ء ۲۲۸۵ء ۲۲۸۶ء ۲۲۸۷ء ۲۲۸۸ء ۲۲۸۹ء ۲۲۹۰ء ۲۲۹۱ء ۲۲۹۲ء ۲۲۹۳ء ۲۲۹۴ء ۲۲۹۵ء ۲۲۹۶ء ۲۲۹۷ء ۲۲۹۸ء ۲۲۹۹ء ۲۳۰۰ء ۲۳۰۱ء ۲۳۰۲ء ۲۳۰۳ء ۲۳۰۴ء ۲۳۰۵ء ۲۳۰۶ء ۲۳۰۷ء ۲۳۰۸ء ۲۳۰۹ء ۲۳۱۰ء ۲۳۱۱ء ۲۳۱۲ء ۲۳۱۳ء ۲۳۱۴ء ۲۳۱۵ء ۲۳۱۶ء ۲۳۱۷ء ۲۳۱۸ء ۲۳۱۹ء ۲۳۲۰ء ۲۳۲۱ء ۲۳۲۲ء ۲۳۲۳ء ۲۳۲۴ء ۲۳۲۵ء ۲۳۲۶ء ۲۳۲۷ء ۲۳۲۸ء ۲۳۲۹ء ۲۳۳۰ء ۲۳۳۱ء ۲۳۳۲ء ۲۳۳۳ء ۲۳۳۴ء ۲۳۳۵ء ۲۳۳۶ء ۲۳۳۷ء ۲۳۳۸ء ۲۳۳۹ء ۲۳۴۰ء ۲۳۴۱ء ۲۳۴۲ء ۲۳۴۳ء ۲۳۴۴ء ۲۳۴۵ء ۲۳۴۶ء ۲۳۴۷ء ۲۳۴۸ء ۲۳۴۹ء ۲۳۵۰ء ۲۳۵۱ء ۲۳۵۲ء ۲۳۵۳ء ۲۳۵۴ء ۲۳۵۵ء ۲۳۵۶ء ۲۳۵۷ء ۲۳۵۸ء ۲۳۵۹ء ۲۳۶۰ء ۲۳۶۱ء ۲۳۶۲ء ۲۳۶۳ء ۲۳۶۴ء ۲۳۶۵ء ۲۳۶۶ء ۲۳۶۷ء ۲۳۶۸ء ۲۳۶۹ء ۲۳۷۰ء ۲۳۷۱ء ۲۳۷۲ء ۲۳۷۳ء ۲۳۷۴ء ۲۳۷۵ء ۲۳۷۶ء ۲۳۷۷ء ۲۳۷۸ء ۲۳۷۹ء ۲۳۸۰ء ۲۳۸۱ء ۲۳۸۲ء ۲۳۸۳ء ۲۳۸۴ء ۲۳۸۵ء ۲۳۸۶ء ۲۳۸۷ء ۲۳۸۸ء ۲۳۸۹ء ۲۳۹۰ء ۲۳۹۱ء ۲۳۹۲ء ۲۳۹۳ء ۲۳۹۴ء ۲۳۹۵ء ۲۳۹۶ء ۲۳۹۷ء ۲۳۹۸ء ۲۳۹۹ء ۲۴۰۰ء ۲۴۰۱ء ۲۴۰۲ء ۲۴۰۳ء ۲۴۰۴ء ۲۴۰۵ء ۲۴۰۶ء ۲۴۰۷ء ۲۴۰۸ء ۲۴۰۹ء ۲۴۱۰ء ۲۴۱۱ء ۲۴۱۲ء ۲۴۱۳ء ۲۴۱۴ء ۲۴۱۵ء ۲۴۱۶ء ۲۴۱۷ء ۲۴۱۸ء ۲۴۱۹ء ۲۴۲۰ء ۲۴۲۱ء ۲۴۲۲ء ۲۴۲۳ء ۲۴۲۴ء ۲۴۲۵ء ۲۴۲۶ء ۲۴۲۷ء ۲۴۲۸ء ۲۴۲۹ء ۲۴۳۰ء ۲۴۳۱ء ۲۴۳۲ء ۲۴۳۳ء ۲۴۳۴ء ۲۴۳۵ء ۲۴۳۶ء ۲۴۳۷ء ۲۴۳۸ء ۲۴۳۹ء ۲۴۴۰ء ۲۴۴۱ء ۲۴۴۲ء ۲۴۴۳ء ۲۴۴۴ء ۲۴۴۵ء ۲۴۴۶ء ۲۴۴۷ء ۲۴۴۸ء ۲۴۴۹ء ۲۴۵۰ء ۲۴۵۱ء ۲۴۵۲ء ۲۴۵۳ء ۲۴۵۴ء ۲۴۵۵ء ۲۴۵۶ء ۲۴۵۷ء ۲۴۵۸ء ۲۴۵۹ء ۲۴۶۰ء ۲۴۶۱ء ۲۴۶۲ء ۲۴۶۳ء ۲۴۶۴ء ۲۴۶۵ء ۲۴۶۶ء ۲۴۶۷ء ۲۴۶۸ء ۲۴۶۹ء ۲۴۷۰ء ۲۴۷۱ء ۲۴۷۲ء ۲۴۷۳ء ۲۴۷۴ء ۲۴۷۵ء ۲۴۷۶ء ۲۴۷۷ء ۲۴۷۸ء ۲۴۷۹ء ۲۴۸۰ء ۲۴۸۱ء ۲۴۸۲ء ۲۴۸۳ء ۲۴۸۴ء ۲۴۸۵ء ۲۴۸۶ء ۲۴۸۷ء ۲۴۸۸ء ۲۴۸۹ء ۲۴۹۰ء ۲۴۹۱ء ۲۴۹۲ء ۲۴۹۳ء ۲۴۹۴ء ۲۴۹۵ء ۲۴۹۶ء ۲۴۹۷ء ۲۴۹۸ء ۲۴۹۹ء ۲۵۰۰ء ۲۵۰۱ء ۲۵۰۲ء ۲۵۰۳ء ۲۵۰۴ء ۲۵۰۵ء ۲۵۰۶ء ۲۵۰۷ء ۲۵۰۸ء ۲۵۰۹ء ۲۵۱۰ء ۲۵۱۱ء ۲۵۱۲ء ۲۵۱۳ء ۲۵۱۴ء ۲۵۱۵ء ۲۵۱۶ء ۲۵۱۷ء ۲۵۱۸ء ۲۵۱۹ء ۲۵۲۰ء ۲۵۲۱ء ۲۵۲۲ء ۲۵۲۳ء ۲۵۲۴ء ۲۵۲۵ء ۲۵۲۶ء ۲۵۲۷ء ۲۵۲۸ء ۲۵۲۹ء ۲۵۳۰ء ۲۵۳۱ء ۲۵۳۲ء ۲۵۳۳ء ۲۵۳۴ء ۲۵۳۵ء ۲۵۳۶ء ۲۵۳۷ء ۲۵۳۸ء ۲۵۳۹ء ۲۵۴۰ء ۲۵۴۱ء ۲۵۴۲ء ۲۵۴۳ء ۲۵۴۴ء ۲۵۴۵ء ۲۵۴۶ء ۲۵۴۷ء ۲۵۴۸ء ۲۵۴۹ء ۲۵۵۰ء ۲۵۵۱ء ۲۵۵۲ء ۲۵۵۳ء ۲۵۵۴ء ۲۵۵۵ء ۲۵۵۶ء ۲۵۵۷ء ۲۵۵۸ء ۲۵۵۹ء ۲۵۶۰ء ۲۵۶۱ء ۲۵۶۲ء ۲۵۶۳ء ۲۵۶۴ء ۲۵۶۵ء ۲۵۶۶ء ۲۵۶۷ء ۲۵۶۸ء ۲۵۶۹ء ۲۵۷۰ء ۲۵۷۱ء ۲۵۷۲ء ۲۵۷۳ء ۲۵۷۴ء ۲۵۷۵ء ۲۵۷۶ء ۲۵۷۷ء ۲۵۷۸ء ۲۵۷۹ء ۲۵۸۰ء ۲۵۸۱ء ۲۵۸۲ء ۲۵۸۳ء ۲۵۸۴ء ۲۵۸۵ء ۲۵۸۶ء ۲۵۸۷ء ۲۵۸۸ء ۲۵۸۹ء ۲۵۹۰ء ۲۵۹۱ء ۲۵۹۲ء ۲۵۹۳ء ۲۵۹۴ء ۲۵۹۵ء ۲۵۹۶ء ۲۵۹۷ء ۲۵۹۸ء ۲۵۹۹ء ۲۶۰۰ء ۲۶۰۱ء ۲۶۰۲ء ۲۶۰۳ء ۲۶۰۴ء ۲۶۰۵ء ۲۶۰۶ء ۲۶۰۷ء ۲۶۰۸ء ۲۶۰۹ء ۲۶۱۰ء ۲۶۱۱ء ۲۶۱۲ء ۲۶۱۳ء ۲۶۱۴ء ۲۶۱۵ء ۲۶۱۶ء ۲۶۱۷ء ۲۶۱۸ء ۲۶۱۹ء ۲۶۲۰ء ۲۶۲۱ء ۲۶۲۲ء ۲۶۲۳ء ۲۶۲۴ء ۲۶۲۵ء ۲۶۲۶ء ۲۶۲۷ء ۲۶۲۸ء ۲۶۲۹ء ۲۶۳۰ء ۲۶۳۱ء ۲۶۳۲ء ۲۶۳۳ء ۲۶۳۴ء ۲۶۳۵ء ۲۶۳۶ء ۲۶۳۷ء ۲۶۳۸ء ۲۶۳۹ء ۲۶۴۰ء ۲۶۴۱ء ۲۶۴۲ء ۲۶۴۳ء ۲۶۴۴ء ۲۶۴۵ء ۲۶۴۶ء ۲۶۴۷ء ۲۶۴۸ء ۲۶۴۹ء ۲۶۵۰ء ۲۶۵۱ء ۲۶۵۲ء ۲۶۵۳ء ۲۶۵۴ء ۲۶۵۵ء ۲۶۵۶ء ۲۶۵۷ء ۲۶۵۸ء ۲۶۵۹ء ۲۶۶۰ء ۲۶۶۱ء ۲۶۶۲ء ۲۶۶۳ء ۲۶۶۴ء ۲۶۶۵ء ۲۶۶۶ء ۲۶۶۷ء ۲۶۶۸ء ۲۶۶۹ء ۲۶۷۰ء ۲۶۷۱ء ۲۶۷۲ء ۲۶۷۳ء ۲۶۷۴ء ۲۶۷۵ء ۲۶۷۶ء ۲۶۷۷ء ۲۶۷۸ء ۲۶۷۹ء ۲۶۸۰ء ۲۶۸۱ء ۲۶۸۲ء ۲۶۸۳ء ۲۶۸۴ء ۲۶۸۵ء ۲۶۸۶ء ۲۶۸۷ء ۲۶۸۸ء ۲۶۸۹ء ۲۶۹۰ء ۲۶۹۱ء ۲۶۹۲ء ۲۶۹۳ء ۲۶۹۴ء ۲۶۹۵ء ۲۶۹۶ء ۲۶۹۷ء ۲۶۹۸ء ۲۶۹۹ء ۲۷۰۰ء ۲۷۰۱ء ۲۷۰۲ء ۲۷۰۳ء ۲۷۰۴ء ۲۷۰۵ء ۲۷۰۶ء ۲۷۰۷ء ۲۷۰۸ء ۲۷۰۹ء ۲۷۱۰ء ۲۷۱۱ء ۲۷۱۲ء ۲۷۱۳ء ۲۷۱۴ء ۲۷۱۵ء ۲۷۱۶ء ۲۷۱۷ء ۲۷۱۸ء ۲۷۱۹ء ۲۷۲۰ء ۲۷۲۱ء ۲۷۲۲ء ۲۷۲۳ء ۲۷۲۴ء ۲۷۲۵ء ۲۷۲۶ء ۲۷۲۷ء ۲۷۲۸ء ۲۷۲۹ء ۲۷۳۰ء ۲۷۳۱ء ۲۷۳۲ء ۲۷۳۳ء ۲۷۳۴ء ۲۷۳۵ء ۲۷۳۶ء ۲۷۳۷ء ۲۷۳۸ء ۲۷۳۹ء ۲۷۴۰ء ۲۷۴۱ء ۲۷۴۲ء ۲۷۴۳ء ۲۷۴۴ء ۲۷۴۵ء ۲۷۴۶ء ۲۷۴۷ء ۲۷۴۸ء ۲۷۴۹ء ۲۷۵۰ء ۲۷۵۱ء ۲۷۵۲ء ۲۷۵۳ء ۲۷۵۴ء ۲۷۵۵ء ۲۷۵۶ء ۲۷۵۷ء ۲۷۵۸ء ۲۷۵۹ء ۲۷۶۰ء ۲۷۶۱ء ۲۷۶۲ء ۲۷۶۳ء ۲۷۶۴ء ۲۷۶۵ء ۲۷۶۶ء ۲۷۶۷ء ۲۷۶۸ء ۲۷۶۹ء ۲۷۷۰ء ۲۷۷۱ء ۲۷۷۲ء ۲۷۷۳ء ۲۷۷۴ء ۲۷۷۵ء ۲۷۷۶ء ۲۷۷۷ء ۲۷۷۸ء ۲۷۷۹ء ۲۷۸۰ء ۲۷۸۱ء ۲۷۸۲ء ۲۷۸۳ء ۲۷۸۴ء ۲۷۸۵ء ۲۷۸۶ء ۲۷۸۷ء ۲۷۸۸ء ۲۷۸۹ء ۲۷۹۰ء ۲۷۹۱ء ۲۷۹۲ء ۲۷۹۳ء ۲۷۹۴ء ۲۷۹۵ء ۲۷۹۶ء ۲۷۹۷ء ۲۷۹۸ء ۲۷۹۹ء ۲۸۰۰ء ۲۸۰۱ء ۲۸۰۲ء ۲۸۰۳ء ۲۸۰۴ء ۲۸۰۵ء ۲۸۰۶ء ۲۸۰۷ء ۲۸۰۸ء ۲۸۰۹ء ۲۸۱۰ء ۲۸۱۱ء ۲۸۱۲ء ۲۸۱۳ء ۲۸۱۴ء ۲۸۱۵ء ۲۸۱۶ء ۲۸۱۷ء ۲۸۱۸ء ۲۸۱۹ء ۲۸۲۰ء ۲۸۲۱ء ۲۸۲۲ء ۲۸۲۳ء ۲۸۲۴ء ۲۸۲۵ء ۲۸۲۶ء ۲۸۲۷ء ۲۸۲۸ء ۲۸۲۹ء ۲۸۳۰ء ۲۸۳۱ء ۲۸۳۲ء ۲۸۳۳ء ۲۸۳۴ء ۲۸۳۵ء ۲۸۳۶ء ۲۸۳۷ء ۲۸۳۸ء ۲۸۳۹ء ۲۸۴۰ء ۲۸۴۱ء ۲۸۴۲ء ۲۸۴۳ء ۲۸۴۴ء ۲۸۴۵ء ۲۸۴۶ء ۲۸۴۷ء ۲۸۴۸ء ۲۸۴۹ء ۲۸۵۰ء ۲۸۵۱ء ۲۸۵۲ء ۲۸۵۳ء ۲۸۵۴ء ۲۸۵۵ء ۲۸۵۶ء ۲۸۵۷ء ۲۸۵۸ء ۲۸۵۹ء ۲۸۶۰ء ۲۸۶۱ء ۲۸۶۲ء ۲۸۶۳ء ۲۸۶۴ء ۲۸۶۵ء ۲۸۶۶ء ۲۸۶۷ء ۲۸۶۸ء ۲۸۶۹ء ۲۸۷۰ء ۲۸۷۱ء ۲۸۷۲ء ۲۸۷۳ء ۲۸۷۴ء ۲۸۷۵ء ۲۸۷۶ء ۲۸۷۷ء ۲۸۷۸ء ۲۸۷۹ء ۲۸۸۰ء ۲۸۸۱ء ۲۸۸۲ء ۲۸۸۳ء ۲۸۸۴ء ۲۸۸۵ء ۲۸۸۶ء ۲۸۸۷ء ۲۸۸۸ء ۲۸۸۹ء ۲۸۹۰ء ۲۸۹۱ء ۲۸۹۲ء ۲۸۹۳ء ۲۸۹۴ء ۲۸۹۵ء ۲۸۹۶ء ۲۸۹۷ء ۲۸۹۸ء ۲۸۹۹ء ۲۹۰۰ء ۲۹۰۱ء ۲۹۰۲ء ۲۹۰۳ء ۲۹۰۴ء ۲۹۰۵ء ۲۹۰۶ء ۲۹۰۷ء ۲۹۰۸ء ۲۹۰۹ء ۲۹۱۰ء ۲۹۱۱ء ۲۹۱۲ء ۲۹۱۳ء ۲۹۱۴ء ۲۹۱۵ء ۲۹۱۶ء ۲۹۱۷ء ۲۹۱۸ء ۲۹۱۹ء ۲۹۲۰ء ۲۹۲۱ء ۲۹۲۲ء ۲۹۲۳ء ۲۹۲۴ء ۲۹۲۵ء ۲۹۲۶ء ۲۹۲۷ء ۲۹۲۸ء ۲۹۲۹ء ۲۹۳۰ء ۲۹۳۱ء ۲۹۳۲ء ۲۹۳۳ء ۲۹۳۴ء ۲۹۳۵ء ۲۹۳۶ء ۲۹۳۷ء ۲۹۳۸ء ۲۹۳۹ء ۲۹۴۰ء ۲۹۴۱ء ۲۹۴۲ء ۲۹۴۳ء ۲۹۴۴ء ۲۹۴۵ء ۲۹۴۶ء ۲۹۴۷ء ۲۹۴۸ء ۲۹۴۹ء ۲۹۵۰ء ۲۹۵۱ء ۲۹۵۲ء ۲۹۵۳ء ۲۹۵۴ء ۲۹۵۵ء ۲۹۵۶ء ۲۹۵۷ء ۲۹۵۸ء ۲۹۵۹ء ۲۹۶۰ء ۲۹۶۱ء ۲۹۶۲ء ۲۹۶۳ء ۲۹۶۴ء ۲۹۶۵ء ۲۹۶۶ء ۲۹۶۷ء ۲۹۶۸ء ۲۹۶۹ء ۲

عنایت کی مہوں۔

دفعہ ۲۱ جو بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ و میتا مجات ہندوان و میتا مجات سے متعلق لگائی ہے جو یکم ستمبر ۱۸۵۷ء کو بعد
تحریک کے لئے ہوں داخل ایکٹ ۱۸۵۷ء میں نہیں لگائی اور گو عدالت کو اختیار ہے کہ پروبیٹ یا چٹھیاں اہل میت
و میتا سے قبل یکم ستمبر ۱۸۵۷ء کے عطا کردہ تمام اولیا یا اولیہ اشخاص پر جو عدولے پروبیٹ یا چٹھیاں ہستی کا کریں
لازم نہیں ہے کہ پروبیٹ یا چٹھیاں اہل میت قبل اسکے کہ اثبات اپنے حق کا نسبت کسی جائیداد متعلقہ و میتا متجا
مذکورہ کریں داخل کریں (۱) چٹھیاں منتظی بنام ایڈمنسٹریٹر جنرل از دئے ایکٹ ۱۸۵۷ء (ایکٹ ۱۸۵۷ء منسٹر جنرل
عطا کیجاتی ہیں۔ اور ان پر کسی طرح پر احکام ایکٹ ۱۸۵۷ء (ایکٹ ۱۸۵۷ء منسٹر جنرل) کو اثر نہیں ہیں نوعیت
عطیہ عام اور غیر محدود ہونی چاہیئے ۲، قبل نفاذ ایکٹ ۱۸۵۷ء ہنتم وصیت کو زیر ایکٹ ۱۸۵۷ء بابت جائیداد متوفی
کے تمام حقوق پابندی شرائط حسب قانون انگریزی حاصل تھے۔ تمام دفعات ایکٹ ۱۸۵۷ء متعلقہ چٹھیاں اہل میت
ترکہ جو ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۷ء میں شامل تھیں باستناد دفعہ ۱۸ بموجب دفعہ ۱۵۴۔ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے اس ایکٹ سے
علحدہ کی گئی ہیں اور پھر سولے دفعہ ۱۸۷۷ء کے ایکٹ ۱۸۷۷ء میں درج ہوئی ہیں دفعہ ۱۸۷۷ء ابھی تک بموجب دفعہ ۱۵۴
ایکٹ ۱۸۵۷ء شامل نہیں ہوئی اسلئے بموجب قانون وصیت اہل ہندو پروبیٹ ایسی وصیت کی فردت ہے چونکہ
ایکٹ ۱۸۵۷ء میں ایسی کوئی دفعہ نہیں جو دفعہ ۱۸ قانون وراثت کو مطابقت ہو اور قانون وصیت اہل ہندو کی
دفعہ سے ظاہر ہے کہ ہندو یا مسلمان ہنتم غیر پروبیٹ لینے کے اپنا حق بموجب منشاء و اضعان قانون کے قائم
کر سکتا ہے وراثت حصول سرطیکٹ جانشینی میں قرضداران بہ عذر کر سکتے ہیں کہ مدعی ہنتم پروبیٹ حاصل کر کے
بطریق گذرنے درخواست ازین عطا ہے پروبیٹ کسی و میتا سے عدالت کا جسکے دربر و درخواست گذری ہو یہ کام نہیں ہے
کہ بحث حق متعلقہ ای۔ جائیداد کی نسبت ہم کار بروئے وصیت نامہ منتقل کیا جائے اثبات ہوتا ہو ٹاٹا کے۔ عطا ہے پروبیٹ
سے کسی ایسے شخص کے حقوق کو نقصان نہیں پہنچتا جو ایسی جائیداد کا دعویٰ ہو۔ ۴، وقت صدور ایکٹ ۱۸۵۷ء و عطا ہے
منسلک کو اختیار سماعت درخواست عطا پروبیٹ یا چٹھیاں اہل میت تمام کا نسبت و میتا مجات اہل ہندو کو قبل یکم ستمبر ۱۸۵۷ء کے
تخریب ہوئی ہوں حال ہی میں نسبت ایسے و میتا مجات اہل ہندو کو چھٹے ایکٹ و میتا مجات اہل ہندو نمبر ۱۸۵۷ء متعلق نہیں
تجویز منضمی چونکہ دفعہ ۱۸۷۷ء ایکٹ وراثت ایسے و میتا مجات سے متعلق نہیں لگائی ہے لہذا اوصیاء و بموجب ہم و میتا مجات
مذکورہ بالا نہیں ہو کر بغیر اثبات کر کے اپنے حقوق کے کسی عدالت انصاف پر پروبیٹ یا چٹھیاں اہل میت تمام حاصل کریں۔ ۵،

نیز ملاحظہ ہوا زمین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۲۔

برص اقرارنامہ تحریری مورخہ ۲۰ جون ۱۸۵۵ء کے مدعا علیہ نے ایک مکان بمبئی میں جو بیس مبلغ چھ ہزار روپیہ کے مدعی سے خرید کیا اس اقرارنامہ کے دو سے مدعی نے اقرار کیا کہ بوقت تکمیل بیعنامہ وہ تمام دستاویزات و استحقاق یعنی بیعنامہ و دیگر کاغذات متعلقہ جو مکان مذکور کے ہونگے مدعا علیہ کو حوالہ کر دینگا۔ اقرارنامہ میں یہ بھی شرط تھی کہ اس سود کے متعلق معیاد و ماہ مقرر کی جاتی ہے۔ اس معیاد کے اندر ہم ہر بات کو صاف کر لینگے۔ ستمبر ۱۸۵۵ء میں مدعی نے نالاش ہذا بنا بر تعین شخص اقرارنامہ مذکور کے دائرہ کی۔ مدعا علیہ نے یہ مذکر کیا۔ اول کہ مدعی اتقان معقول کو ظاہر کریں ناکامیاب رہا ہے۔ دوم کہ مدعی نے تاہم نوشتے اور دستاویزات متعلقہ مکان مذکور کے حوالہ نہیں کئے (سوم کہ اسے نوادہ علیہ ۲۱ اگست ۱۸۵۵ء کو تعین معادہ سے انکار کرنے پر حسب قانون عذرآمد کیا ہے۔ بینظاہر ہو کہ ۱۸۵۵ء تک ملک مکان ایک شخص نانا بہائی ترکیداس تھا اور اس نے اس مکان کو ایک شخص وز بہکناس جادو شا کے پاس ہن کر دیا تھا۔ اور ۲۶ اکتوبر ۱۸۵۵ء کو راہن و مرتہن ہر دو نے ملکر ایک شخص قاسم بہائی احمد بہائی کے پاس منتقل کر دیا لیکن اس انتقال نامہ کی رجسٹری نہ لگائی گئی اور بنا علیہ وہ شہادت میں غیر قابل مقبول ہو کر بوقت سماعت نامعلوم ہوا۔ مگر قاسم بہائی احمد بہائی نے بعد خرید نے مکان پر دخل کر لیا تھا اور ۱۸۵۵ء تک اس پر قابض رہا۔ ۶ مئی ۱۸۵۵ء کو اس نے یہ مکان ہنسراج کلیان جی کے پاس فروخت کر دیا۔ اس بیع سے پہلے یعنی ۱۸۵۵ء میں نانا بہائی ترکیداس مرگیا اور وہ ایک وصیت بحق وز بہکناس جادو شا چھوڑ کر اسکو پناہ وصی مقرر کر گیا لیکن اس وصیتنامہ کا پروویٹ حال نہ کیا گیا۔ ۶ مئی ۱۸۵۵ء کے بیعنامہ میں جو بحق ہنسراج کلیان جی تھا وہ بہکناس جادو شا بطور فریق انتقال کنندہ دونوں حیثیتوں سے یعنی اپنی طرف سے بھی و بحیثیت وصی نانا بہائی ترکیداس کے بھی شامل ہوا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۸۵۵ء کو ہنسراج کلیان جی نے مکان مذکور مدعی حال کے پاس فروخت کیا اور جسے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے ۲۰ جون ۱۸۵۵ء کو مدعا علیہ کے پاس بچا۔ تجویز دھوا کہ مدعی ذمہ دار تھا کہ مدعا علیہ کو استحقاق معقول یعنی ایک استحقاق جو نامہ اشتباہ سے پاک ہوتا دیتا۔ (دفعہ ۲۵ ایکٹ وادری خاص نمبر ۱۸۵۵ء) جبکہ ایسا معادہ نہ ہو کہ مدعی ایسا استحقاق ظاہر کرے جیسا کہ اس سے ہو سکے یا استحقاق کے متعلق کوئی اور خاص معادہ نہ ہو تو اس عام قانون پر ملدہ آمد ہوگا جو دفعہ ۲۵ ایکٹ وادری خاص نمبر ۱۸۵۵ء میں بیان ہے۔ دعویٰ کو فاج کر کے مزید باتں تجویز دھوا کہ استحقاق جو مدعی نے ظاہر کیا ایک معقول استحقاق نہ تھا۔ و انتقال نامہ ۲۶ اکتوبر ۱۸۵۵ء جو راہن و مرتہن نے قاسم بہائی کو کر دیا تھا وہ حسب ابط رجسٹری شدہ نہ تھا اور اس واسطے قابل مقبولی شہادت تھا اور اسکا حوالہ نہیں دیا جاسکتا پس یہ خیال کرنا فوری تھا کہ نانا بہائی ترکیداس

”حالِ راہن ہے اور وہ بہکنداس جادو شا تا مال مکان مذکور کا مرتب ہے حالانکہ قاسم بہائی احمد بہائی کسی ایک استحقاق کے رو سے اہل قبضہ رکھتا تھا معاملات کی وحدت ایسی تھی کہ نانا بہائی ۱۸۵۷ء میں مر گیا اور یہ کہ لیا گیا ہے کہ وہ بروے ایک وصیت کے وہ بہکنداس کو اپنا وصی مقرر کر لیا۔ لیکن اس وصیت کا کوئی پرو بیٹ حاصل نہیں کیا گیا حتیٰ انشاکا کہ نانا بہائی کو بحیثیتِ راہن حاصل تھا اسکی وفات پر اسکے وصی وہ بہکنداس کو حاصل ہو گیا۔ ۶۔ دسی ۱۸۵۷ء کو قاسم بہائی احمد بہائی نے ہنسٹن کلین جی (پیشرو دسی) کے پاس مکان مذکور فروخت کیا اور وہ بہکنداس دستاویز انتقال میں بطور وصی نانا بہائی کے شریک ہوا لیکن دسی مقدمہ ڈاکٹریٹ عرفیہ ثابت کرنا فروری ۱۸۶۵ء تک کہ وہ بطور وصی شامل ہوا بلکہ ثابت کرنا بھی غرضی تھا کہ وہ بحیثیتِ وصی استحقاق رکھتا تھا کہ حق انشاکا کہ جو ہرگز نانا بہائی کو حاصل ہوا تھا ہنسٹن کلین جی کو منتقل کر دیتا۔ دفعہ ۱۸۸۔ ایکٹ وراثت ۱۸۶۵ء کو دسی کا کرٹیکل فیروغ نانا بہائی کی وصیت کی پرو بیٹ کے ذریعہ سے تھا اور وہ حاصل نہیں کی گئی۔ اگر کوئی وارث نانا بہائی کرٹیکل اس کا دعویٰ انشاکا کرے تو مدعا علیہ کوئی عذر نہیں کر سکیگا جب تک کہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ اسنے حق انشاکا حاصل کر لیا ہے اس مطلب کے لئے حسبِ دفعہ ۱۸۸۔ ایکٹ وراثت ۱۸۶۵ء پرو بیٹ کا ہونا فروری ہے اور اس واسطے وہ یہ ثابت کرنے پر مجبور ہو گا کہ وصیتنامہ اور جائیداد مذکور کا تمام بار ادائیگی اس میں شامل ہے اور یہ ایک ذمہ داری ہے جسکو عدالت برضائے عمل مختص کسی معاہر کے جیساکہ مدعی نے کیا کسی مدعا علیہ پر نہیں ڈالے گی۔ جبکہ ایک مشتری معلوم کرے کہ استحقاق جائیداد جو اسکے پاس فروخت کی گئی ہے مالک سابق کے وصیتنامہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ اور جو پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا یا گیا۔ (۱) ایک ہندو جو ایک نانش میں بھلہ مدعا علیہ کے ایک مدعا علیہ تھا مر گیا۔ اور ایک وصیتنامہ چھوڑ گیا۔ دسی نے جو بروہ وصیتنامہ مقرر ہوا پرو بیٹ حاصل نہ کیا اور متوفی کی جائیداد اسکے ملیحہ شدہ بجائیوں کے قبضہ میں آگئی جو منسل مقدمہ مذکور میں مدعا علیہ متوفی کے قائم مقامان لکھے گئے صلحنامہ سے ایک ڈگری بچتی مدعی صادر ہوئی۔ متوفی کی والدہ نے جو وصیتنامہ سے الگ رہی اسکے جائز تا یہ تمام ہونے کی حیثیت سے مذکورہ بالا ڈگری کی تشخیص کی نانش کی متوفی کی والدہ نے اس سے پہلے ڈگری وراثت اپنے لئے اسکے متوفی کی بمقابلہ اسکے بلوان مذکورہ صدر محال کی تھی۔ تجویز چھوڑا کہ مدعی دعویٰ کو قائم رکھنے کا مستحق نہیں ہے۔ (۲)

دفعہ ۱۸۸۔ وصیتنامہ کے پرو بیٹ کے عطا ہونے سے ثبوت وصیتنامہ کا تاریخ وفات موصی سے ہو جاتا ہے اور وصی کی تمام کارروائی جو مابین تاریخ مذکورہ تاریخ پرو بیٹ کے اوس حیثیت سے وقوع میں آئی ہو جائز ہو جاتی ہے۔

عطا کے پر دیٹ ڈگری عدالت ہو چکا کوئی اور عدالت سوائے فریب پانہ ہونے اختیار کے اور بنا پر منسوخ نہیں کر سکتی۔ درحالیہ یہ بیان کیا جائے کہ پر دیٹ غلط طور پر عطا ہوا ہے تو صحیح طریقہ جو عمل کرنا چاہیے یہ ہے کہ اس عدالت سے جس نے پر دیٹ عطا کیا تھا اس کے شیخ کی درخواست کی جائے (۱)۔

لاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۱۔ زیر دفعہ ۱۸۷۔

دفعہ ۱۸۹۔ چھٹیاں مہتممی ہو سکتیں۔
ہو یا جسکی عقل ناقص ہو۔

نہ کسی زوجہ کو جنس پہلے سے اپنے شوہر کی رضامندی حاصل نہ کی ہو عطا ہو سکتی ہیں۔
دفعہ ۱۹۰۔ استحقاق نسبت کسی جزد جائیداد اس شخص کے جو بلا وصیت فوت شدہ جب ثابت ہو جائے ہو گیا ہو کسی عدالت انصاف میں ثابت نہیں ہو سکتا ہے۔ الا اُس صورت میں کہ پہلو سے چھٹیاں مہتممی کسی عدالت ذی اختیار سے حاصل ہو گئی ہوں۔

دراب جی ایک پاریش ۱۸۷۷ء میں بلا وصیت ایک بیوہ اور تین لڑکیاں اور دو لڑکے اور جی فرام جی اپنے پسند گاہاں چھوڑ کر فوت ہوا۔ دراب جی کی وفات پر اسکے پیران نے بلا حاصل کئے چھٹیاں مہتممی کے انتظام جائیداد کا لیا۔ اور بحساب اس کے ایک نے رقم زر نقد وصول کیں۔ بیوہ و دختران ستونی نے چھٹیاں مہتممی حاصل کیں۔ لیکن وہ محمد و بقدر اپنے حق واقع جائیداد کے حصص ۱۸۷۷ء میں اور جی نے ایکنا نش بمقابلہ اپنے بہائی فرام جی دو دیگر اشخاص خاندان بنابر دلایا نے منجا جائیداد کے ایک رقم زر نقد جو او سٹینہ دراب جی کو دی تھی دائر کی سٹیجیٹھوئی کہ چونکہ جائیداد کی طرف سو کوئی کارکن نہیں تھا لہذا النش قائم نہیں رہ سکتی رد نمبر ۱۹۰۔ ایکٹ ۱۸۶۵ء ملاحظہ طلب) جو نیک چھٹیاں مہتممی جو بیوہ و دختران ستونی کو دی گئیں محدود بقدر اسکے حصص جائیداد کے حصص لہذا چھٹیاں مہتممی ایسی نہیں ہیں جو حسب دفعہ ۱۹۰۔ ایکٹ ۱۸۶۵ء ہوں۔ مہتممہ طریقہ جو با اختیار مدعی تھا یہ ہے کہ کارروائی بنابر تقریر مہتممی تمام جائیداد کے کہے جو یا تو اسکا انتظام ہوا تھا قرضیات و تقسیم زندہ فاضل (راگچہ ہو) درمیان وراثت کے بعد لینے حساب جملہ جائیداد جو منجا اسکے قرض خواہوں یا وراثت کے وصول ہوئی ہو کہے یا جو ایسا کر نیکے لئے بذریعہ النش اہتمام ہو کر کیا جاسکے (۲)۔

بدردان اجرا ایک ڈگری کے دیون ڈگری ایک وصیت کر کے فوت ہو گیا جسکے پوسے سے نہ نہ موہوٹا البقی تھی اوسنے ترکہ پر قبضہ کر کے درخواست واسطے چھٹیاں اہتمام مع وصیت منسلکہ کی۔ آخر اوصیت صحیح ثابت ہوئی

اور چھٹیا کے عطل کئے جانیکا حکم دیا گیا اس اثنا میں سبک اور قانونی وارث بجائے مدیون ڈگری کے کارسدا نیا ت
اجرا میں درج مثل کئے گئے اور ایک حکم مابین فریقین معاملہ اجرا کے صادر کیا گیا۔ تجویز چھوٹی کے حکم مذکور جائزاً و
قابل پابندی حکم تھا۔ نیز تجویز چھوٹی کے موہوب لابلے جو متوفی مدیون ڈگری کے ترکہ پر قابض تھی بطور ایک
وصی بعل خود کے متصور نہیں کیجا سکتی کیونکہ اسکے افعال قانونی قائم مقام پر قابل پابندی نہونگے + (۱۸)

اس حکم کی تنبیخ کے لئے جو کسی معاملہ دار نے زیر مبنی ایکٹ نمبر ۱۸۵۷ء جاری طور پر صادر کیا ہو کوئی ناش دائر نہیں
ہوگی گویا حکم عدالت دیوانی کی ڈگری سے برطرف ہو سکتا ہے۔ اراضی متنازعہ وغیرہ اصل ایک پائی سہمی دادا بہائی
کی ملکوت تھی جو بغیر وصیت کو فوت ہو گیا۔ اسکی وفات کے بعد اوسکی برادران میں سے ایک نے بغیر چھٹیا تہام ترکہ لئے
اراضی مذکور کو مدعی کے پاس فروخت کر دیا معا علی نے یہ بیان کر کے کہ اراضی مذکور سرکاری زمین تھی اوسپر سے استحقاق
راہ کا دعویٰ کیا۔ اوسنے عدالت معاملہ اسے حکم متناعی جو مدعی کو اسکے مبینہ استحقاق راہ کی غرضت کر نیسے روکتا تھا
حاصل کیا۔ اسپر مدعی نے ناش ہذا معاملہ اس کے حکم کی تنبیخ اور اس استعلا کیلئے کہ وہ مالک اراضی تھا اور مدعا علیہ
اوپر کوئی استحقاق راہ نہیں رکھتا تھا وائریکی۔ دونوں ماتحت عدالتوں مدعی کے دعوئے کو اس بنا پر خارج کر دیا کہ زیر
دفعہ ۱۵ قانون وراثت (۱۸۵۷ء) مدعی اصل مالک دادا بہائی کی جائیداد کی چھٹیا تہام کی عدم موجودگی میں اپنا
استحقاق دربارہ اراضی مذکور قائم نہیں کر سکتا تھا۔ ڈگریوں کو تبدیل کر کے تجویز چھوٹی۔ کہ دفعہ ۱۱۴ ایکٹ ۱۸۶۵ء
متعلق نہ تھی نہ ہی مدعی اور نہ ہی مدعا علیہ نے اپنے اپنے استحقاق کی بابت دادا بہائی کے سابق استحقاق پر چھڑھٹھا
تھا۔ تہام کا کوئی سوال نہیں تھا۔ نیز تجویز چھوٹی کہ وہ شخص جس پر بطور مداخلت بیجا کنندہ کی ناش لگی تھی جو خود
اپنے استحقاق کے ثبوت کے بغیر ظاہر مالک کو اسکی استحقاق میں کسی نقصان کے مبتلانے سے خارج نہیں کر سکتا۔ (۱۹)
ملاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۷۰۔ زیر دفعہ ۱۸۷۔

دفعہ ۱۹۱۔ چھٹیا تہامی سے جملہ حقوق اور شخص کے جو بلا وصیت فوت ہوا ہو
اور سبط مہتمم ترکہ کو حاصل ہو جائے میں کہ گویا اختیار تہام ترکہ عین وقت وفات متوفی پر اسکو عطا ہوا تھا۔
(۱) نے ناش وراثان ایک شخص تابع ایکٹ استحقاق وراثت واقعہ نمبر ۱۸۵۷ء پر جو بلا وصیت فوت ہو گیا
تھا اور جسکے وراثان مذکور قابض جز و متروکہ متوفی تھے بابت فرض یا فستی نامبرہ ذکی متوفی دایر کی۔ اور ڈگری متنازعہ
اشخاص مذکور کے حاصل کی۔ اس ڈگری کے اجراء میں جائیداد مملوکہ متوفی نیلام ہوئی قبل اسکے کہ زہر من نیلام

دس) کو دیا جائیگا۔ رینک ایک مدد متونی نے عدالت منسل میں چھٹیاں مہتممی نسبت جایا و متونی کے اذکار کے مشعر اس امر کے حامل کیا کہ زرنش نیلام مذکور اذکار دیا جائے۔ بر طبق اسکے دس) نے رینک پر نالش زرنش نیلام مذکور اور منسوخی حکم عدالت منسل مشعر اذکار کے جانے زرنش کے رینک کو دیا کی بنجیون ڈھوئی کہ بلحاظ دفعات ۱۹۰ دفعہ مذکور کے جو ڈگری دس) نے بمقابلہ ایسے اشخاص کے حامل کی جنکو قانوناً اختیار نسبت متروکہ متونی کے کار بند ہو سکا نہ تھا۔ اور جو کارروائی کہ فیذاجر اے ڈگری میں بمقابلہ اشخاص مذکور کے عمل میں آئی اس میں دس) کو کچھ حقائق نسبت زرنش نیلام کے جو جزو جایا و متروکہ متونی کا ہے۔ حامل نہیں ہوا۔ اسلئے نالش فائیم ہر کو قابل نہیں ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۷۔

دفعہ ۱۹۲ چھٹیاں مہتممی سے وہ انحال مہتمم ترکہ کے جو اقبل حصول جائز نہیں ہو جاتے چھٹیاں مذکور واقع ہوئے اور جن سے جایا و متونی بلا وصیت میں کمی یا نقصان پہونچا ہو جائز نہیں ہو جاتے ہیں۔

دفعہ ۱۹۳ اگر وہ شخص جو وصی مقرر ہوا اپنے عہدہ وصی سے مستغنی ہوا وصی مستحق نہ ہوا ہو تو چھٹیاں مہتممی کسی اور شخص کو اس وقت تک عطا نہ کی جائیں گی کہ حکم طلب نیام وصی مذکور مشعر اسکے کہ وصی کا عہدہ قبول یا نامنظور کرے جاری نہو لیوے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب چند اوصیا میں سے ایک یا بعض اوصیا نے وصیتنامہ کا پروبیٹ حاصل کیا ہو تو عدالت مجاز ہے کہ وقت وفات اور شخص کے جو منجملہ حامل کنندگان پروبیٹ کے سب سے پیچھے زندہ رہی چھٹیاں مہتممی باطلی اذن اوصیا کے جنہوں نے پروبیٹ حاصل نہیں کیا عطا کرے۔

دفعہ ۱۹۴ جائز ہے کہ استعفا عہدہ وصی کا حاکم عدالت کے رو برو تقریر یا بذریعہ تحریر و تخطی شخص نامنظور کنندہ کے گذرے اور جب شخص مذکور استعفا گنڈلے تو وہ کیس وقت آئندہ پروبیٹ کی درخواست کر نیکا مجاز نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۹۵ اگر وصی عہدہ وصی کے اقبال یا انکار کی مبادعین میں مستغنی ہو۔ یا منظور نہ کرے معینہ کے اندر عہدہ مذکور سے مستغنی ہوا و اسکو منظور نہ کرے تو جائز ہے کہ وصیتنامہ کا ثبوت ہو کہ چھٹیاں مہتممی مع نقل منسلکہ وصیتنامہ کے اور شخص کو عطا ہوں جو در صورت بلا وصیت فوت کرنے شخص متونی کے اسکے ترکہ کے اہتمام کا مستحق ہوتا۔

دفعہ ۱۹۶۔ اگر شخص متوفی وصیت نامہ لکھے۔ الا کوئی وصی عطا کر چھٹیاں مہتممی اس شخص کو جسے تمام جائیداد یا اس کا کوئی حصہ رہے ہو۔ مقرر نہ کرے۔ یا

اگر وہ ایسے شخص کو وصی مقرر کرے جو قانوناً لائق ہو یا وصی کا کام انجام دینے سے انکار کرے یا وصی کے روبرو وفات پائے یا وصیت نامہ کا پروویٹ حاصل کر نیسے پہلے فوت ہو جائے۔ یا

جبکہ وصی وصیت نامہ کا پروویٹ حاصل کر کے متوفی کی تمام جائیداد کا کام انجام دینے سے پہلے فوت کر دے تو جائز ہے کہ وہ موہوب لا جس کو کل جائیداد یا جائیداد کا اقل حصہ رہے ہو اور وصیت نامہ ثابت کرے اور اس کو چھٹیاں مہتممی مدقتل منسلکہ وصیت نامہ کے نسبت کل جائیداد یا اس قدر جائیداد کے جس کا اہتمام باقی رہا ہو عطا ہو

دفعہ ۱۹۷۔ جب جائیداد بقیے کا موہوب لا جو بذات خود حقدار ہو وصی ایستحقاق چھٹیاں مہتممی قائم مقام موہوب لا متوفی کی وفات کے بعد زندہ رہے الا قبل تکمیل اہتمام ترکہ کے فوت ہو جائے تو اس کا قائم مقام اوسیدہ چھٹیاں مہتممی مدقتل منسلکہ یا نیکاح حق ہے جو طے جائیداد بقیے کا موہوب لا خود مستحق ہے +

دفعہ ۱۹۸۔ جب تکلی وصی نہ ہو اور جائیداد بقیے کا موہوب لا وصی یا موہوب لا جائیداد بقیے یا اس کا قائم مقام ہو یا ایسے موہوب لا کا قائم مقام بھی نہ ہو یا وصی اس عہدہ کا کام کر نیسے انکار کرے یا اسکے لائق نہ ہو یا دستیاب نہ ہو سکے تو جائز ہے کہ وہ شخص یا اشخاص جو اس صورت میں اہتمام ترکہ کے مستحق ہوتے جب کہ وصی بلا تخریر وصیت نامہ فوت کرتا یا کوئی اور موہوب لا جس کو کچھ حق پہنچتا ہو یا کوئی قرض خواہ وصیت نامہ کو ثابت کرے اور اس کو یا اس کو چھٹیاں مہتممی عطا ہوں +

دفعہ ۱۹۹۔ چھٹیاں مہتممی مدقتل منسلکہ سوا حکم طلب قبل از عطا چھٹیاں مہتممی بنام اوس شخص کے جو کل جائیداد بقیے کا موہوب لا نہ ہو اور شخص کے جو کل جائیداد یا جائیداد بقیے کا موہوب لا نہ ہو کسی اور موہوب لا کو عطا نہ ہو سکی الا اس صورت میں کہ حکم طلب بنام رشتہ دار قریب تر شخص متوفی مشعل کے کہ وہ چھٹیاں مہتممی منظور یا نامعلوم کرے پہلے سے حسب طریقہ متذکرہ آئندہ صادر اور جاری نہ ہوا ہو +

دفعہ ۲۰۰۔ جب مالک جائیداد بلا وصیت فوت کرے حکم جس کے ذریعہ رشتہ دار چھٹیاں مہتممی کے مستحق ہیں تب وہ لوگ جو اسکے ساتھ رشتہ بیبی یا نسبی رکھتے ہوں مستحق ہیں کہ مطابق ترتیب بہرہ جو بن قواعد کے جو

آئندہ لکھے جاتے ہیں اوسکی جائیداد اور اموال کی نسبت چٹھیا مہتممی حاصل کریں۔

دفعہ ۲۰۱۔ اگر شخص متوفی بیوہ چھوڑی ہو تو چٹھیا مہتممی کسی وجہ سے اسکا خارج رکھنا مناسب سمجھو بیوہ کو عطا ہونگی الا اور صورت میں کہ حاکم عدالت کسی مالیاتی ذاتی کے باعث یا وجہ اس کے کہ اسکو جائیداد متوفی میں کچھ حق نہیں پہنچتا ہے بیوہ کو اہتمام ترکہ سے خارج رکھنا مناسب سمجھے۔

تشریحات

(الف)۔ بیوہ ایک شخص مجنون ہے یا زنا کاری کی مرکب ہوئی ہے یا کسی وثیقہ کی رو سے جواز دواج کے وقت لکھا گیا تھا اوسکو اپنے شوہر کی جائیداد میں کچھ حق باقی نہیں رہا ہے تو ان صورتوں میں بیوہ کو اہتمام ترکہ سے خارج رکھنے کی وجہ ہے۔

(ب) بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کے بھرانہ دواج کیا تو اسکو اہتمام سے خارج رکھنے کی یہ وجہ کامل نہیں ہے۔
لاحظہ ہوا ڈین لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۳۔ زیر دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ۱۹۶۵ء

دفعہ ۲۰۲۔ حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو کسی شخص یا شخصوں میں شامل کرنا اشخاص کو جو در صورت نہ ہونے بیوہ کے بذات خاص اہتمام ترکہ کے مستحق ہو تو اہتمام ترکہ کے لئے بیوہ کے ساتھ شامل کرے۔

دفعہ ۲۰۳۔ اگر کوئی بیوہ نہ ہو یا عدالت بیوہ کو اہتمام سے خارج رکھنا مناسب سمجھے تو عدالت کو لازم ہے کہ ترکہ کا اہتمام اس شخص یا اشخاص کو عطا کرے جو مطابق قواعد تقسیم جائیداد متوفی بلا وصیت کے جائیداد مذکور کے حقدار ہوتے۔

شرط۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب متوفی کی ماں اشخاص حقدار آخر الذکر میں سے ایک شخص ہو تو اس صورت بذات خاص اہتمام ترکہ کی مستحق ہوگی۔

دفعہ ۲۰۴۔ وہ اشخاص جو متوفی کے ساتھ برابر درجوں کی قرابت رکھتے ہوں برابر اہتمام ترکہ حاصل کر نیے مستحق ہیں۔

لاحظہ ہو مختصر رپورٹ مقدمات بنگال جلد ۳ و ڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۱۶۔

دفعہ ۲۰۵۔ شوہر جب وہ زوجہ کی وفات کے بعد زندہ رہے اس طرح استحقاق شوہر نسبت اہتمام ترکہ زوجہ استحقاق کی جائیداد کے اہتمام کا مستحق ہے جس طرح بیوہ اپنے شوہر کے ترکہ کے اہتمام کی مستحق ہے۔

دفعہ ۲۰۶۔ جب کوئی ایسا شخص جو موتنی کیساتھ رشتہ سببی یا نسبی رکھتا ہو اور عطا اہتمام بقرضخواہ چھٹیاں بھتیمی حاصل کر لیا سخت ہو موجود نہ ہو یا اہتمام کرنے پر راضی نہ ہو تو جائز ہو کہ چھٹیاں بھتیمی کسی قرضخواہ کو دیا جائے۔

دفعہ ۲۰۷۔ اگر شخص موتنی نے برٹش انڈیا میں جایدا چھوڑی ہو چھٹیاں کے برٹش انڈیا میں۔ ہتیمی اتباع قواعد مندرجہ بالا عطا ہو گئی گو وہ شخص ایسے ملک کا باشندہ متعلق ہو جس میں قانون متعلقہ وراثت ترکہ وصیتی اور غیر وصیتی قانون مجاریہ برٹش انڈیا سے مختلف ہو۔

فصل ۳۔ ذکر عطاء پر و بیٹ مشروط القیود

(الف) عطاء پر و بیٹ بقید میعاد۔

دفعہ ۲۰۸۔ اگر وصیتنامہ بعد وفات موصی کے گم ہو گیا ہو یا دستیاب نہ ہو سکے وصیتنامہ گم شدہ کی نقل یا مسودہ کا پر و بیٹ یا کسی جالاک یا اتفاق سے نہ بذریعہ فعل موصی کے ضائع ہو گیا ہو اور وصیتنامہ کی نقل یا مسودہ بچ رہا ہو تو جائز ہے کہ نقل یا مسودہ کا پر و بیٹ اس میعاد کے لئے عطا کیا جائے جب کہ اصل وصیتنامہ یا اس کی نقل مصدقہ پیش ہو سکے۔

لاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۶۴ زیر دفعہ ۲۰۹۔

دفعہ ۲۰۹۔ جب اصل وصیتنامہ گم یا ضائع ہوا ہو اور اس کی کوئی نقل نہ کے مضامین کا پر و بیٹ کر لیکھی ہو یا اس کا مسودہ احتیاط سے نہ رکھ چھوڑا گیا ہو تو جائز ہے کہ اگر اس کے مضامین شہادت سے ثابت ہو سکیں مطابق مضامین مذکور کے پر و بیٹ عطا کیا جائے۔

یہ امر کہ وصیت نامہ گم ہو گیا ہے۔ درہموزیکہ مضمون اس کا قابل اطمینان ثابت ہو جائے مانع حصول چھٹیاں اہتمامی معدومیت نامہ منسلکہ کا نہیں ہے۔ وفات ۲۰۸ و ۲۰۹۔ ایکٹ ۱۸۶۵ء ایسی صورت حصول چھٹیاں اہتمامی مع وصیتنامہ منسلکہ متعلقہ جائیداد کے اہل ہندو سے متعلق ہیں جنہیں کہ وصیتنامہ بعد یکم ستمبر ۱۸۵۷ء تحریر ہوا ہو (۱)

دفعہ ۲۱۰۔ جب وصیتنامہ ایسے شخص کے قبضہ میں ہو جو اس حصہ ملک کے باہر رہتا جب اصل موجود ہو ہو جس میں پر و بیٹ کی درخواست گذری ہو تو اگر وہ شخص وصیتنامہ دے دینے سے انکار یا اوس میں تغافل کرے الا وصیتنامہ کی نقل وصی کے پاس بھیجی گئی ہو اور جائیداد کی محفوظی کے لئے بلا اشتغال اور دو

۱۰۔ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے باب ۴ کو ایکٹ ۱۸۵۷ء کے اجزاء سختی و لائق، غایت دو کے ساتھ متاثر نہ کر دو۔

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۶۴۔

اصل وصیتنامہ کے پروبیٹ دینا ضروری معلوم ہو تو جائز ہے کہ اسی نقل مرسلہ کی بابت پروبیٹ اس کے کیلئے عطا کیا جائے کہ اصل وصیتنامہ یا اس کی نقل مصدقہ پیش ہو۔

دفعہ ۲۱۱۔ جب کسی شخص متوفی کا وصیتنامہ دستیاب نہ ہو سکے الا بقریہ یقین کرنے وصیتنامہ کے ہو کہ وصیتنامہ کسی جگہ موجود ہے تو جائز ہے کہ چٹھیا تھمتی اُس میعاد کے لئے عطا کی جائے کہ وصیتنامہ یا اس کی نقل مصدقہ پیش ہو۔

(ب) ذکر عطا پروبیٹ واسطے فائدہ اور استعمال اشخاص غیر ذی حق کے
دفعہ ۲۱۲۔ جب کوئی وصی اُس حصہ ملک سے جس میں درخواست گذری غیر منسلکہ وصی غیر حاضر کے مختار کو حاضر ہو اور اُس حصہ ملک کو اند کوئی وصی جو وصی کا کام انجام دینے پر راضی ہو موجود نہ ہو تو جائز ہے کہ چٹھیا تھمتی مع وصیتنامہ منسلکہ اسی وصی غیر حاضر کے مختار کو اسکے موکل کے استعمال اور فائے کیلئے اس میعاد کیلئے عطا کی جائے کہ خود وصی مذکور اپنے نام سے پروبیٹ یا چٹھیا تھمتی حاصل کرے۔ حسب فائدہ چٹھیا تھمتی واسطے فائدہ اور استعمال موکل کے اسکے مختار کے نام جاری کی جاسکتی ہیں (۱)

ملاحظہ ہو نمبر ۲۸ ۱۸۶۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۱۸۰۔ ایکٹ ہذا۔

دفعہ ۲۱۳۔ اگر وہ شخص جسکو در صورت اس کی موجودگی کو عطا اہتمام مع وصیت نامہ منسلکہ اُس شخص غیر حاضر کو مختار کو جو برصورت حاضر فی حق اہتمام تھا چٹھیا تھمتی مع وصیتنامہ منسلکہ عطا ہو تین حصہ ملک متعلقہ سے غیر حاضر ہو تو جائز ہے کہ چٹھیا تھمتی مع وصیتنامہ منسلکہ اس میعاد کیلئے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے اسکے مختار کو عطا ہوں۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ ایبلی جلد ۵ صفحہ ۵۳۷ زیر دفعہ ۲۵ نمبر ۲۸ ۱۸۶۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۱۸۰۔ ایکٹ ہذا۔

دفعہ ۲۱۴۔ جب شخص جو بحالت فوت بلا وصیت مالک جائیداد جو بصورت عدم وصیت متحق اہتمام ہو کے اہتمام ترکہ کا متحق ہے حصہ ملک کو غیر حاضر ہو اور کوئی شخص جو اسکے برابر استحقاق رکھتا۔ بہ اہتمام کرنے پر راضی نہ ہو تو جائز ہے کہ چٹھیا تھمتی اس میعاد کیلئے جو اوپر مذکور ہو چکی ہو شخص غیر حاضر کے مختار کو عطا ہوں۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ ایبلی جلد ۵ صفحہ ۵۳۷۔ زیر دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ہذا۔

۱۔ مختار کا عدالت کا حدود اختیارات کو اند ہونا ضروری ہے۔ (ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ مقدمات پہلی جلد ۵ صفحہ ۲۴۹)

(۱) نمبر ۲۸ ۱۸۶۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

دفعہ ۲۱۵ - جب کسی وصیتنامہ کا ایک ہی وصی یا جائیداد ملنے کا اہتمام یا عیاد بلوغ شخص نابالغ ہو ایک ہی موہوب کو کسی شخص نابالغ ہو تو جائز ہے کہ چھٹیاں مہتممی ہو وصیتنامہ منسلک اور شخص نابالغ کے ولی قانونی یا کسی اشخاص کو جسکو عدالت اس عہدہ کے لائق سمجھائے عیاد عطا کیا جائے کہ وہ نابالغ اٹھارہ برس کامل کی عمر کو پہنچے اور اس وقت وصیتنامہ کا پروبیٹ شخص مذکور کو دیا جائے گا نہ اس سے پیشتر۔

دفعہ ۲۱۶ - جب دو یا زیادہ وصیاء نابالغ ہوں اور کوئی وصی جو سن بلوغ ہو یا عیاد بلوغ چند وصیاء یا موہوب ہم جائیداد ملے۔ کو پہنچا ہونہ ہو یا جب جائیداد ملے کہ دو یا زیادہ موہوب ہم ہوں اور کوئی موہوب سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو تو چھٹیاں مہتممی اس عیاد تک عطا ہونگی کہ ان میں سے کوئی شخص اٹھارہ برس کامل کی عمر کو پہنچ جائے۔

دفعہ ۲۱۷ - اگر وہ شخص جو تنہا وصی یا تنہا کل جائیداد ملے گا موہوب ہو یا وہ شخص جو در صورت عدم تحریر وصیتنامہ بموجب قواعد تقسیم جائیداد غیر وصیتی کے تنہا جائیداد متوفی کا مستحق ہوتا مجنون ہو تو جائز ہے کہ چھٹیاں مہتممی مع یا بلا انسلاک وصیتنامہ عیاد ملے ہو اس شخص کو عطا ہوں جسکو حاکم مجاز کے حکم سے جائیداد شخص مجنون کی سپرد ہوئی ہو اور اگر اس قسم کا کوئی شخص نہ ہو تو ایسے شخص کو عطا ہو جسکو عدالت شخص مجنون کو فائدہ اور استعمال کیلئے اس وقت تک کا اسکی عقل پھر تسلیم ہو جائے مگر کرنا مانا سمجھے۔

دفعہ ۲۱۸ - جب تک کوئی مقدمہ نسبت جو از وصیتنامہ نوشتہ کسی شخص وصیت نامہ یا حصول پروبیٹ متوفی کے شر حصول یا منہج کسی پروبیٹ یا چھٹیاں اہتمام کر کے دائر ہے عدالت مجاز ہے کہ شخص متوفی کی جائیداد پر ایک مہتمم مقرر کرے اس مہتمم کو جملہ اختیارات ادا و اقامت مہتمم عام سوائے امتیاز تقسیم جائیداد کے حاصل رہیں اور ایسا مہتمم بلا توسط عدالت کے زیر حکومت رہے گا اور ہر امر عدالت کی ہدایت کے مطابق عمل کریگا۔

درج (۱) پروبیٹ مختص مقصود و خاص

دفعہ ۲۱۹ - اگر کوئی وصی کسی خاص امر محدودہ مندرجہ وصیتنامہ کیلئے مقرر ہو یا مندرجہ وصیت نامہ ہو تو پروبیٹ میں اختیار اہتمام کا اسی خاص امر کیلئے محدود کیا جائے گا اور اگر وصی نے کسی شخص کو اپنی طرف سے اہتمام لینے کیلئے مختار مقرر کیا ہو تو چھٹیاں مہتممی میں جسکے ساتھ وصیتنامہ منسلک

ہو اختیار مذکور اسی طرح محدود کیا جائے گا۔

دفعہ ۲۲۰۔ اگر کوئی شخص جو وصی عام مقرر ہو یا کسی شخص کو اپنی طرف سے مختار مقرر کر کے وصیت نامہ ثابت کرانیکا اختیار دے اور وہ اختیار ایک خاص امر کے لئے محدود کیا گیا ہو تو چھٹیاں مہتممی میں جنکے ساتھ وصیت نامہ منسلک ہو اختیار مذکور اسی طرح محدود کیا جائے گا۔

دفعہ ۲۲۱۔ اگر کوئی شخص ایسی جائیداد چھوڑ کے فوت کرے جسکا وہ تنہا یا شخص ذاتی حق رکھتا ہو۔ داریا امانت دار یا بماندہ ہو یا جس میں اپنی ذات خاص سے کچھ حق نہ رکھتا ہو اور وہ شخص اپنا کوئی قائم مقام عام نہ چھوڑے یا ایسا قائم مقام چھوڑے جو کام مذکور انجام دینے کے لائق یا ادنیٰ راضی نہ ہو تو جائز ہے کہ چھٹیاں مہتممی مجددی جائیداد مذکور کے اس شخص کو عطا ہوں جو جائیداد میں بذات خود کچھ حق رکھتا ہو یا اسکے لئے کسی اور شخص کو عطا ہوں۔

دفعہ ۲۲۲۔ جب یہ بات ضرور ہو کہ کسی شخص متوفی کا قائم مقام کسی مقدمہ متاخرہ میں فریق گردانا جائے اور اسکا وصی یا وہ شخص جو اہتمام ترکہ کا مستحق ہے کام مذکور انجام دینے کے لائق یا ادنیٰ راضی نہ ہو تو جائز ہے کہ چھٹیاں مہتممی کسی اور شخص کو جسکو فریق مقدمہ نامزد کرے مجددی اس شخص کے عطا ہوں کہ وہ اسی مقدمہ میں متوفی کی قائم مقامی کرے یا جائز ہے کہ کسی اور دعویٰ یا مقدمہ میں کرے جو ان میں انھیں فریقین یا دیگر متخمسین کے نسبت اور متنازعہ دعوئے یا مقدمہ مذکور کے اسی عدالت یا عدالت غیر میں رجوع کیا جائے اس وقت تک کہ لے عطا کیجائیں کہ ڈگری اخیر صادر ہو کر اسکا اجراءے کامل ہو جائے۔

دفعہ ۲۲۳۔ اگر تباخ عطاءے پر و بیٹ یا چھٹیاں مہتممی سے دائر ہو یا وہ اسکا فریق کیا جائے بارہ مہینے کے گزر جانے پر وہ وصی جسکو پر و بیٹ یا مہتمم جسکو چھٹیاں مہتممی عطا ہوئی ہوں اس حصہ ملک سے غیر حاضر ہو جس میں عدالت عطا کنندہ پر و بیٹ یا چھٹیاں مہتممی واقع ہو تو عدالت موصوفہ کو اختیار ہے کہ جس شخص کو لائق سمجھے اسکو چھٹیاں مہتممی مجددی اس امر کے عطا فرمائے کہ جو مقدمہ وصی یا مہتمم ترکہ کے نام دائر ہونے والا ہو وہ اس میں فریق کیا جائے اور جو ڈگری مقدمہ میں صادر ہو اسکی تعمیل کرے۔

دفعہ ۲۲۴۔ اگر کسی مقدمہ میں کسی متوفی کی جائیداد کی حقا متوفی تحصیل کرے اس کے لئے عدالت اس ضلع کی جس میں جائیداد کا کوئی جزو واقع ہو جائے

کہ جس شخص کو لائق سمجھے چٹھیا مہتممی مجدودی اس امر کے عطا کرے کہ وہ آمدنی جائیداد متوفی تحصیل کرے اور اسکی حفاظت کرے اور ابتداء ہدایات عدالت کو رہائے قرضہ یافتنی جائیداد وصول کر کے فارغ خطی لکھ دے

دفعہ ۲۲۵ جبکہ کسی شخص بلا وصیت یا ایسا وصیتار چھوڑے

نظر بطور مہتمم اس شخص کا جو کہ بنظر حالات معمول حصول چٹھیا مہتممی کا سختی ہو

فوت کرے جس کا کوئی وصی وصی کا کام دینے پر راضی یا اس کے لائق نہ ہو یا جس کا وصی بروقت وفات وصی کے حقہ ملک کے باہر رہتا ہو اور عدالت کی دانست میں یہ امر ضرور اور نسبتاً معلوم ہو کہ سوائے اس شخص کے جو بنظر حالات معمولی چٹھیا مہتممی حاصل کر لیا سختی ہو تاکہ کوئی اور شخص اس کے کل یا جزو کے اہتمام کیلئے مقرر کیا جائے تو حاکم عدالت مجاز ہو کہ حسب اقتضائے رکاپنے لحاظ درج ذیل نسبتی اور مقدار استحقاق اور حفاظت جائیداد اور غلبہ بن اس امر کے کہ اس کا اہتمام معقول ہو گا ایسے شخص کو مہتمم مقرر کرے جو لائق معلوم ہو۔

اور ایسی ہر صورت میں حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ چٹھیا مہتممی مجدودی یا بلا محدود کسی امر کے عطا کرے۔

(د) ذکر عطاء پر و بیٹ بقید استثناء

دفعہ ۲۲۶ جب بنظر نوعیت مقدمہ کی قدر جائیداد کو مستثنیٰ کرنا

پر و بیٹ یا اہتمام معدومیتنامہ

ضرور ہو تو وصیتنامہ کا پر و بیٹ یا چٹھیا مہتممی معدومیتنامہ منسلک بقید استثناء مذکور عطا کر جائیں گی۔

لاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۶۰۔ زیر دفعہ ۱۷۹۔ ایکٹ ہذا

دفعہ ۲۲۷ جب بنظر نوعیت مقدمہ کی قدر جائیداد مستثنیٰ کرنی ضرور ہو تو چٹھیا

اہتمام بقید استثناء

مہتممی بقید استثناء مذکور عطا کی جائیں گی۔

(۵) پر و بیٹ نسبت جائیداد مابقیہ

دفعہ ۲۲۸ جب وصیتنامہ کا پر و بیٹ یا چٹھیا مہتممی معدومیتنامہ

پر و بیٹ یا اہتمام جائیداد مابقیہ

وصیتنامہ باستثناء کی قدر جائیداد کے عطا ہوئی ہوں تو وہ شخص جو متوفی کی بقیہ جائیداد کی بابت پر و بیٹ یا چٹھیا مہتممی یا نیکام سختی ہو مجاز ہو گا کہ متوفی کی باقی جائیداد کی نسبت پر و بیٹ یا چٹھیا مہتممی جیسا متوفی ہو حاصل کرے۔

وجہ معقول **توضیح**۔ وجہ معقول کی یہ صورتیں ہیں۔

اول۔ یہ کہ وہ کارروائی جسکی رو سے حکم عطا حال ہوا بالاول ناقص تھی۔

دوم۔ یہ کہ حکم عطا عدالت کے رد و براہ فریب بیان دروغ کر نیسے یا کوئی امر جو مقدمہ میں موثر تھا عدالت سے مخفی رکھ کر حال کیا گیا۔

سوم۔ یہ کہ حکم عطا بذریعہ اظہار دروغ ایسے وقت کے جو قانوناً حکم عطا کے جواز کے لئے ضرورتاً حاصل ہوا ہے گو وہ اظہار دروغ لاعلمی یا سہو سے وقوع میں آیا ہو۔

چہارم۔ یہ کہ حالات موجودہ کے باعث حکم عطا بیکار اور غیر موثر ہو گیا ہے۔

پنجم۔ یہ کہ وہ شخص جسکو عطا کے مذکور کی گئی تھی۔ قصداً اور بدوں وجہ معقول کے ایکٹ نہ لکے فصل ۳۴ کے احکام کے مطابق تعلیقہ یا چھٹیاں کو پیش کر نیسے قاصر رہا۔ یا اسنے اس فعل کی رو سے ایسا ایک تعلیقہ یا حساب پیش کیا جو ایک اہم امر کے متعلق صحیح نہیں۔

تمثیلات

(الف) عدالت جسنے چھٹیاں مچھتی عطا کیں انکے عطا کی مجاز نہ تھی۔

(ب) حکم عطا بلا طلبی ان اشخاص کے صادر کیا گیا جنکو طلب کرنا ضرور تھا۔

(ج)۔ وصیتنامہ جب کا پرو بیٹ حلال کیا گیا جعلی یا منسوخ شدہ تھا۔

(د)۔ ہندو نے چھٹیاں مچھتی نسبت جائیداد زید باظہار ہونے بیوہ زید کے مال کیں مگر پیچھے سے دریافت ہوا کہ ہندو کا زید کے ساتھ کبھی ازدواج نہیں ہوا تھا۔

(ه)۔ زید نے اپنے تمام ترکہ بکبر بقصود اس امر کے کہ بکبر بلا وصیت فوت ہوا ہے اپنے ذمہ لیا مگر پیچھے سے بکبر کا وصیتنامہ دستیاب ہوا۔

(و) بعد عطا ہونے پر پرو بیٹ کے ایک وصیتنامہ تاریخ مابعد کا دستیاب ہوا ہے۔

(ز) بعد عطا ہونے پر پرو بیٹ کے ایک ایسا تتمہ وصیتنامہ دستیاب ہوا ہے جسکی رو سے تقرر ادویہ

مندرجہ وصیتنامہ کا منسوخ یا اونکی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔

(ح)۔ وہ شخص جسکو پرو بیٹ یا چھٹیاں مچھتی عطا ہوئی تھیں پیچھے سے فا ترا عقل ہو گیا ہے۔

دفعہ نمبر ۱۸۷۵ء سے متعلق ہے اور جائز ہے کہ درخواست استرداد پروویٹ وصیتنامہ ہندو کی حسب دفعہ لہذا کیجیے جبکہ پروویٹ ایک مرتبہ طریق مناسب کیا جائے تو کوئی شخص جو طلب کیا جائے یا جو کارروائیات میں شریک ہو یا جو ان کارروائیات سے واقف ہو من بعد اسکی منسوخی کی استدعا نہیں کر سکتا۔ سوال یہ ہے کہ آیا جو زینانی منظور نہیں کیجیے سکتی ضابطہ ہندوستان متعلقہ معاملات وصیت کی ایکٹ ۱۸۸۵ء کے وہی تھا جو انگلستان کی عدالت مذہبی کا تھا باسٹار اسقدر کے کہ جب قدر ضابطہ مذکور مجبور ضابطہ دیوانی کے خلاف ہو (۱) صاحب جج ضلع با اختیار ایک شخص متونی کی جائیداد واقعہ پنجاب کی نسبت چٹھی منتظمی عطا کیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ برٹش انڈیا میں متونی کی اور جائیداد بھی موجود ہے مگر وہ صوبہ سی بہا واقع ہے۔ تجویز چھوٹی کہ عدالت چیف کورٹ اس امر کی مجاز نہیں ہے کہ اپنا اختیار اس طرح پر استعمال کرے کہ یا تو (الف) ایسی چٹھی عطا کرے جو صاحب جج ضلع کے عطا کر کے برٹش انڈیا سے متعلق کئے یا (ب) تین چٹھی عطا مذکور ایک ایسی منظمی چٹھی عطا کرے جو علاوہ پنجاب کے برٹش انڈیا میں متونی کی کل جائیداد پر مؤثر ہو۔ نیز تجویز چھوٹی کہ جی ایسی مزید جائیداد دریافت ہو جو چٹھی منتظمی عطا شدہ حال اپنا اثر رکھتی ہوں۔ تو دریافت مذکور کے مسترد کر نیکے واسطے حسب مراد دفعہ ۲۳۴ کافی وجہ نہ ہوگی۔ جب ایک عدالت ایک چٹھی منتظمی محدود عمل مقامی عطا کی ہو تو عدالت مذکور کو اختیار ہے کہ چٹھی مذکور کی ترمیم کر دے اور اس کے مقام عمل کو اس پورے رقبے سے متعلق کر دے جس پر اصل چٹھی عطا کردہ عدالت مذکور عمل پذیر ہو تی لیکن چٹھی کو اس چٹھی کو جو صاحب جج ضلع نے کی ہوا اس طرح ترمیم نہیں کر سکتی کہ وہ صاحب جج ضلع کے علاقہ کی حدود سے باہر ہو کر ہو جائے۔ گو چیف کورٹ زیر دفعہ ۲۶۶ ایکٹ مذکور مجاز ہے کہ چٹھی مذکور کی نسبت اون طریقوں میں سے کسی طریق پر کارروائی کرے جبکہ عدالت ضلع کارروائی کر سکتی ہے جبکہ صاحب جج ضلع اور عدالت ہائیکورٹ چٹھی منتظمی عطا کر نیکے باب میں یکساں اختیار رکھتی ہوں۔ تو جو شخص چٹھی کا خواستگار دودہ مجاز ہے کہ ان دونوں میں کسی کو درخواست دے لیکن جبکہ وہ شخص ایک عدالت کو پتہ کر چکا ہو اور اس عدالت نے اختیار استعمال کر کے چٹھی منتظمی جو کل صوبہ میں عمل پذیر ہو۔ عطا کر دی ہو تو دوسری عدالت تا وقتیکہ تبدیلی چٹھی برقرار رہی انہیں حلاکت کی بنا پر ایک زمانہ آزاد اختیار نہیں اٹھ کر سکتی۔ (۲) عطا پروویٹ ڈگری عدالت ہے جسکو کوئی اور عدالت سولے فریب یا انہوں نے اختیار کے اور بنا پر منسوخ نہیں کر سکتی۔ در حالیکہ یہ بیان کیا جائے کہ پروویٹ غلط طور پر عطا ہوا ہے تو صحیح طریقہ چیلنج کرنا چاہیے۔ یہ ہے کہ اس عدالت سے چٹھی پروویٹ عطا کیا تھا۔ اسکی تفسیح کی درخواست

کچھائے کوئی شخص جسکو بوجہ انتقال جائیداد متوفی سے تعلق ہو۔ وہ اگر وصیتنامہ پیش کیا جائے اور اسکے حقوق کے خلاف ثابت کیا جائے۔ تو واسطے تیج پر و بیٹ اس وصیتنامہ کے درخواست کر سکتا ہے جو اس طرح پر پیش کیا گیا ہے۔ مقدمہ صیحا قہ بنام دیس تپی سنگھ (انڈین لارپورٹ سلسلہ نظائر کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۸) مقدمہ مذکور دیکھ لی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۹ کی توضیح کی گئی (۱) نو بین چندریل وائین نے جائیداد بنام دیس تپی چرن گنگولی اپنے مریدوں کی قری کرانی پارتی چرن گنگولی قریس تپس وارث نو بولما رگنگولی متوفی کا تھا۔ نو بولما رگنگولی کی بیوہ نے واسطے پر و بیٹ ایک وصیتنامہ منظرہ اپنے شوہر کے درخواست کی۔ بروقت داخل ہونے عذر داری نو بین چندریل کو جتوین ھوئی کہ اسکو جائیداد میں ایسا حق حاصل تھا۔ کہ جسکی وجہ سے وہ نسبت عطا ہے پر و بیٹ کے اعتراض کر نیکام مستحق تھا برج موہن گھوش واپو چرنیل کے پاس ایک رہن نامہ تھا۔ جسکو پارتی چرن گنگولی نے اجدادنا نو بولما رگنگولی کی بابت دیگر جائیداد کے جسکی نسبت بیوہ ذبھی بیان کیا۔ کہ وہ ایک بڑا اسکے شوہر کی جائیداد کی تھی۔ تحریر کیا ر بطبق پیش ہوا عذر داری منجانب برج موہن گھوش واپو چرنیل کے یہ جتوین ھوئی کہ انکو جائیداد میں ایسا حق حاصل تھا کہ جسکی وجہ سے وہ نسبت عطا ہے پر و بیٹ کے اعتراض کر نیکام مستحق تھے (۲) نو بولما رگنگولی نے ایسی جائیداد اپنے مریدوں کے قرق کرانی ہو کہ جو ظاہر مریدوں مذکور کو اسکے پدر متوفی سے وراثت ملی ہو۔ جائینے کہ جب وصیتنامہ متوفی مذکور کا پیش کیا جائے۔ اور خلاف اسکے حقوق کے ثابت کیا جائے تو درخواست واسطے منسوخی حکم شرع عطا ہے پر و بیٹ اس وصیتنامہ کے جو اس طرح پر پیش کیا گیا ہو۔ گزرنے انکوں موہن دت بنام نیل رتن منڈل (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۰) کی تقلید ہوئی (۳) ر بطبق درخواست دفعہ ہذا شعرا اس استدعا کے کہ پر و بیٹ وصیتنامہ جسکا تحریر کرنا شوہر سائل کی نسبت ظاہر کیا گیا۔ ان وجوہ سے مسترد ہو کہ اطلاعاً فریق گردانے کا حسب ابطر مشہر نہیں ہوا اور سائل نا بالغ تھی۔ اور اسی شخص کی حفاظت میں رہتی تھی جسکو پر و بیٹ عطا ہوا تھا۔ اور اسکو مو قعد اس امر کا نہیں ملا۔ کہ نامبروہ کی بدینتی اور افعال چکا کو سمجھتی اور وصیتنامہ جعلی ہے۔ صاحب جج ضلع لڑیہ جتوین کی کہ بارثوت نسبت کل مقدمہ کو سائل پر ہے۔ اور اسکی درخواست کو دسس کیا جتوین ھوئی کہ صاحب جج ضلع کو لازم تھا کہ سائل کو مو قعد اس امر کے ثابت کر نیکام دیتے کہ اسکو مطلق علم کارروائیات سابق کا نہ تھا اور اگر یہ اطمینان ہو جاتا کہ اسکو یہ علم نہ تھا تب انکو لازم تھا کہ تحقیقاً جدید کا حکم نسبت وقوع وصیتنامہ کے دیتے کہ اسوقت وہ شخص جو اسکو پیش کرتا ہے معمولی طریقہ ثبوت کرنا ہوگا

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۰۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۸۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۹۔

(۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۸۰۔

تہ قرار دیا گیا کہ عدالت چیف کلرک کو یہ اختیار سماعت حاصل نہیں ہے کہ عطیہ چٹھیاں اتہام ترک عطا شدہ منہاج صاحب ڈسٹرکٹ جج کو اس طرح پر ترمیم کرے کہ اسکو صاحب ڈسٹرکٹ جج موصوف کے اختیار سماعت ارضی حدود سے باہر عمل پذیر کرے۔ مزید برآں یہ قرار دیا گیا کہ جس صورت میں وصیہ کے ایڈیٹری کو اور صاحب ڈسٹرکٹ جج کو یہ معلوم تھا کہ موسمی کی جائیداد برٹش انڈیا کے اندر پنجاب سے باہر واقع ہے اور باوجود اسکے ایڈیٹری نے پروویٹ کی درخواست کی اور صاحب ڈسٹرکٹ جج نے چٹھیاں اتہام ترک مع وصیتنامہ کے نہیں بلکہ مع نقل وصیتنامہ منسلک کے عطا کیں اور وصیتنامہ حسب مجوزہ دفعہ ۲۵۹۔ ایکٹ وراثت داخل نہیں کیا گیا تو کارروائی مبراہ حصول عطیہ مذکور فی الال تقیہ نافع حکم کی اس سے تیج عطیہ کیلئے مناسب وجہ ہم پہنچ گئی (۱)۔ یہ قرار دیا گیا کہ وہ حذر دار جو خاص جائیداد کا دعویٰ موسمی سے مخالفانہ طور پر کرے اور اسکی دساتھ سے نہ کرے ایسا شخص نہیں ہو تا جو متوفی کی جائیداد میں ایسا تعلق رکھتا ہو جس سے وہ تیج عطیہ پر پروویٹ کی استدعا کر نہ سکتی ہو۔ نیز یہ قرار دیا گیا کہ کسی حیثیت کے موسمی پر یہ فرض نہیں ہے کہ درخواست پروویٹ میں موسمی کے وارثان اور رشتہ داران کی مکمل فہرست یا کوئی فہرست درج کرے۔ مقدمات ذیل نظیر پیش کئے گئے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۱۔ انڈین لارپورٹ بہمنی جلد ۸ صفحہ ۶۹۔ ۷۰۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۷۳۔ صدر لینڈویکیلی ریوڈ جلد ۱ صفحہ ۳۵۱ مقدمات ذیل کا حوالہ دیا گیا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۰۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۴۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۸۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۹۲۔ (۲)۔

فصل ۳۱ ذکر رضا و وقت عطا و نسیاخ پروویٹ چٹھیاں کے

دفعہ ۲۳۵۔ ضلع کا صاحب جج مجاز ہے کہ ان جملہ مقدمات میں جو اس کے اختیار ڈسٹرکٹ جج دربارہ عطا و نسیاخ پروویٹ وغیرہ ضلع کے اندر واقع ہوں پروویٹ اور چٹھیاں مہتممی عطا اور انکو منسوخ کرے۔

جو قاعدہ کہ بعض دریافت امر اختیار سماعت کے بعد اور درخواست ہائے عطیہ پر پروویٹ سنبھال کیا جاتا ہے وہ ان صورتوں پر بھی تعلق ہو سکتا ہے جن میں منسوخ پروویٹ مطلوب ہو اور یہ ہے کہ آیا متوفی فوت اپنی وفات کے

(۱) نمبر ۱۹۸۱ء پنجاب ریکارڈ و لوانی - (۲) نمبر ۱۹۸۱ء پنجاب ریکارڈ و لوانی -

بند ایکٹ ۱۸۶۵ء کے باب ۵ سے مقابلہ کرو۔

مسکن متعل یا کوئی جائیداد منتقل یا غیر منتقل اندر ملاقات اس فراموش منسل کے رکھنا تھا کہ جسکی ضرورت میں دفعتاً کی گئی ہے تیار
بعد قیاسی ایسی جائیداد کا کہ جس پر وصیت نامہ کا اثر پہنچتا ہے ایسا حق کافی جائیداد میں رکھتا ہے کہ جائیداد مذکور کی نسبت اسکو
استحقاق ناش کرینکا حاصل ہوتا ہے۔ اور بہت نظیر فرہین چند ریل بنام بہب سندری دیہی (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۰)
وہ متحق ناش کرینکا بغرض تنبیخ پر وہیٹ کر ہے۔ ہر مقدمہ میں جس میں کسی ہندو کے وصیت نامہ کے پر وہیٹ کی درخواست لگی ہو
ایک خاص حق کی ان اشخاص تیسرے ہونی چاہیے۔ جسکے حقوق پر وصیت نامہ کا اثر بااوسل پہنچتا ہو (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۸)۔

دفعہ ۲۳۵۔ (الف)۔ ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ
اختیار نظر ڈیلگیٹ یعنی مفوض الیہ جج منسل بغرض
کرنے کارروائی کے مقدمات غیر نزاعی میں
تصور کرے ڈیلی گیٹ یعنی مفوض الیہ جج منسل کا اس غرض سے مقرر کرے کہ وہ پر وہیٹ اور چٹھیاں ہتمام
شرکہ مقدمات غیر نزاعی ان حدود داری کے اندر جو وقتاً فوقتاً مقرر کیجائیں عطا کرتے رہیں۔
مگر شرط یہ ہے کہ جن صورتوں میں ہائی کورٹ از روئے سند شاہی مقرر نہ ہوئی ہو تو تقریر ڈیلی گیٹ مذکور کا منظور
باقبل کوکل گورنمنٹ کے عمل میں آئیگا۔

جو اشخاص اس طور سے مقرر ہوں وہ اس منسل کے ڈیلگیٹ یعنی مفوض الیہ کہلائینگے۔
دفعہ ۲۳۶۔ صاحب جج منسل کو نسبت عطا ہے پر وہیٹ یا چٹھیاں مھتئی
اختیار و مقرر جج دربارہ
عطا پر وہیٹ و چٹھیاں مھتئی اور جملہ مراتب متعلقہ پر وہیٹ یا چٹھیاں مذکور کے وہی اختیارات اور اقتدارات حاصل
ہونگے جو واسطے تجویز کسی مقدمہ یا معاملہ دیوانی متداثرہ عدالت اپنی کے صاحب موصوف کو قانوناً مفوض ہو
دفعہ ۲۳۷۔ صاحب جج منسل مجاز ہے کہ کسی شخص کو یہ حکم دے کہ وہ ایسا
ڈیلگیٹ جج مجاز ہو کہ کاغذات
شہادت کی پیش کرینکا حکم دے
اور جبکہ کاغذات مذکور کے قبضہ یا اختیار میں ہونا ثابت کیا جائے عدالت میں اپنے ساتھ لا کر پیش کرے۔
اگر ایسے کاغذات یا نوشتہ کاغذات کاغذات مذکور کے قبضہ یا اختیار میں ہونا ثابت نہ کیا جائے بلکہ صرف اس
امر کا ظن غالب ہو کہ وہ شخص کاغذات یا نوشتہ مذکور کا علم رکھتا ہے تو عدالت اسکو یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ اسکی
نسبت اپنا اظہار لکھانے کے لئے عدالت میں حاضر ہو۔

اوپر شخص مذکور پر واجب ہے کہ عدالت جو سوال کرے اور لکھا جو ابدے اور اگر عدالت ارشاد کرے تو کاغذ یا نوشتہ مذکور لاکر حاضر کرے اور اگر وہ عدالت میں عند الطلب حاضر نہ ہو یا کسی سوال کا جواب نہ دے یا کاغذ یا نوشتہ مطلوبہ لاکر حاضر نہ کرے تو وہ بموجب مجبور تعزیرات ہند کے اسی سزا کا مستوجب ہوگا جس سزا کا اس وقت مستوجب ہو تا کہ مقدمہ کا فریق ہو کر حاضر ہوئے یا سوال کا جواب دینے میں قصور کرتا اور خرچہ مقدمہ کا جب اقتضائے رائے صاحب جج کے عائد کیا جائے گا۔

دفعہ ۲۳۸۔ چاہیے کہ کارروائی عدالت صاحب جج ضلع کی عطا کردہ وٹ و چٹھیا تھمتی نسبت عطا کردہ وٹ و چٹھیا تھمتی نسبت عطا کردہ وٹ و چٹھیا تھمتی کے باستناد اس صورت کے جس کا ذکر دوسری طرح پر آئندہ ہوا ہے جہاں تک بنظر حالات مقدمہ ممکن ہو مطابق احکام مجموعہ عدالت دوائی کو مقرر کیا جائے

دفعہ ۲۳۹۔ جب تک کسی شخص متوفی کے وصیت نامہ کا پر وٹ عطا نہ ہو یا اس کی جائیداد کا کوئی تھتم مقرر نہ کیا جائے اور ضلع کے صاحب جج کے جسکے علاقہ میں متوفی کی جائیداد کا کوئی جزو واقع ہو اختیار رہے گا بلکہ اس کو لازم ہے کہ بر طبق درخواست کسی شخص کے جو جائیداد متوفی میں حق رکھنے کا دعویدار ہو اور دوسری سب صورتوں میں جیسا صاحب جج کو گمان ہو کہ جائیداد کو نقصان یا فزیر پہنچنے کا اندیشہ ہو جائیداد کی حفاظت کیلئے دست اندازی کرے اور اگر مناسب سمجھے تو اسی غرض سے کسی عہدہ دار کو جائیداد اپنے ذمہ لینے اور اس پر قابض رہنے کے لئے مقرر کرے۔

مقدمہ وصیت میں ہائیکورٹ کو اختیار مقرر کرنے رسیور کا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ

جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ دفعہ ۱۷۹

دفعہ ۲۴۰۔ چاہیے کہ صاحب جج ضلع کسی شخص متوفی کے وصیت نامہ چٹھیا تھمتی عطا کرے یا جائیداد متوفی کے اس صورت میں بہرہ وٹ و چٹھیا تھمتی عدالت کے عطا کرے جبکہ بذریعہ درخواست عدالت اس شخص کے جو پر وٹ یا چٹھیا تھمتی کا خواہاں ہو کہ درخواست مذکور کی تصدیق حسب تذکرہ آئندہ کی جائے گی یہ امر ثابت ہو کہ موصی یا وہ شخص جس نے بلا وصیت وفات پائی اپنی وفات کی وقت کوئی سکونت مستقل یا جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اندر علاقہ صاحب جج موصوف کے رکھتا تھا ڈسٹرکٹ جج کسی پارسی کو چٹھیا تھمتی عطا نہیں کر سکتا جبکہ متوفی کی وفات کی وقت اس کی کوئی جائیداد یا کوئی

مقررہ جائے رہائش اور سکے ضلع میں نہ ہو، ایکسپورٹ مدر اس کو کوئی اختیار و بارہ عطا کرنے پر و بیٹ وصیت یا چھٹیاں اہتمام ترک اس متوفی شخص کو نہیں ہے جو محدود پریزیڈنسی کے اندر نہ رہتا ہو اور حدود دیگر کے اندر جائیداد چھوڑ گیا ہو (۱۷) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۷-۱۸۸۔

دفعہ ۲۴۱۔ جب ایسی درخواست ایسے ضلع کے صاحب جائیداد کے متوفی اس کو منتقل نہ رکھتا تھا جس کے حضور گذرے پیش شخص متوفی اپنی وفات کے وقت سکونت

مستقل نہیں رکھتا تھا تو صاحب جائیداد کو اختیار ہے کہ اگر صاحب موصوف کی دانست میں درخواست کا دوسرے ضلع میں زیادہ انصاف یا آرام کیا تھوڑے ہونا ممکن ہو درخواست کو نامنظور کرے یا اگر درخواست بعض چھٹیاں تھمتی کیلئے ہو چھٹیاں تھمتی مطابق یا مجددی اس جائیداد کے جو ایک علاقہ میں ہو عطا کرے۔

دفعہ ۲۴۱۔ (الف) جائیز ہے کہ پروبیٹ اور چھٹیاں اہتمام ترک مفوض الی عطا کر سکتا ہے جب اس کے حاصل کرنے کی درخواست کسی مفوض الیہ کے پاس گذرے مفوض الیہ

مذکور کی طرف سے اذن و مقدمات میں عطا ہوں جو غیر نزاعی ہوں بشرطیکہ درخواست کے مضمون جسکی تصدیق حسب فصلہ ذیل ہوگی، یہ واضح ہو کہ موصی یا متوفی غیر وصیتی جیسا حال ہو اپنی وفات کی وقت ایسے مفوض الیہ کے علاقہ حکومت میں ہو و و باش رکھتا تھا۔

دفعہ ۲۴۲۔ پروبیٹ یا چھٹیاں تھمتی شخص متوفی کی تمام جائیداد اور مال منقولہ کا ناظم و مختصم ہونا اور غیر منقولہ پر جو اس حصہ ملک کے اندر ہو جس میں پروبیٹ وغیرہ عطا کیا جائے یا چھٹیاں

مختصمی عطا کی جائیں، ان پر نیز ہونگی اور اس کے بعد حق قائم عامی متوفی کا بمقابلہ جلد بیرونان شخص متوفی اور جلد قابضان اس جائیداد کے جو متوفی کی ملکیت ہوں ناظم اور مختصم ہوگا اور جب قدر مدلیں اس شخص کو جس کے نام پروبیٹ یا چھٹیاں تھمتی عطا ہوئی ہوں اپنا قرضہ ادا کریں اور جب قدر لوگ جائیداد مقبوضہ اپنی شخص کو گور کو حوالہ کریں وہ ان افعال کی بابت ہر طرح سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔

یہ مگر شرط ہے کہ پروبیٹ اور چھٹیاں اہتمام ترک جو عطا کی جائیں۔

(الف) عدالت العالیہ ایکسپورٹ کی طرف سے۔ یا

۱۷ دفعہ ۲۴۱، ایکٹ ۱۸۹۶ء کی دفعہ ۳ ملاحظہ طلب۔ ۱۸ الفاظ زیر: "بروٹے ایکٹ ۱۸۹۶ء انرا دہوئے ہیں" ۱۹ شرط ۲۴۱ بجائے سابقہ شرط کے بروٹے دفعہ ۲۴۱ ایکٹ ۱۸۹۶ء قائم کی گئی ہے۔

(۱۷) انڈین لارپورٹ ممبئی جلد ۶ صفحہ ۶۸۹- (۱۸) انڈین لارپورٹ مدر اس جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۰-۱۲۱۔

رَب) صاحب حج ضلع کی طرف سے جبکہ متوفی بروقت اپنی وفات کے اپنا مستقل مقام سکونت دسیج کے علاقہ اختیار کے اندر رکھتا ہو اور دیسا حج اس بات کی تصدیق کرے کہ اس جائیداد اور ملکیت کی اہلیت جو صوبہ کی حدود کے باہر واقع ہے اور جس پر پروبیٹ اور چھٹیاں اہتمام ترکہ اثر پذیر ہو گئی دس ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہے۔

بجز اسکے کہ حکم عطاءے پروبیٹ وغیرہ میں اسکے برخلاف ہدایت ہو برٹش انڈیا کے ہر مقام پر یکساں اثر رکھیں گی۔

رسوم پروبیٹ صرف اس ترکہ پر واجب الادا ہے جو مومی کی وفات پر برٹش انڈیا میں موجود ہو (۱)

دفعہ ۲۴۲ الف۔ (۱) جبکہ پروبیٹ یا چھٹیاں اہتمام ترکہ ہائیکورٹوں میں سٹرنٹیکٹ عطا شدہ تحت شرط دفعہ ۲۴۲ کا ارسال کیا جائے ہائیکورٹ یا صاحب حج ضلع نے عطا کر کی ہوں اور انکا وہی اثر ہو ا ہو جیسا دفعہ ۲۴۲ میں مذکور ہے تو ہائیکورٹ یا صاحب حج ضلع کو لازم ہے کہ انکا ایک سٹرنٹیکٹ مرقوم الذیل عدالتوں میں ارسال کرے یعنی۔

(الف) جب ہائیکورٹ کی طرف سے عطا ہو تو ہر دوسری ہائیکورٹ میں۔

(ب) جب صاحب حج ضلع کی طرف سے عطا تو اس ہائیکورٹ میں جسکا دیسا حج تحت ہو اور ہر دوسری ہائی کورٹ میں۔

(۲) ہر سٹرنٹیکٹ متذکرہ دفعہ تحتی (۱) کا مضمون حسب ذیل ہو گا۔ یعنی:-

میں (۱-ب) رجسٹرار (یا جیسی کہ صورت ہو) عدالت عالیہ ہائیکورٹ مقام کا (یا یہی کہ صورت ہو) بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہوں کہ بتاریخ ۱۸۶۵ء عدالت عالیہ ہائی کورٹ مقام (یا جیسی کہ صورت ہو) نے وصیت کا پروبیٹ (یا چھٹیاں اہتمام ترکہ جائیداد) (ج-د) ساکن متوفی کا بنام (۵-و) ساکن اور (ز-ح) ساکن کے عطا کیا اور وہ پروبیٹ (یا چھٹیاں اہتمام ترکہ) تمام برٹش انڈیا میں کل جائیداد متوفی پر اثر رکھے گا (یا اثر رکھیں گی) اور یہ سٹرنٹیکٹ اس عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں جہاں وہ گندے داخل رہے گا۔

(۳) جبکہ سائل کسی جزو جائیداد کی نسبت یہ لکھے جیسا کہ بعد ازیں دفعات ۲۴۴ و ۲۴۶ میں حکم ہے کہ وہ

انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۹-۱۴۰ دفعہ ۱۸۶۵ء بجائے سابقہ دفعہ کے بروئے دفعہ ۲۴۲ ایکٹ ۱۸۶۵ء و مشرچ

دوسرے صوبہ کے صاحب جج ضلع کے علاقہ اختیار کے اندر واقع ہے تو اس عدالت کو جبکو سٹرٹیکٹ مندرکہ دفعہ
تحتی (۱) ارسال کر نیک حکم ہو لازم ہو گا کہ اسکی ایک نقل میرے صاحب جج ضلع کے پاس ارسال کرے۔ اولوی
نقل وہ صاحب جج ضلع کے پاس نقل مذکور پہنچے داخل کر لے گا۔

برائے ایکٹ ۱۸۶۵ء کے دفعات ۲۴۲ و ۲۴۳ (الف) ۲۴۶ و ۲۴۷ (الف) میں لفظ ہائیکورٹ سپر اوڈیل بجائیکلی اور یہ سمجھا
جائے گا کہ اس سے ہمیشہ یہی مراد لی گئی (الف) عدالت ہائیکورٹ جو فی زمانہ سنہ جلوس ۲۴ مکہ مغیرہ کنویریہ ہائیکلی کی رو سے
قائم کی گئی ہو۔ (ب) عدالت ججفیکورٹ پنجاب (ج) عدالت ریکارڈ رنگون۔

دفعہ ۲۴۳۔ درخواست پرو بیٹ یا چھٹیا تہمتی کا بشرطیکہ وہ
ضابطہ پیش ہو کہ تصدیق ہوگئی ہو تہمت قطعی ہو یا
آئندہ ہو لی ہو اس امر کے جواز کے لئے کافی ہے کہ حاکم عدالت او سپر پرو بیٹ یا چھٹیا تہمتی عطا کرے
اور اعتراض اس امر کا کہ موصی یا دہ شخص جو بلا وصیت فوت ہو گیا اپنی وفات کے وقت ضلع کے اندر سکونت متقل
یا جائیداد نہ رکھتا تھا واسطے منسوخی حکم عطا ہے پرو بیٹ وغیرہ کے موثر نہ ہو گا الا اس صورت میں کہ مقدمہ واسطے
منسوخی حکم عطا کے بجائیکہ وہ بذریعہ فریب ہی عدالت مائل ہو رجوع کیا جائے۔

دفعہ ۲۴۴۔ درخواست پرو بیٹ
گندے جو صاف زبان انگریزی یا اس زبان میں لکھا گیا ہو جس میں اس عدالت کی معمولی کارروائی ہوتی ہو
جس میں درخواست گذرانی جائے اور وصیتنامہ اس کے ساتھ منسلک ہے اور چاہے کہ سوال میں
وقت وفات موصی کا۔

اور یہ بیان کہ وصیتنامہ موصی کا وصیتنامہ اخیر ہے۔

آئندہ کہ وہ حسب ضابطہ موصی کی طرف سے تحریر پایا۔

اور اس مال کی تعداد جسکے سائل کے قبضہ میں آنے کا احتمال ہے اور یہ کہ سائل وہی موصی ہو
جسکا نام وصیتنامہ میں مذکور ہے۔

اور اگر درخواست بھجور صاحب جج ضلع گذرے تو علاوہ مراتب سند کے سوال میں بھی لکھا جائیگا
کہ شخص متوفی اپنی وفات کے وقت سکونت متقل یا کچھ جائیداد منقول یا غیر منقولہ صاحب جج موصوف کے علاقہ

کے اندر رکھتا تھا۔ اور جب درخواست مفوض الیہ ضلع کے پاس گزری تو اس میں بھی لکھا جائیگا کہ شخص متوفی کے وفات کی وقت ایسے مفوض الیہ کے علاقہ حکومت میں بود و باش رکھتا تھا۔

”جبکہ درخواست صاحب جج ضلع کے پاس گزری اور کوئی جزو جایدا جو غالباً سائل کے قبضہ میں نہیوالا ہو دوسرے صوبہ میں واقع ہو تو سوال میں مزید برآں تعداد جایدا و مذکور کی جوہر صوبہ میں واقع ہوا و وہ صاحبان جج ضلع جبکہ علاقہ اختیار میں ویسی جایدا و واقع ہو مذکور ہونگے“

برکتیں گزرنے درخواست بغرض عطا ہے پروبیٹ کسی وصیتنامہ کے عدالت کا جسکے رد و درخواست گزری ہو یہ کام نہیں ہے کج بحث حق متعلقہ ایسی جایدا کی نسبت جبکہ بروئے وصیتنامہ منتقل کیا جانا ثابت ہوا ہو لہذا کرے عطا ہے پروبیٹ سے کسی ایسے شخص کے حقوق کو نقصان نہیں پہونچتا جو ایسی جایدا کا دعویٰ رہو اور عطا ہے پروبیٹ دگر سی عدالت کی جسکو کوئی اور عدالت سوائے فریب یا نہ ہونے اختیار کے اور بنا پر منسوخ نہیں کر سکتی (۲۱)

ایک زبانی وصیت کا جو بعد میں تحریر کی گئی ہو پروبیٹ عطا کیا جاسکتا ہے (۳۱)

ملاحظہ ہو نمبر ۱۹۰۰ جناب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۲۳۴۔ نوعیت عطیہ عام اور غیر محدود ہونی چاہئے (۴۱) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۷۰ زیر دفعہ ۲۳۵۔

دفعہ ۲۴۵۔ جن صورتوں میں وصیتنامہ علاقہ زبان انگریزی یا زبان معمولی درخواست کے ساتھ منسلک ہوگا کارروائی عدالت کے کسی اور زبان میں لکھا گیا ہو لازم ہے کہ ترجمہ وصیتنامہ نوشتہ ترجمہ عدالت بشطریق وہ ایسی زبان ہو جسکے لئے ترجمہ مقرر ہو درخواست کیساتھ منسلک کیا جائے اور اگر وصیتنامہ کسی زبان میں ہو تو ترجمہ نوشتہ اس شخص کا جو اس زبان میں ترجمہ کر نیکی لیاقت رکھتا ہو منسلک کیا جائیگا اور صورت آخر الذکر میں ترجمہ کا ترجمہ اس کے ذیل میں اس عبارت سے تصدیق لکھے گا کہ۔

میں سہی اقرار کرتا ہوں کہ اصل وصیتنامہ کی زبان اور خط جو بی پڑھ سمجھ سکتا ہوں اور عبارت مرقومہ بالا اس کا ترجمہ صحیح اور معتبر ہے۔ *

دفعہ ۲۴۶۔ لازم ہے کہ درخواست حصول چھیات بمقتبی بذریعہ ایس سوال کے گزرنے جو صاف صاف اس زبان میں لکھا گیا ہو جسکا اوپر مذکور ہوا ہے۔

۱۔ ترجمہ شدہ بروئے ایکٹ ۱۸۶۵ء دفعہ ۱۸۸۹ء دفعہ ۳۴ + ۵ فقرہ مذکور کے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۸۹۱ء زیر دفعہ ۱۱ (۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۸۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۷۔

اور انہیں وقت اور مقام و ذات شخص متوفی کا۔

اور اسکے اہل و عیال یا دیگر اقربا کے نام اور ان کے مختلف مقامات سکونت۔

اور ذکر اس حق کا جسکی رو سے سائل دعویٰ کر رہا ہے۔

اقدس امر کا کہ شخص متوفی صاحب حج ضلع یا مفوض الیہ ضلع کے علاقہ کے اندر جسکے حضور درخواست کی گئی کہ یہ جائیداد چھوڑ گیا ہے معہ تعداد مال متوفی کے جو بطن غالب سائل کے اختیار میں وہ آئینہ گاہ پر کیا جائے۔ اور جب درخواست مفوض الیہ کے پاس گزرے تو اس میں بھی لکھا جائے گا کہ شخص متوفی و ذات کی وقت ایسے مفوض الیہ کے علاقہ حکومت میں بود و باش رکھتا تھا۔

جبکہ درخواست صاحب حج ضلع کے پاس گزرے اور کوئی جزو جائیداد جو غالب سائل کے قبضہ میں آئیو الا ہو دوسرے صوبہ میں واقع ہو تو سوال میں مزید بیان تعداد جائیداد مذکور کی جوہر صوبہ میں واقع ہو اور وہ صاحبان حج ضلع جسکے علاقہ اختیار میں دیسی جائیداد واقع ہو مذکور ہونگے۔

لاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ مداس جلد ۱۹ نمبر ۵۸ زیر دفعہ ۲۶۱۔

جہاں کہ بعد اسکے کہ ڈسٹرکٹ جج کی طرف سے چھٹیاں اتہام ترک عطا کی گئیں معلوم ہوا کہ جائیداد متوفی بیرون از حدود اختیارات ڈسٹرکٹ جج واقع ہے ادا سٹے چھٹیاں اتہام کا ہائیکورٹ سو حال کرنا قرین مصلحت ہو تو مناسب طریق معطی لہ کیلئے یہ ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ جج کے پاس درخواست واسطے تنسیخ چھٹیاں اتہام عطا کردہ ڈسٹرکٹ جج کے کرے اور بعد حصول تنسیخ چھٹیاں مذکور کے درخواست واسطے حصول جدید چھٹیاں اتہام کے ہائیکورٹ میں کرے۔

بعض صدوق میں مزید بیان سوال وغیرہ میں جو واسطے پروبیٹ یا چھٹیاں اتہام ترک کرے ہو عبارت دفعہ ۲۴۲ میں واسطے پروبیٹ وصیت یا چھٹیاں منہی کسی جائیداد کے اس مراد سے درخواست کرے کہ وہ تمام برٹش انڈیا میں اثر رکھیں اسے لازم ہے کہ اپنا سوال میں علاوہ امور مذکورہ دفعات ۲۴۴ و ۲۴۶۔ ایکٹ ہذا کے یہی لکھے کہ اس حد کے یقین کے اس وصیت کے پروبیٹ یا اسے جائیداد کی چھٹیاں اتہام ترک کیلئے اس غرض سے کہ اسکی تاثیر حسب تذکرہ بالا ہو کسی اور عدالت میں درخواست نہیں دی گئی ہے۔

۱۵ فقرہ ۲۱ بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۹۶۷ء زیر اد ہوا ہے۔ ۱۵ دفعہ نہا بجائے سابقہ دفعہ کے بروئے دفعہ ۲ ایکٹ

۱۵ فقرہ ۲ قائم کی گئی ہے۔ (۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۵۔

یا جبکہ کوئی ویسی درخواست گندہ کی ہو یہ لکھے کہ کس عدالت میں درخواست گندہ کی ہے اور کس شخص یا کن شخص نے درخواست گندہ کی ہے اور کون کون کا عدالتی راکر کوئی ہونا اسیر کی گئی۔

۲۲) جس عدالت میں کوئی ویسی درخواست حسب شرط دفعہ ۲۲ گندہ کی ہو اسکو اختیار ہے کہ اگر اسکے نزدیک مناسب ہو درخواست مذکور نامعلوم کرے۔

دفعہ ۲۴ درخواست پروڈیٹ یا چھٹیاں چھٹی سائل کے دستخط اور تصدیق ہونی چاہیے۔

۲۴) پروڈیٹ یا چھٹیاں چھٹی کی درخواست پر ہمیشہ سائل کے دستخط اور اگر اسکا کوئی وکیل ہو تو وکیل کے بھی دستخط ثبت ہو کر سائل کی طرف سے تصدیق حسب مندرجہ ذیل یا اسی مضمون کی اور عبارت سے لکھی جائے گی۔

میں مسما۔ کہ سوال ہذا کا سائل ہوں اس تحریر کی رو سے اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے جہاں تک مجھ کو علم اور یقین ہے صحیح اور راست ہے۔

دفعہ ۲۴۸ درخواست پروڈیٹ پر ایک گواہ وصیت کی تصدیق کا ہونا تصدیق متذکرہ صدر کے گواہان وصیت نامہ میں سے اگر دستیاب ہو سکیں کم سے کم ایک گواہ سوال کو بذریعہ ارقام عبارت مندرجہ ذیل کے تصدیق کر گیا۔

میں مسما۔ کہ مندرجہ گواہان وصیت نامہ اخیر موصی متذکرہ سوال ہذا کے ایک گواہ ہوں اس تحریر کی رو سے اقرار کرتا ہوں کہ جو وقت موصی مذکور نے اپنے دستخط یا نشان جیسا کہ موقع ہو وصیت نامہ پر ثبت کیونکہ میں حاضر فرائض تھا ریا کہ موصی مذکور نے ہمارے بالمشافہ دستاویز مسئلہ سوال ہذا کو اپنا وصیت نامہ اخیر تسلیم کیا ہے۔

دفعہ ۲۴۹ سوال یا اقرار میں جسکی تصدیق کرینا اس قانون بیان کرینکی علت میں سزا میں حکم ہے کوئی ایسا بیان شامل کیا جائے جسکو شخص تصدیق کنندہ دروغ جانتا یا سمجھتا ہو تو ایسا شخص مطابق احکام اس قانون کے مستوجب سزا ہوگا جو جھوٹی گواہی دینے یا بنا کر کی سزا دی کیلئے اسوقت نفاذ پذیر ہو۔

دفعہ ۲۵۰ ہر صورت میں صاحب جج ضلع یا مافوض الیہ ضلع جج سائل کا امانتاً اظہار کیا

کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھو خود سائل کا اظہار بحلف یا اقرار صلح یومے اور

طلبی ثبوت مزید نیز سائل سے ثبوت مزید نسبت تحریر یا بنا بطور وصیت نامہ یا استحقاق سائل یا بد حصول چھٹیاں چھٹی کے جیسا موقع ہو طلب کرے اور

اور جسے اشتہار بغرض اس ضمن کے اشتہارات جاری کرے کہ جب قدر اشخاص جائیداد متوفی میں کچھ حق معاینہ کا مدد و ایات رکھنے کے دعویدار ہوں وہ قبل عطلے پرو بیٹ یا چھٹیات مچھمتی کے حاضر ہو کر عدالت کی علمد آمد کا معاینہ کریں۔

مشہری اشتہار چنانچہ اشتہارات مذکور مکان عدالت کے کسی منظر عام پر اور نیز ضلع کے صاحب کھلکار کی کچھ ہری پر آویزاں کئے جائینگے اور سولے اسکے ضبط صاحب جج جسے اشتہار صادر کیا ہو ہدایت کرے مشہر اور منتشر کئے جائینگے۔

”جبکہ سائل کی جزو جائیداد کی نسبت یہ لکھے کہ وہ دوسرے صوبہ کے صاحب جج ضلع کو علاقہ اختیار کے اندر واقع ہے تو صاحب جج ضلع جاری کنندہ اشتہار مذکور کو لازم ہو گا کہ ایک نقل اشتہار کی ویسی دوسرے جج ضلع کے پاس بھجوا دے جبکہ کو لازم ہو گا کہ اسے اس طریقہ پر شہر کرے کہ گویا اسے خود اس اشتہار کو جاری کیا اور نیز اسکو لازم ہو گا کہ اس صاحب جج ضلع کے پاس جسے اشتہار جاری کیا تھا ویسی مشہری کی تصدیق کرے

تقریباً قومی ہندو نے بکر کو جو اس کا پیستونی بیان کیا گیا ہے۔ اور خالد کو جو بحالت ہونے تبیت کے اسکا وار ہوتا ہے جو ذکر وفات پائی۔ بروقت درخواست کے جو بکر نے واسطے عطلے پرو بیٹ و مشامہ کے بعد اجراء طلاق کیا معمولی کے گذرانی۔ خالد کے قرضخواہان نے حاضر ہو کر نسبت عطلے پرو بیٹ کو اعتراض کیا بوجوب ایکٹ وراثت کے جبکہ وہ بوجوب ایکٹ و مشامہ اہل ہندو کے متعلق کیا گیا۔ بخوبی دھوئی کہ قرضخواہان ایسے اشخاص نہیں ہیں جنکو ترک متوفی میں کوئی حق حاصل ہو اور اسوجہ سے انکو منصب پیش کرنے اعتراض کا نسبت عطلے پرو بیٹ کے نہیں ہو (۱) نیز ملاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۷۷ زیر دفعہ ۲۳۵ نمبر ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۲۳۴۔

سوالات امتناعی نسبت عطلے دفعہ ۲۵۱۔ سوالات امتناعی نسبت عطا ہونے پرو بیٹ یا پرو بیٹ و چھٹیات مچھمتی۔ چھٹیات اہتمام ترک صاحب جج ضلع یا ضلع کے مفوض الیہ کے پاس گذر سکتے ہیں پس بغور داخل ہونے کسی سوال امتناعی کے رد و برو کسی مفوض الیہ ضلع کے اسکو لازم ہے کہ سوال کی ایک نقل صاحب جج ضلع کے پاس بھیج دے اس طرح بغور داخل ہونے کسی سوال امتناعی کے بخسوس

نصہ فقرہ مذکور دے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۹۰۳ء ایذا ہوا ہے کہ ترمیم شدہ بروئے دفعہ ۵۔ ایکٹ ۶۱۸۸۱

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۸۔

کسی جج ضلع کے ایک نقل اسکی اس مفوض الیہ ضلع کے پاس اگر کوئی ہو بھیجی جائے گی جسکے علاوہ حکومت کے اندر شخص متوفی حسب مضمون سوال کے اپنی وفات کی وقت رہتا تھا اور نیز کسی اور جج یا اور مفوض الیہ ضلع کے پاس مل ہوگی جسکے پاس صاحب جج ضلع کے نزدیک نقل بھیجی مقتضائے مصلحت معلوم ہو۔

دفعہ ۲۵۲۔ عذر داری کی یہ عبارت ہوگی بمقدمہ جا یا دوسری متوفی

ساکن جو بتاریخ ماہ مقام پر فوت ہو گیا۔ بلا اطلاع مجھ ساکن کے میچک دست اندازی نہ کی جائے۔

دفعہ ۲۵۳۔ بعد اس کے کہ یورپٹ یعنی عذر داری

کارروائی ہوگی تا وقتیکہ عذر دار کو اطلاع نہ دیا جائے۔ نسبت عطا پروبیٹ یا چھٹیاں مہتممی کے صاحب جج یا اس

عہدہ دار کے پاس داخل ہو جائے جسکے روبرو سوال پیش یا جسکے پاس اطلاع غامب اطلاع اس امر کے کہ

عذر داری روبرو کسی اور مفوض الیہ کے داخل ہوئی ہے بھیجا گیا ہو کوئی کارروائی عدالت اور سوال حصول

پروبیٹ یا چھٹیاں مہتممی کے اس وقت تک نہ کی جائیگی کہ عدالت شخص منسل کنندہ عذر داری کو اس مضمون کی

اطلاع پہنچائے جو معقول معلوم ہو۔

دفعہ ۲۵۳۔ (الف) ضلع کے مفوض الیہ کو کسی ایسے مقدمہ میں پروبیٹ

یا چھٹیاں مہتممی عطا ہونے کی گیک یا چھٹیاں اتہام ترک عطا کرنے کا اختیار نہ ہوگا جس میں نسبت استحقاق حصول اختیار

مذکور کے باہر نہ نزع ہو یا جس میں مفوض الیہ کو سبب سے یہ معلوم ہو کہ اسکی عدالت پروبیٹ یا چھٹیاں

اتہام ترک دینا مناسب نہیں ہے۔

توضیہ۔ لفظ نزاعی سے مراد ہے حاضر و ناکی شخص کا اصال تا یا معرفت کسی مختار ذی اختیار

یا کسی دلیل مقررہ باضابطہ کے بغرض و پیشی اعتراض نسبت استدعاے سائل کے۔

دفعہ ۲۵۳۔ (ب) ہر مقدمہ جس میں نزاع باہمی نہ ہو مگر ضلع

مقامات قابل شہادہ غیر نزاعی میں کے مفوض الیہ کو اشتباہ ہو کہ آیا پروبیٹ یا چھٹیاں اتہام ترک عطا کرنا

مناسب یا نہیں یا جب کوئی بحث نسبت عطا یا درخواست عطا پروبیٹ یا چھٹیاں اتہام ترک کے پیدا ہو

ضلع کا مفوض الیہ مجاز ہوگا کہ اگر مناسب سمجھے کیفیت راہ نزاع کی صاحب جج ضلع کے پاس مرسل کرے اور جج

۱۔ دفعہ ۲۵۳ ویکٹ ۱۸۶۹ء کی دفعہ ۲۵۳ کو ترمیم کی گئی ہے۔ ۲۔ دفعہ ۲۵۳ (الف، و ب) درج (برڈ) ویکٹ ۱۸۶۹ء دفعہ ۲۵۳ کی گئی ہے۔

موصوف کو اختیار ہوگا کہ مفوض الیہ ضلع کو واسطے طے کرے مرتب درخواست کے مطابق اُن ہدایات کے جو اس
جج ضروری سمجھ کر اس کے پاس مل کرے حکم دے یا مفوض الیہ ضلع کو نسبت مرتب مندرجہ درخواست کے
کارروائی مزید کرے نہایت کے اور فریق درخواست کنندہ عطا کے پروبیٹ وغیرہ کو جج کی عدالت میں
درخواست دینے کی ہدایت کرے +

دفعہ ۲۵۳ (رج ۱)۔ ہر مقدمہ نزاعی میں یا جس میں ضابطہ جبکہ نزاع ہو یا مفوض الیہ یہ خیال کرے
کہ پروبیٹ یا چٹھیاں استہام ترکہ کے لئے
اوس کی عدالت سے انکار کیا جانا چاہیے
ان دستاویزات کے جو اسکے ساتھ داخل ہوئی ہوں درخواست کنندہ کو اس غرض سے واپس کجائیگی کہ
وہ درخواست مذکور کو مع دستاویزات کرج ضلع کے روبرو پیش کرے الا اوصورت میں کہ ضلع کا مفوض
الیہ بلحاظ اصول انصاف کے انکو جویر رکھ لینا مناسب ہو اور اس تحریر کی رو سے اپنے جبراً رکھ لینے کا
اختیار بھی دیا جاتا ہے اور اس صورت میں مفوض الیہ ضلع درخواست کو صاحب جج ضلع کو پاس بھیج دے گا +
دفعہ ۲۵۴ جب صاحب جج یا مفوض الیہ ضلع کو کسی وقت نامہ
خطا پروبیٹ کا زمین بھر عدالت ہونا
کا پروبیٹ عطا کرنا مناسب معلوم ہو تو مشا را الیہ قطعہ پروبیٹ زمین بھر عدالت حسب عبارت مندرجہ
ذیل غایت کرے گا۔

ہم کہ جج ضلع کے ہیں { یا ہم جو ٹولی کیٹ یعنی مفوض الیہ واسطے عطا کرنے
پروبیٹ یا چٹھیاں استہام ترکہ اندر علاقہ کے ہیں } اسجگہ مفوض الیہ کے علاقہ حکومت کی حدود
لکھی جائیگی { اس تحریر کی رو سے خاص و عام کو اطلاع دیتے ہیں کہ تاریخ
سنہ کو ویتنامہ اخیر سے سابق ساکن کا جسکی ایک نقل شامل پروبیٹ نہا ہے ہمارا
روبرو ثابت ہو کر اوسکی رجسٹری کی گئی اور اختیار استہام نسبت جائیداد اور دیون یافتنی متعلق
مذکور اور ہر شے کے جو ویتنامہ سے کی طرح تعلق رکھتی ہوں سے کو جو بھی مندرجہ ویتنامہ مذکور ہے
عطا کیا گیا اور اسنے یہ کلام اپنے نوں لیا کہ جائیداد مذکور کا استہام کرے۔ اور اس جائیداد و پاناروپہ کا
ایک مقررہ صحیح تعلیقہ اس عدالت میں اس عطا کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر یا اسقدر مدت مزید کے

اندر جو عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے۔ تیار کر کے پیش کرے اور نیز تاریخ مذکور سے ایک سال کے اندر
یا اس قدر مدت مزید کے اندر جو عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے۔ ایک صحیح حساب اُس جاویدا اور پاننانہ
کا اس عدالت میں گزارنے۔ ❦

دفعہ ۲۵۵۔ جب کبھی صاحب حج ضلع یا مفوض الضلع کو کسی متوفی کی جائیداد میں زمین بھر عدالت ہو جائے تو حج موصوف چھٹیاں مٹھتی زمین بھر اس کی عدالت کے حسب عبارت مندرجہ ذیل عطا کرے گا۔

ہم کنج ضلع کے میں یا ہم جو ڈیگی گیلٹ لینے مفوض الیہ واسطے عطا کرنے پر ورٹ
یا چٹھیا اتہام ترکہ اندر علاقہ کے ہیں (اینگلہ مفوض الیہ کے علاقہ حکومت کی حدود کسی جاہانگی) [ا] تحریک
کی رو سے خاص نام کو اطلاع دیتے ہیں کہ تاریخ ۱۴ سنہ کو چٹھیا تھمتی (معہ یا بلا انسلک
وقعت نام جیسا موقعہ ہو) نسبت جائیداد و دیون یافتی مسٹ متوفی سابق ساکن کے مسٹ کو
باپ متوفی کا ہے یا جیسا موقعہ ہو عطا رہی تھیں اور اس نے یہ کام اپنے ذمہ لیا کہ جائیداد نوکر کا اتہام
کرے۔ اور اس جائیداد کا پاناروپہ کا ایک پورا اور صحیح تعلیقہ اوس عدالت میں اس عطا کی تاریخ سے
چھ مہینے کے اندر یا اس قدر مدت فرید کے اندر جو عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا کرے تیار کر کے پیش
کرے۔ اور نیز تاریخ مذکور سے ایک سال کے اندر یا اس قدر مدت فرید کے اندر جو عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا کرے
ایک صحیح حساب جائیداد اور پاناروپہ کا اُس عدالت میں گزارنے کا

شہادت نامہ ہستی [دفعہ ۲۵۶] شخص نے جو حکم و چشیات اہتمام ترک کر عطا ہوئی ہوں۔ لازم ہے کہ قطعہ اقرار نامہ سومہ صاحب حج عدالت ضلع جو صاحب حج دقت کو فائدہ کیلئے رہ گیا بشمول نام ایک یا زیادہ ضامن یا ضمانتوں کے اس اقرار کے ساتھ لکھ دے کہ ہم تمام کام وصول تحصیل اور اہتمام جائیداد و موقوفیہ کی دیاں انجام دینگے چنانچہ وہ اقرار نامہ اس نمونہ کے مطابق لکھا جائیگا جو صاحب حج وقتاً فوقتاً بذیلیہ کسی حکم خاص یا عام کے بخور کرے۔

ایسے اقرارناموں پر پرزور اشارے کیے تعلق ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۸۸۹ء دفعہ ۱۱۱۳ء حسب مفہوم ۱۱۱۳ اور ۱۱۱۴ کے
واسطے حسب سابق تفصیل ہو وصل داتہام ترکہ شخص متوفی کے صاحب جمع ضلع کو ضمانت مارہم خرید کر دینے کو مسترد ہو گیا۔

دفعہ ہذا کے روسے مفروضی ہے کہ ایک ضمانت نامہ ہر ایک صورت میں لیا جانا چاہیئے۔ مگر کسی تصدیق محدود یا خاص اہتمام کی صورت میں عدالت کے حکم سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور انگلستان کے طریق کی پیروی کی جا سکتی ہے (۱)۔

دفعہ ۲۵۷۔ انتقال ضمانت نامہ مستثنیٰ۔ عدالت مجاز ہے کہ اگر سوال کے ذریعہ سے استدعا کیا جائے اور عندا محصول اطمینان اس امر کے کہ اقرار نامہ کا ایفا نہیں ہوا ہے شرائط مناسب درباب ضمانت یا درباب داخل ہونے مبالغ وصول شدہ کے عدالت میں یا اور طرح پر حسب اقتضا کے مائے اپنے مقرر کر کے اقرار نامہ کو کسی اور شخص لینے اور اسکے اوصیا یا محضمان ترکہ کے نام منتقل کر دے اور اس وقت سے وہ شخص اقرار نامہ کی بنا پر اپنے نام سے نالٹ کر نیکار کا وسیع طرح مستحق ہو گا کہ گویا وہ اقرار نامہ ابتداء اسی کے نام پر لکھا گیا تھا نہ بنام صاحب حج عدالت کے اور شخص مذکور بطور امین بنجانہ جبکہ شخص حقدار جائیداد کے اقرار نامہ کی رو سے اس کل تعداد کے وصول کر نیکار مستحق ہو گا جو بوجہ اخراج کسی شرط اقرار نامہ کو واجب الادا ہو گئی ہو۔

اقرار نامہ اہتمام جو محضتم نے مطابق دفعہ ۲۵۶۔ ایکٹ ہذا تحریر کیا ہو۔ اس میں کسی رشتہ دین نہیں ہے جبکہ ذکر مستثنیٰ دفعہ ۲۵۷۔ ایکٹ معاہدہ میں ہے کہ مقرر اقرار نامہ بر طبق اخراج کسی شرط اقرار نامہ مذکور کے مستوجب ادا کرنے کل زمرہ رہا اقرار نامہ کا ہو۔ اور بطور منتقل الیہ سبب دفعہ ہذا کے اس زیادہ ہر وصول نہیں کر سکتا ہے۔ جو نہ ثابت کرے۔ کہ ادا کیا یا ادنیٰ شخص کا جبکہ اقرار نامہ سے تعلق ہے۔ ہوا ہے۔ پس جس صورت میں کہ منتقل الیہ اقرار نامہ مذکور خواہ کسی اور شخص نے کوئی نقصان بوجہ اخراج کسی ایسی شرط کے ادا کیا ہو جس کے لئے مقرر اقرار نامہ کو لازم تھا۔ کہ فہرست جائیداد کی اندر میعاد مقرر کے داخل کے بتجویز ہوئی کہ منتقل الیہ مستحق نہیں ہے کہ مقرر اقرار نامہ سے کوئی معاوضہ ثابت اخراج مذکور کے وصول کرے (۲)۔

دفعہ ۲۵۸۔ کسی وصیت نامہ کا پرہیٹ عطا نہ کیا جائے تاکہ واقعہ تاریخ یا چھٹیاں مضمینی وفات موسمی سے سات روز کامل نہ گزر جائیں اور کوئی چھٹیاں مضمینی عطا نہ ہوگی واقعہ تاریخ اس شخص کی وفات کی تاریخ سے جو بلا وصیت فوت ہوا ہو چودہ روز کامل نہ گزر جائیں۔

حسب دفعہ ہذا چھٹیاں مضمینی مد وصیت نامہ منسلکہ تاریخ وفات موسمی سے سات روز کامل گزر جائے بعد عطا کیا جائے گی (۳)۔
دفعہ ۲۵۹۔ ہر صاحبین جن ضلع یا موقوفہ الیہ ضلع کو لازم ہے کہ تمام اصل چھٹیاں اہتمام ترکہ مدعینہ منسلکہ عطا کرے۔ و عینا مومن کو جنگی بابت پر وہیٹ یا چھٹیاں مضمینی بانسلاک نقل وصیت نامہ کی طرف سے عطا ہوئی ہوں اپنی عدالت کے دفتر میں اس وقت تک حفاظت ہو رکھے جبکہ کوئی قاعدہ عام وصیت ناموں کی چھٹی کیلئے مقرر کیا جائے اور کوئی گورنٹ کو لازم ہو کہ واسطے معاینہ اور حفاظت ان وصیت ناموں کے جو حسب کرہ بالا ادا نہیں ہوں قواعد مرتب کرے۔

معدایک رو پریش ہئیں کرنے پڑ سکے دیکھنے کی اجازت لہجائیگی۔ درخواست خرد ہے کہ ایک رو پر یہ قیمت کے کاغذ ہوتا
پڑ لکھنے لگی ہو اور اُنہیں مراتب متذکرہ قاعدہ ماسبق درج ہوں +

قاعدہ ہفتم۔ ہندو دیشیانوں کے رجسٹر کا معائنہ یا مغلہ دیشیانوں کا سامانہ منظور شدہ قطعیوں کے سوا ہر دنگ یا ذبحہ جو بڑا
تل دوپہر سے تین بجے بعد دوپہر تک ہو سکتا ہے اور وہ ڈسٹرکٹ جج یا کسی اور عہدہ دار کی روبرو کیا جائیگا جو جج یا تحت
یا نصف درجہ اول کے اختیارات بہت محال کرتا ہو اور وہ پٹی کشن نے اس مطلب کے واسطے اسے مقرر کیا ہو سبیل کو مقرر
کے وقت قلم دوات اپنے پاس رکھنے کی اجازت ہوگی مگر یادداشت لکھنے کے لئے وہ مجاز ہوگا کہ سبیل اور کاغذ استعمال کریں
قاعدہ ہشتم۔ جو شخص مینا مدغلہ کی نقل لینی چاہیے اُسے لازم ہوگا کہ اُس مضمون کی ایک درخواست مع پانچ روپے فیس
صاحب ڈسٹرکٹ جج کی خدمت میں پیش کرے۔ یہ درخواست آٹھ آنہ قیمت کے کاغذ شاپ پر لکھی جائیگی اور میں سبیل
کا نام اور جائے سکونت و پیشہ اور دیشیانہ کیساتھ اس کا تعلق را کر کچھ ہو یا نقل کیلئے درخواست کریں گی وجہ درج کیاگی
نقل درخواست کنندہ کو صرف سوتیا کر کیاگی اور ڈسٹرکٹ جج کی مہر اور دستخط سے اس کی تصدیق ہوگی +

قاعدہ پنجم - معاینہ یا نقول کی درخواستیں اُن کا فذات کیساتھ نہ تھی کیا نیگی جو اس وقت شمار کر پڑو بیٹ یا چھٹیا
مختصری کا عطل سے متعلق ہوں جس سے وہ علاقہ رکھتے ہوں اور مدخل و مینا موں کے ربط کے خانہ کیفیت میں ایک نواح
اس مضمون کا کیا جائیگا۔

فلاں شخص نے بتایا کہ فلاں سنہ فلاں رجسٹر کا معائنہ کیا۔ یا

فلان شخص کو نقل و حرکت سے روک دیا (جیسی کہ صورت ہو)

قاعدہ پنجم۔ جو زیریں ان قواعد کے بموجب وصول ہوگا وہ سب ٹرک ٹرک کے اختیار میں رہے گا اور ان وصیتوں کی حفاظت اور معائنہ کے مطالب میں صرف کیا جائے گا جو اس کی تحویل میں رہتے ہوں +

قاعدہ یازدہم۔ مندرجہ بالا قواعد تبدیل مراتب تبدیل طلب اُن وصیتناموں سے بھی متعلق ہونگے جنکی
بابت رپورٹ یا حثیات مہتممی بمعطوفی نقل وصیتنامہ حنفی کوٹ پنجاب کی طرف سے عطا ہوں +

(اشتہار نمبر ۴۹۔ ایس۔ یوزف ۲۹۔ جون ۱۹۵۵ء پنجاب گزٹ مطبوعہ ۲ جولائی ۱۹۵۵ء حصہ اول صفحہ ۶۱) +

محل کنندہ پروبیٹ یا جیشیات بھستمی تنہا انش
کر سکتا ہے۔ تاوقتیکہ پروبیٹ وغیرہ فرسوخ نہ ہوگا

۲۶۔ بعد عطا ہونے پر پروبیٹ یا جیشیات بھستمی کے
سوائے اس شخص کے جسکو پروبیٹ وغیرہ عطا ہوا ہو کسی اور شخص کو ختم یا
نہوگا کہ اس تمام حصہ ملک کے اندر جیسے پروبیٹ وغیرہ عطا ہوا ہو متوفی کی طرف سے انش یا مقدمہ کی بنی

یا اور طرح پر متونی کی کیا تینا تھی کہ اسے الّا اور صورت میں کہ پروبیٹ یا چٹھیا تھمتی مذکور واپس لے لی گئی یا منسوخ کی گئی ہوں۔

دفعہ ۲۶۱۔ ہر مقدمہ رجوع عدالت صاحب رج ضلع میں جس میں عذر داری ہو جہاں تک ہو سکے کارروائی عدالت بطور مقدمہ نمبری حسب احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی عمل میں آنگی اور اوہیں شخص خواستگار پروبیٹ یا چٹھیا تھمتی جیسا موقع ہو مدعی اور وہ شخص جو حسب متذکرہ صدر نسبت عطا ہے پروبیٹ وغیرہ کے عذر دار ہو وہ مدعا علیہ سمجھا جائے گا۔

جہاں تک ایک شخص نے ایک وصیت کو پروبیٹ کی درخواست کی لیکن قبل از کارروایات کا شروع ہونے کے اسے واپس لے لیا تو تجویز ہوئی کہ وہ بحیثیت ایک عذر دار کے اس وصیت کو مقابلہ ایک درخواست چٹھیا تھمتی جایا د متونی کے پیش کرے یا تخریق تہا نیز تجویز ہوئی کہ گواہ احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی انشات زیر دفعہ ذمہ سے متعلق ہیں تاہم صورت حال میں چونکہ درخواست پروبیٹ قبل اجماع کے کارروایات کے واپس لی گئی تھی اسلئے دفعہ ۲۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق نہیں ہوتی (۱)

دفعہ ۲۶۲۔ جب کوئی پروبیٹ یا چٹھیا تھمتی متذکرہ کیس میں توجہ نہ لے کر پروبیٹ یا چٹھیا تھمتی کے اعتبار پر شخص وصی یا تھمتی ترک کو مبالغہ ادا کئے ہوں اور ان کے ایسے اشخاص دائرہ باوصف استرداد پروبیٹ وغیرہ کے جواز ابری الذمہ ہو جائینگے۔

وصی یا تھمتی کاروبار کو اپنے وصی یا تھمتی ترک جس نے ایسے پروبیٹ یا چٹھیا تھمتی متذکرہ کے مطابق عمل پاس رکھ لینے کا اختیار کیا ہو مجانبہ کہ اگر اس نے کچھ روپیہ ایسے امور میں صرف کیا ہو جن امور میں وہ شخص جس کو پروبیٹ یا چٹھیا تھمتی سمجھے سے عطا ہوں قانوناً صرف کر سکتا تھا تو اس قدر روپیہ یاد و محراب کر لے

دفعہ ۲۶۳۔ حکم جہاں رج ضلع از روئے ان اختیارات کے صا کے جو قبلاً قانون ہذا صاحب موصوف کو عطا ہوئے ہیں جائز ہے کہ اس کا بیل بوجہ قواعد متعلقہ مقدمہ اپیل مندرجہ رجوع ضابطہ دیوانی بحضور عدالت ہائیکورٹ رجوع کیا جائے۔

تہا تاکہ نوڈ پروبیٹ عطا کردہ میں ایک منشیانہ غلطی تھی اور صاحب جڈ لیشن کشن نے اسکی ترمیم کر نیسے ہو پر

اٹکا رکھا تھا کہ پربوٹ مذکور کے جانشین اسبق نے عطا کیا ہے۔ تجویز تھی کہ گواہی کے حکم کی ناراضی سے کوئی اپیل
نہ تو زیر دفعہ ۸۶۔ ایکٹ پربوٹ و انتہام ترک (۵۱۸۸ء) اور نہ زیر دفعہ ۲۶۴۔ ایکٹ وراثت (۱۸۶۵ء) ہو سکتا
تھا تاہم انیکورٹ مقدمہ کی نسبت زیر دفعہ ۲۶۲ مجموعہ مضابطہ دیوانی کا رد و الی کے حکم مذکور کو منسوخ کر سکتی تھی۔
رائٹن لارڈ پربوٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۳۹ کی پیریڈی کی گئی (۱)۔

کوئی اپیل ناراضی کسی حکم معصرہ تعبیل ہدایات انیکورٹ یا بصورت دیگر ڈسٹرکٹ جج نسبت اذخال ضمانت
بدینوجہ کہ ضمانت ناکافی ہے نہیں ہو سکتی (۲)۔

دفعہ ۲۶۴۔ عدالت انیکورٹ کو واسطے نفاذ جملہ اقدارات کے جو اس
مساوی الاختیار ہوں قانون کی رو سے صاحب جج ضلع کو مفوض ہوئے ہیں وہی اختیار رہ گیا جو صاحب
جج ضلع کو حاصل ہے۔

ملاحظہ ہو نمبر ۱۹۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۲۶۴۔ درحالیکہ زید کو بموجب الفاظ و قیام کے
اگرچہ وہ بصراحت وصی مقرر کیا گیا تھا یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وصی کے فریضات کو وصول اور ادا کرے اور اسکی
جائیڈا منقولہ کو لیکر تقسیم کرے۔ تجویز تھی کہ زید کی نسبت یہ سمجھا جاوے کہ وہ بموجب وصیت نامہ کے وصی حسب او
ضنی مقرر کیا گیا۔ مقدمہ بمعاہدہ باب بیس لارڈ پربوٹ معدومین صاحبان جلد ۲۱ صفحہ ۲۱ کی تقلید لگائی۔ از انجا کہ
حکم صاحب جج ضلع نسبت درخواست پربوٹ کو ایک حکم قطعی نہیں ہے۔ لہذا اسکی نسبت تصواب بفرع حاصل
کرنے والے انیکورٹ کے بموجب دفعہ ۲۶۱ مجموعہ مضابطہ دیوانی کے نہیں ہو سکتا لیکن خاص حالات میں ایسی درخواست
کو عدالت بطور عدالت مساوی الاختیار کے حسب دفعہ ۲۶۴۔ ایکٹ وراثت ہند کے سماعت کی گئی روس

فصل ۳۔ اوصیاء جو خود اپنے جج کے وصی بن جائیں

دفعہ ۲۶۵۔ جو شخص اس حالت میں کہ کوئی وصی یا مہتمم ترکہ بننا
موجب نقصان ہوتا۔ اہل عمل موجود نہ کسی متوفی کی جائیداد میں دست انداز ہو یا ایسا عمل کہ جو خودی کو

(۱) رائٹن لارڈ پربوٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۔ (۲) رائٹن لارڈ پربوٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۔ بحوالہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۔

(۳) " " " " جلد ۵ صفحہ ۵۷۔

پہنچنے والے متعدد اوجہ بندیوں اور سکھوں و بودھ مذہب والوں سے متعلق نہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱۱۸۵۷ء)

عہدہ سے متعلق ہے تو وہ شخص خود اپنے عمل بجا سے دسی بن گیا ہے۔

مستثنیٰ اول۔ جو شخص متوفی کی جائیداد میں اس غرض سے دست انداز ہو کہ اسکی حفاظت

کیجائے یا متوفی کی تکفین و تدفین کا خرچ یا اسکے خاندان یا جائیداد کے معارف ضروری ہتھیائے جائیں تو شخص مذکور خود اپنے عمل بجا سے دسی نہیں بن گیا ہے۔

مستثنیٰ دوم۔ جو شخص حسب طریقہ معمولی بیوہ کے متوفی کے کسی ایسے مال کی نسبت عمل کرے

جو کسی اور شخص سے حاصل ہوا ہو تو شخص مذکور خود اپنے عمل بجا سے دسی نہیں بن گیا ہے۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے متوفی کا کچھ مال خود متعل کیا یا دے ڈالا یا فروخت کر دیا یا اپنے قرضہ یا شے موہو بییں

او کو مخرایا یا سبالغ دین یا فتنی متوفی وصول کئے تو زید خود اپنے عمل بجا سے دسی بن گیا ہے۔

(ب)۔ زید جسکو متوفی نے اپنے صین حیات اپنے دیون وصول اور مال فروخت کر نیکے لئے اپنا کارندہ مقرر

کیا تھا بعد اسکے کہ او کو متوفی کی وفات کی اطلاع ہوئی تھی وہی کام تیار تو زید بابت اُن اعمال کے جو متوفی کی وفات

کی اطلاع یا بی کے بعد وقوع میں آئے ہوں خود اپنے عمل بجا سے دسی بن گیا ہے۔

(ج)۔ زید نے جو متوفی کا دسی نہیں ہے دسی بن کر مالش کی تو زید خود اپنے عمل بجا سے دسی بن گیا ہے۔

ایک شخص دسی کے ہوتو مال کو کال کر نیکے واسطے پر دبیٹ کا ہونا ضروری ہے اور جب تک پر دبیٹ واقعی طود پر نہ لیا

جائے تب تک وہ شخص جسے جائیداد میں دست اندازی کی ہو ایک دسی ہی بل خود ہے اور بمقابلہ وراثت سے متوفی کے

ذمہ دار ہے (۱)۔

دفعہ ۲۶۶۔ جب کسی شخص نے ایسا عمل کیا ہو جسکے باعث وہ خود اپنے عمل بجا سے دسی

نسبت اپنے عمل کے بن گیا ہو تو وہ بمقابلہ دسی یا مہتمم ترکہ ذی حق یا بمقابلہ کسی قرضہ یا موہوب یا شخص متوفی کے بعد

مہنائی اُن سبالغ کے جو دسی یا مہتمم ترکہ ذی حق کو دے گئے ہوں انداس دہیہ کے جو صین حیات اہتمام ترکہ موہو جائیز

میں صرف ہوا ہو اس قدر جائیداد کا جو ابده ہے جو اس کے قبضہ میں آئی ہو۔

لاحظہ ہو انڈین لارڈ پورٹ نمبر ۱۸ جلد ۱ صفحہ ۳۳۷ زیر دفعہ ۱۹۔

فصل ۳۳۔ اختیارات بھی یا مہتمم ترک

دفعہ ۲۶۷۔ وی یا مہتمم ترک کو بر بنائے اُن وجوہ نالش کے جو متوفی اختیار در بارہ بنار و عادی و دیون کی وفات کے بعد قائم ہیں اسی طرح نالش کرنے اور بنظر وصول زراے کرایہ اور مکان کے جو اسکی وفات کے وقت واجب الادا تھے اسی طرح قری کرانیکا اختیار ہے جس طرح متوفی کو اپنی جگہ میں بنیاد تھا۔

ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۲ و ۱۳ و ۱۸۵۵ء۔

دفعہ ۲۶۸۔ قہرسم کے مطالبہ جات اور جمیع استحقاق متضمن مطالبہ جات اور استحقاق پیری یا جوابدہی مقدمہ متوفی کے اس کے اھیادہ ہنہان کو حق اور مقابلہ بھی قائم نہیں گے پیری یا جوابدہی کسی نالش یا کارروائی خاص کے جو کسی شخص کی وفات کی وقت اس کے حق میں یا متبادل میں وجود پذیر تھے اس کے اھیادہ یا ہنہان ترک کے حق اور مقابلہ میں بھی قائم نہیں گے استحقاق نالش انا لہ حیثیت عرفی یا حاکمہ تشہد کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری یا اوتھم کے فرز جسمانی کے جو مستغنی کی ملاک کا باعث نہ ہو اور نیزہ استثنائے اُن مقدمات کے جن میں اصل فریق کی وفات کے بعد دوسری مدعیہ سے مدعی مستفید نہ ہو سکتا ہو یا اور سکاء عطا کرنا فصول ہو۔

تمثیلات

دالفا، ریلوے کے کارپردازوں کی کسی غفلت یا قصور کے باعث دو ٹرین باہم ٹکرائیں اور کسی مسافر سوار کو ضرر شدید پہنچا کر اس قدر نہیں پہنچا کہ ہلاکت کا باعث ہو وہ مسافر آخر کار کوئی نالش رجوع نہ کر کے فوت ہو گیا۔ پس استحقاق نالش کا اسکی وفات کے بعد باقی نہ رہا۔

(ب)۔ زیم نے اپنی زوجہ سے جدا ہونے کی نالش کر کے بعد چندے وفات پائی تو اسکی وفات کو بعد استحقاق نالش کا اس کے قائم مقاموں کو نہیں پہونچتا ہے۔

دفعہ ۲۶۹۔ وی یا مہتمم ترک مجاز ہے کہ متوفی کی جائیداد کو کلنا یا جزاً جس طور سے مناسب سمجھے منتقل کر دے۔

بذ۔ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے باب سوم مقابلہ کرو۔ علیہ فصل نہ امندوؤں سکھوں۔ بدھوں اور صیین مذہب والوں سے متعلق نہیں ہے (ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۸۵۷ء)۔

تمثیلات

(الف)۔ متوفی نے اپنی جائیداد کے کسی جز کو بطور ہبہ خاص ہبہ کر دیا وہی لئے کہ اس ہبہ میں کسی رہنمائی نہ تھی شے موقوفہ ہبہ بیع کر ڈالی تو یہ بیع جائز ہے۔
(ب) وہی نے اپنی امتیاز کو نافذ کر کے متوفی کی سیت قدر جائیداد غیر منقولہ کو رہن رکھا تھا تو یہ رہن جائز ہے۔

ایک درخواست چٹھیاں اہتمام ترکہ شخص متوفی بلا انتظام میں تجویز تھی کہ یہ فردی نہیں ہے کہ درخواستیں جائیداد کے کسی خاص طریق پر منتقل کر نیکی ہند کا کچا ہے دفعہ ہذا کے مد سے اس ملک نسبت کم کو کامل اختیار عطا کیا گیا ہے چند اشخاص نے جو اوصیاء وصیت اکوہ وصیت بعد نفاذ پذیر ہونے ایکٹ وراثت ہند کے گئی تھی۔ اور اس میں جائیداد وہی واسطے اداۓ قرضجات نامبروہ کے ذمہ قرار دی گئی تھی ایک شخص قوم انگریز کے تھے جس نے ہندوستان میں سکونت نقل اختیار کی تھی بحیثیت اوصیا۔ کچھ روپیہ بنک و ان قرضجات کے ادا کرنے کے واسطے جو جائیداد وہی کے انتظام کو واسطے انہوں نے لئے تھے قرض لیا۔ اور بحیثیت اوصیا کے بنک مذکور کو ایک تنگ ایک معینہ تاریخ پر روپیہ ادا کرنے کے واسطے لکھ دیا۔ ایک اودھیشے کے رو سے سبکی تاریخ تحریر وہی تھی جو تنگ کی تھی نامبروگان نے بحیثیت اوصیا مذکورہ بالا کے اپنے کل حق حقوق و مرافق واقعہ جائیداد غیر منقولہ وہی بطور ضمانت اداۓ روپیہ کے منجر بنک کے پاس میں کئے ادبیچہ اداۓ کے جانشینان یا موقوفہ ایہ کم کو یہ اجازت ادا اختیار کامل دیا کہ بحالت عدم اداۓ روپیہ کے جائیداد غیر منقولہ مذکور کو بذریعہ بیع خانگی یا ایلام کے واسطے وصول کرنے پر پیکر فروخت کریں اور دس تا دویزات اشتغال اور رسید یا رسیدات زرخشن پر دستخط کریں۔ اور یہ اقرار کیا کہ ایسی دویز یا دس تا دویزات اشتغال اور رسید یا رسیدات زرخشن ایسی ہی جائز ہوں گی گویا کہ خود انہوں نے اپنے دستخط کئے تھے بذریعہ ایک تیسرے وثیقہ کے سبکی تاریخ تحریر بھی وہی تھی جو دیگر اوثقیوں کی تھی۔ نامبروگان نے بحیثیت اوصیا مذکورہ بالا بنک کو فیج وقت کو اپنی طرف سے اپنے نام سے بطور ساختہ پر اختیار پانچ کے جائیداد غیر منقولہ مذکور کے فروخت کرنے اور جلا افعال ضروری بغرض مذکور کے عمل لائے گئے پانچ اور جائز مختار مقرر کیا جب پید ادا انہوں کو بذریعہ وثیقہ تحریری کہ جس میں شہادت سابق الذکر کا ذکر کیا گیا تھا۔ بنک کو فیج وقت کو جو اس طرح پر نامزد کیا گیا ہے یہ سبیل اختیار بیع بنک کو روپیہ ادا کرنے کی غرض سے جائیداد غیر منقولہ مذکور اور کل حق حقوق و مرافق اوصیا واقعہ جائیداد مذکور کو بلا واسطہ

نہن مذکورہ بالکے براڈن کو دیا۔ اور اس کے ماتھے منتقل کیا اور فیچر مذکور نے تہ نام مقامی اوصیاں اطمینان نہ دیکھو واسطے معمولی اقرارات تحریر کئے۔ وصی و اہلک وصی لائے براڈن کو جائیداد غیر منقولہ مذکور پر از روئے دستاویز انتقال نہ کر قبضہ حاصل کر بیسے رو کا تب براڈن نے وصی لاء اور اوصیاں پر واسطے استعرا حق اور دخلیابی جائیداد غیر منقولہ مذکور کو بچوئے دستاویز انتقال لائش کی وصی نے رجعت کی کہ اوصیاں کو منصب یا اختیار کا حاصل نہ تھا جو بیسے بھائی۔ کہ اوصیاں کو حسب دفعہ ۲۶۹ ایسا منصب حاصل تھا پس دستاویز انتقال جائز ہے اور قبیل اس کے جائیداد براڈن کے ماتھے منتقل ہو گئی (۱)۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۔ زیر دفعہ ۱۷۹۔

دفعہ ۲۷۰۔ اگر کوئی وصی یا مہتمم ترکہ شخص متوفی کی کسی قدر جائیداد حیات یا صیرجاً خرید کرے تو عند التحریک کسی اور شخص کے جو جائیداد مبیعہ میں حق رکھتا ہو بیع مذکور باطل ہو سکتی ہو۔
اختیارات چند اوصیاں یا مہتممان ترکہ
جنگ صرف ایک استعمال کر سکتا ہے
مہتممان ترکہ میں سے ایک ایک میں لائے جن کو وصیت نامہ ثابت کرایا ہو یا چھٹاٹ مچھتمی حاصل کی ہوں۔

منشیلات

(الف)۔ چند اوصیاں میں سے وصی واحد مجاز ہے کہ قرضہ یا فتنی متوفی کی بابت فارغ غلطی لکھ دے
(ب)۔ وصی واحد مجاز ہے کہ کسی مستاجر سے دست بردار ہو۔
(ج)۔ وصی واحد مجاز ہے کہ جائیداد متوفی امنقولہ یا غیر منقولہ بیع کرے۔
(د)۔ وصی واحد مجاز ہے کہ نسبت کسی ہبہ مندرجہ وصیت نامہ کے اپنی رضامندی ظاہر کرے۔
(ه)۔ وصی واحد مجاز ہے کہ کسی پرائمری نوٹ پر جس کا روپیہ شخص متوفی کو واجب الوصول ہو بیچا لکھ دے
(و)۔ کسی وصیت نامہ کی رو سے زید اور بکرا اور خالد اور ولید اوصیاں مقرر ہوئے اور ان میں یہ ہدایت ہے کہ ہر ایک میں کم سے کم دو اوصیاں کی رائے ضرور ہوگی تو وصی واحد کی سطح عمل نہیں کر سکتا۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳۹۔

دفعہ ۲۷۱۔ عند الوفات ایک یا زیادہ اشخاص منجملہ ایک منجملہ چند اوصیاں یا مہتممان ترکہ کے جملہ اقتدارات عہدہ وصی کے اس

وصی یا وصیاء کو پہنچیں گے جو اس کی وفات کے بعد زندہ رہے۔

دفعہ ۲۷۳۔ اشیاء غیر تمام شدہ کے محترم کو ایسی اشیاء کی نسبت وہی اختیارات حاصل ہیں جو اصل وصی یا محترم ترکہ کو حاصل تھے۔

دفعہ ۲۷۴۔ اختیاء محترمہ صغیر سی میں وصی یا محترم ترکہ کو عہد صغیر سی میں وہی اختیارات حاصل ہیں جو محترم ترکہ کو حاصل ہیں۔

دفعہ ۲۷۵۔ جب پروبیٹ یا چھٹیاں محتمی کسی عورت کتخا کو عطا ہوں کہ غرضہ شدہ۔ تو عورت مذکورہ معمولی وصی یا محترم ترکہ کے جملہ اختیارات حاصل رہیں گے۔

فصل ۳۔ ذکر فرائض وصی یا محترم ترکہ کا

دفعہ ۲۷۶۔ خدمات متعلقہ تجزیہ و تکفین متوفی کے واسطو سے ادا کرے جو متوفی کی حیثیت و لائق ہوں بشرطیکہ متوفی و اس کا کام کیلئے جائیداد کافی چھوڑی ہو۔

دفعہ ۲۷۷۔ تعلیقہ اور حساب ترکہ کی عطا کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر یا اس مدت مزید کے اندر جو پروبیٹ یا چھٹیاں مذکور عطا کرنی والی عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے۔ ایک تعلیقہ جس میں پورا اور صحیح تخمینہ تمام مقبوضہ جائیداد کا اور تمام پائاروپہ کا اور ان تمام دیون کا لکھا ہوا ہے جو وصی یا محترم کی حیثیت سے اس کو کسی شخص سے پائے ہوں اس عدالت میں پیش کرے اور اس طرح پر تاریخ عطا سے ایک برس کے اندر یا اس مدت مزید کے اندر جو عدالت مذکور وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے تمام جائیداد کا حساب یہ کیفیت لکھ کر کہ سقدر مال متروکہ اسکے ہاتھ میں آیا اور وہ کس کام میں لگایا۔ یا کیونکر صرف کیا گیا پیش کرے۔

(۲) عدالت ایکورٹ کو اختیار ہوگا کہ وقتاً فوقتاً نمونہ مقرر کرے جس نمونہ پر تعلیقہ یا حساب اس دفعہ کی رو سے پیش ہوا کرے گا۔

(۳) اگر کوئی وصی یا محترم بقا اسکے کہ اوپر اس دفعہ کے مطابق تعلیقہ یا حساب پیش کر دیکلئے حکم ہو

۰۔ مقابلہ کردہ باب۔ ایکٹ ۱۸۶۱ء علیٰ فصل ۱۸۰ ہندوؤں کے ہوں۔ یہ ہوں اور جن مذہب والوں سے متعلق نہیں۔
دراحتظار ہو ایکٹ ۱۸۶۱ء علیٰ دفعہ ۱۸۰ بجائے دفعہ سابق کے حسب دفعہ ۱۸۰ ایکٹ ۱۸۶۱ء قائم کی گئی ہے۔

اس حکم کی تعمیل قصداً نہ کرے تو سمجھا جائیگا کہ اس مجموعہ قوانین لغزیرات ہند کی دفعہ ۷۷ کی تحت جین مٹا ہوا
دہم، اس دفعہ کی تحت میں قصداً کسی جھوٹ تعلیقہ یا سنا کا پیش ہونا ایک جرم اس مجموعہ کی دفعہ ۱۹۳
کی تحت میں سمجھا جائے گا۔

دفعہ ۲۷۷۔ (الف)۔ تمام صورتوں میں جبکہ پروبیٹ یا بعض صورتوں میں فرد تعلیقہ میں جائیداد واقعہ جزو برٹش انڈیا داخل ہوگی یا چھٹیاں اہتمام ترکہ اس مراد سے عطا کی گئی ہوں کہ اسکا اثر تمام برٹش انڈیا میں ہو تو وصی یا مستقیم ترکہ کو لازم ہے کہ جائیداد شخص متوفی کی فرد تعلیقہ میں تمام اسکی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ واقعہ برٹش انڈیا درج کرے۔

اور اس جائیداد کی مالیت جو ہر صورت میں واقعہ پر علیحدہ علیحدہ دیسی فرد تعلیقہ میں لکھی جائے گی اور پروبیٹ یا چھٹیاں اہتمام ترکہ پر ایسی رسوم واجب الاخذ ہوگی جو اس جائیداد کی کل تعداد یا مالیت کے مطابق ہو جو اسکے سبب متاثر ہو۔ خواہ جائیداد مذکور برٹش انڈیا کے اندر کہیں واقع ہو یا

دفعہ ۲۷۸۔ وصی یا مستقیم ترکہ کو لازم ہے کہ کوشش معقول کے ساتھ جائیداد متوفی کی مدد دیوں کو جو اسکی وفات کی وقت کے یا فتنی تھے وصول کرے۔

دفعہ ۲۷۹۔ اخراجات تکفین و تدفین متعبد و مناسب اور بلحاظ درجہ اور اخراجات کی ادائیگی حیثیت شخص متوفی کے مدد اخراجات مرض الموت جن میں فیصلہ صاحب ڈاکٹر اور خراج خود و نوش اور کرایہ مکان بابت ایک مہینے قبل وفات کے شامل رہے گا سب دیوں سے پہلے ادا کئے جائیں گے۔

دفعہ ۲۸۰۔ اخراجات حصول پروبیٹ یا چھٹیاں مہتممی تجہیز و تکفین کے میں بعد ادا ہونا منع خرچہ کارروائی کے میٹرو دیوانی کے جبکہ صرف کرنا جائیداد کے اہتمام کیلئے ضروری یا عین بعد بیاتی اخراجات تکفین و تدفین اور مصارف مرض الموت کے ادا کئے جائیں گے۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۳۷۔

دفعہ ۲۸۱۔ بعد اسکے حق الخدمت بابت ایسی خدمات کے جو شخص بعد از اس حق الخدمت کا ادا کیا جانا اور پھر حلد دیوں و منگی متوفی۔ متوفی کی وفات سے پہلے تین مہینے کے اندر اندر کسی مزدور یا اہل حرفہ یا خادم خانہ نے کی ہوں ادا کیا جائیگا اور باقی دیوں و منگی متوفی اسکے بعد ادا کئے جائیں گے۔

۷۷ دفعہ ۱۵۹ سابقہ دفعہ کی بجائے برصغیر دفعہ ۲۔ ایکٹ ۸۱۹۷ء قائم ہوئی ہے۔

دفعات ۲۸۰، ۲۸۱ کی کوئی عبارت جواز بعض ادائیگی اسے زیر دفعہ ۲۸۲ ایکٹ ۱۸۶۵ء میں برائے دفعہ ۱۳۰ ایکٹ ۱۸۶۵ء پر نوثر نہیں ہے۔

دفعہ ۲۸۲۔ علاوہ اسکے جو اوپر لکھا گیا کسی قرض خواہ کو کسی اور برابری اور بحساب رسدی ادا ہونگے قرض خواہ کے حق پر اس دلیل سے ترجیح نہ دی جائے گی کہ اس کے قرضہ کو بذریعہ تحریر و شیعہ مہری یا کسی اور طرح سے زیادہ وثوق حاصل ہے بلکہ وہی یا مستم ترکہ کو لازم ہے کہ جملہ دیون قسم مذکور کو جن سے وہ واقف ہو بشمول کسی دین یا قرض اپنے کے برابر اور مطابق حساب رسدی کے جہاں تک جائیداد متوفی میں گنجائش ہو ادا کرے۔

ادائیگی بحساب رسدی ایک ادائیگی بحقیقت رسدی ترکین سے ہے نہ کل آمدنی جائیداد میں سے یا کسی اور خاص حصہ ترکہ میں سے (۱)

آج جولائی ۱۸۶۵ء میں بریائ صاحب نے چھٹیاں اہتمام کیا اور کلاں صاحب متوفی کی مال کیس کے تحت قرض خواہ خود بیل صاحب ہی تھا جس کو ایک دعویٰ حق رہی برائے نظام میرہ زندگی حاصل تھا۔ اور متوفی کا کل اثاثہ یہی تھا۔ گریبان صاحب کا دعویٰ بروئے ایک ڈگری کے تھا جس پر نہ تھا۔ باقی قرض خواہ ان نے بحث کی۔ کہ بریائ صاحب بروئے دفعہ مذکور اپنے حصہ رسدی کا حق ہے۔ اور یہ کہ ہسکو اپنے دعویٰ پر سو کا استحقاق نہیں ہے تجویز ہوا کہ دعویٰ نسبت ترجیح جبکہ بروئے دفعہ مذکور ہونا مقصود ہو۔ وہ ایسے دعویٰ ہیں جو اس پر رہی ہیں کہ قرضہ مذکور قرضہ شخص اور جو بات دیگر قسم کا قرضہ ہو اور اس واسطے بریائ صاحب حق ہے کہ سب پہلے اس کا روپیہ ادا کیا جائے۔ نیز تجویز ہوا کہ چونکہ بریائ صاحب کا دعویٰ ایک ڈگری پر رہی ہے جس میں ادائیگی قرضہ کا حکم تھا۔ لہذا وہ ڈگری کے سو کا حق نہیں ہے (۲) ڈگری زر نقد بمقابلہ ایک ایسے شخص کے مال کی گئی جو بعد از اس بلا وصیت فوت ہوا چھٹیاں اہتمام اسکے ترکہ کی ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال کو عطا ہوئیں۔ ڈگری دار نے درخواست اجرائے اپنی ڈگری کی اوپر جائیداد مقبوضہ ایڈمنسٹریٹر جنرل کے گذرانی تجویز ہوئی۔ کہ ڈگری دار جائیداد متوفی اسے اپنی ڈگری کے ایفار کرائی کا حق تھا۔ کہ جائیداد مذکور اس لئے کافی ہوں۔ کہ اس سو ان کل دعویٰ کا ایفار ہو سکے جو ترکہ پر تھے (۳)۔ ایک قرضہ جائیداد کی ناش پڑیں جائیداد کا قائم مقام تھا۔ مستم کے برخلاف ایک فیصلہ النبی کی بنا پر ڈگری صادر ہوئی اور بعض جائیداد مذکورہ بہ فیصلہ النبی ڈگری دار نے بکار دلائیات اجراء عدالت کی منظوری سے خرید لی۔ بعد ازاں ایک تہائی

جو پہلے صتم کی جگہ مقرر ہوئی تھی نالاش کی دگر کی واپس کا نیلام منسوخ کیا جاوے اسوجہ پر کہ زید دفعہ ۲۸۲ قانون عدالت
دنبہ ۱۸۶۹ء کی دگر یادار جائیداد کے قرضہ اہول میں سے صرف حصہ سدی کا متعلق تھا۔ نیز جو زید کوئی کفر یا سازش
کی عدم موجودگی میں دگر کی اور واپس کا نیلام بھیجا اور اس میں نہیں کیا جاسکتا۔ نیز جو زید کوئی کفر یا سازش
۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی دنبہ ۱۸۸۲ء کے جو دگر کی کا اجراء ہو چکا تھا ایسے اجراء سے فریقین اور ان کے قائم مقامان یا بند
ہمکنے ہیں اور اسلئے سوال مذکور ذرا غلط شدہ ہو از چنداں کو صاحب حبش کے ایک شخص متوفی کے بھی یا صتم
کی حیثیت (یعنی کہ صورت ہو) بطور جائیداد قائم مقام شخص مذکور کے جسکو جملہ جائیداد متوفی معوض ہو جاتی ہے بروئے دفعہ
۷۹ قانون وراثت بحیثیت مذکور کے ثبت کی کسی ہو سکتی ہے۔ لائن اپیلز جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ کا حوالہ دیا گیا۔ اور کہ بطور
ضابطہ عدالت کے مفصل کو متوفی کی جائیداد کے برخلاف قرضہ کے مقدم میں اُپر عہدہ آکر ناچلے ہوئے۔

متوفی کی جائیداد کے برخلاف قرضہ کا دھولے بطور نالاش اتہام کے سمجھنا چاہیے۔ ایک ابتدائی غلط فہمی یا
گیا تھا کہ ایک کورٹ میں اپیل نہیں ہو سکتا اسوجہ پر کہ مقدمہ کی الیت سائلوں کے دوپے مقرر کی گئی ہے۔ دعویٰ
استقرار قیام کا ہے اور قبضہ کی اسد ماحض متلازم ہے۔

بسنوئی غرض کہ جو زید کوئی کفر یا سازش نہا ایکٹ و سوم عدالت دنبہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۷۹ منمن۔ حکم ذیل
میں آتی ہے کہ اگر جائیداد کی اصل قیمت پانچ سو روپے سے زیادہ ہو اسلئے ایک کورٹ میں اپیل ہو سکتی ہے!!

موت جائیداد منقولہ بادائیگی دیون جبکہ
سکونت متعلق برٹش انڈیا میں نہ ہو برٹش انڈیا میں نہ تھی تو اسکی جائیداد منقولہ اسکے دیون واجب ادا
کے لئے میں مطابق قانون برٹش انڈیا کے موت کی جائے گی جس میں ایک سکونت مستقل تھی +

قرضہ وصول کنندہ جزو قرضہ حسب دفعہ
۲۸۳ بجز مجرا دینے قرضہ وصول کردہ اپنے ذریعہ کا ایک جزو وصول کیا ہو تو حق نہ ہو گا کہ متوفی کی جائیداد
کے جائیداد غیر منقولہ سے حصہ پائے گا غیر منقولہ کے زرخش سے کوئی حصہ پائے گا الا اس صورت میں کہ وہ قرضہ
بسیل وصول شدہ کو باقی قرضہ اہول کے فائدہ کے لئے حساب میں مجرا دیوے۔

تمشیل

زید نے کہ اپنی سکونت مستقل ایسے ملک میں رکھتا تھا جہاں قوانین مہری کو ذاتی غیر مہری پر ترجیح

سلطنت عہدہ ۱۸۶۹ء ایکٹ ۱۱۹ دفعہ ۱۱۹ اور تیشلات دفعہ ۱۱۹ (۱۲) ایکٹ مذکور
منسوخ ہو گئی ہیں + (۱۱) انڈین لارڈزٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۹۶ +

ہوتی ہے جائیداد منقولہ المیتہ مسمومہ اور جائیداد غیر منقولہ المیتہ مسمومہ اور قرضہ لے داؤنی بر بنائے
 واثائق مہری بہ تعداد مسمومہ اور نیز قرضہ لے داؤنی بر بنائے واثائق غیر مہری بہ تعداد مذکور چھوڑ کر کفالت
 پائی تو وہ قرضخواہ لوگ جو واثائق مہری رکھتے ہوں سخت ہیں کہ جائیداد منقولہ کے زرخشن سے اپنا نصف قرضہ
 وصول کریں اور جائیداد غیر منقولہ کا زرخشن اُن قرضوں کے ادا کرنے میں جو بر بنائے واثائق غیر مہری ہوں
 اور وقت تک صرف کیا جائے گا کہ اُن قرضوں کا ایک نصف ادا ہو جائے اس لئے مسمومہ باقی رہے گا اور
 وہ باقی بلا تیز تمام قرضخواہوں میں بحساب سدی یعنی مطابق اُن تعدادوں کے جو ادا ہوئے کو باقی ہوں
 تقسیم کی جائیں گی +

زرا لے قرضہ کا اٹیلے مہو بہ سو پہلے ادا ہونا **دفعہ ۲۸۵** - زرا لے قرضہ ہر قسم کی اشیائے مہو بہ و دھنیا
 کی تقسیم سے پہلے ادا کئے جائیں گے +

دوسری مہتمم بر وہ نہیں ہو کہ بغیر کرنے بندوبست **دفعہ ۲۸۶** - اگر جائیداد متونی کی کسی ذمہ داری مشروط کی
 کافی معاوضہ و ذمہ داری کو شے مہو بہ کو تقسیم کر دی جائے یا بند ہو تو دوسری مہتمم ترک بر واجب نہیں ہے کہ بغیر کرنے طہنان
 اس کے کہ جب کبھی اس ذمہ داری کا روپیہ واجب الادا ہو گا وہ اس کو ادا کر سکیگا کوئی شے مہو بہ تقسیم کرے +

ہر لے عام کی تخفیف **دفعہ ۲۸۷** - اگر مال و اسباب بعد ادا لے قرضہ جات ادا اخراجات ضروری
 اور مہمہ جات خاص کے مہمہ لے عام کی تعداد کامل کے ادا کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو مہمہ لے عام کی تعدادیں
 بوجہ ر سدی گھٹا دی جائیں گی -

اور دوسری کو ہرگز اختیار نہیں ہے کہ کسی ایک مہو بہ لے کو محروم رکھ کر دوسرے مہو بہ لے کو روپیہ
 لے یا کہ کچھ روپیہ بابت کسی مہمہ مسمومہ خود یا مہمہ مسمومہ ایسے شخص کے جس کا وہ امانتدار ہو اپنے پاس رکھے
 جائیداد کے تمام دیون کو ادا کیلئے کافی ہونے کی **دفعہ ۲۸۸** - جب کوئی مہمہ خاص کیگا گیا ہو اور متونی کی
 متونی میں شے مہو بہ کا بلا کم و کاست حوالہ ہونا جائیداد تمام دیون اور اخراجات ضروری کے ادا کرنے کے لئے کافی
 ہو تو لازم ہے کہ خاص شے مہو بہ بلا کم و کاست مہو بہ لے کو حوالہ کی جائے +

جائیداد کے ادا لے دیون و اخراجات کیلئے **دفعہ ۲۸۹** - جب کوئی شے بطور ہبہ الاخذ مہو بہ ہوئی ہو
 کافی ہونے کی صورت میں الاخذ کو روپیہ حوالہ **دفعہ ۲۸۹** - جب کوئی شے بطور ہبہ الاخذ مہو بہ ہوئی ہو
 مہو بہ لے ترجیحاً مستحق ہے کہ مہمہ مسمومہ اپنی کی تعداد اس سرایہ میں سے جس میں مہمہ لے دلائی ہو اس وقت تک

پاا ہے کہ سرائیہ تمام ہو جائے اور اگر سرائیہ تمام ہو نیکی کے بعد شے موہوبہ کا کوئی جزو غیر مودی رہ جائے تو موہوبہ
لاستحق ہے کہ جزو غیر مودے کے لئے مثل اس صورت کے شے موہوبہ خاص بمقدار اسی تعداد غیر مودے کی ہوتی
مستوفی کی جائیداد عام پر و عویدار ہو۔

دفعہ ۲۹۰۔ اگر مستوفی کی جائیداد اسکے جملہ دیون اور ہبہ اے
ہے کہ خاص کی تخفیف بحساب سدی
خاص کی تعداد ادا کر نیکی کے لئے کافی ہو تو چاہئے کہ ہبہ خاص میں بلحاظ تعداد ہبہ کے خسار سدی تخفیف کیا

تمشیل

زید نے بکر کے نام ایک انگوٹھی ہبہ کی البتہ صا اور خالد کو ایک گھوڑا البتہ السہ ہبہ کیا موصی کی
وفات پر ادا سکا تمام مال و اموال فروخت کر حاضر معلوم ہوا اور زمین میں سے بعد اوائے جملہ دیون موصی
کے صرف السہ باقی رہا اوس السہ میں سے ساہ بکر کو اور ساہ خالد کو دے جائینگے۔

دفعہ ۲۹۱۔ واسطے غرض تخفیف وہ شے جو کسی حیات تک ہبہ کی گئی ہو
ہبہ اے عام تصور ہو گئے اور مبلغ جو دینا مہ کی رو سے علیحدہ ہو کر اسکے بخلع سے سالانہ دلا یا گیا ہو اور
نیز الیت سالانہ کی جب کوئی سرائیہ اوسکے پیدا کر نیکی کے لئے مقرر نہ ہوا ہو ہبہ خاص عام میں شامل بھی جائیں گی۔

فصل ۳۔ ذکر رضامندی وصی کا نسبت موہوبہ

دفعہ ۲۹۲۔ واسطے تکمیل استحقاق موہوبہ لہ
تجمل استحقاق موہوبہ لہ کے رضامندی کا ضروری ہونا
نسبت حصول شے موہوبہ کے رضامندی وصی کی ضرور ہے۔

تمشیلات

الف۔ زید نے اپنے وصیتنامہ کی رو سے اپنے پرائمیری نوٹ سرکاری جو بینک بنگال جمیں ہیں
بکر کو ہبہ کئے تو ابانی بینک کو کفالت نامحاجت حوالہ کرنے کا اختیار یا بکر کو ان پر قبضہ کرنے کا منصب
بلا رضامندی وصی کے حاصل نہیں ہے۔

ب۔ زید نے اپنے وصیتنامہ کی رو سے اپنا مکان واقعہ کلکتہ جسکا بکر کرایہ دار ہے خالد کو ہبہ
کیا تو خالد سخت نہیں ہے کہ بلا رضامندی وصی کے کرایہ وصول کرے۔

ملاحظہ ہوا انڈین لارپورٹ ۱۸۶۱ء جلد ۲۹ صفحہ ۲۹۹ نمبر دفعہ ۹۷۔

دفعہ ۲۹۳۔ جب کسی کسی ہبہ خاص کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرے تو ایسا
 حصے پر خاص کے اظہار رضامندی اس امر کے لئے کافی ہے کہ حق وصی بحیثیت وصی شے موہو بنو متقل
 ہو کہ شے موہو ہو بہو بہو لاک کی ملکیت ہو جائے والا اور صورت میں کہ لبحاظ قسم یا حالات جائیداد کے اسکو
 کسی خاص طور سے متقل کرنا ضروری ہو۔

نوع رضامندی جائیداد کے وہ رضامندی زبانی ہو اور بالیقین ظاہر ہو کسی فعل سے مستنبط کیجائے۔

تمثیلات

ا (الف) موصی نے ایک گھوٹا ہبہ کیا اور موصی نے موہو بہو لاک سے کہا کہ اسکو جدا کر دو یا کسی شخص غیر نے
 وصی سے کہا کہ یہ گھوٹا ہبہ کو قیمت پر دو اور موصی نے اسکو ہدایت کی کہ موہو بہو لاک سے جا کر کہو تو اس تقریر سی
 رضامندی وصی نسبت ہبہ مذکور کے مستنبط ہوتی ہے۔

ب (ب)۔ وصیت نامہ میں یہ ہدایت ہو کہ کسی سرمایہ کا زبرد سود فلال موہو بہو لاک کی پرورش میں اس کے عہد
 صغر سنی تک لگایا جائے موصی زبرد سود کو اوسط طرح لگانا شروع کرے تو یہ عمل بمنزلہ رضامندی وصی نسبت کل ہبہ کے
 (ج)۔ موصی نے ایک سرمایہ زید کو اور اسکی وفات پر بکر کو ہبہ کیا موصی نے سرمایہ مذکور کا سود زید کو
 دیا تو اس عمل سے رضامندی وصی کی نسبت ہبہ موسومہ بکر کے مستنبط ہوتی ہے۔

د (د)۔ کسی موصی کے اوصیل نے اس کے نام دیون ادا کرنے کے بعد الا ہبہ جات خاص کو ادا کرنے پہلے
 وفات پائی تو رضامندی اوصیلار کی نسبت ہبہ لے مذکور کے مستنبط ہوتی ہے۔

ه (ه)۔ کسی شخص ز ایک شے خاص پر جو اس کے نام ہبہ ہوئی تھی قبضہ کر کے اسکو اپنے پاس رکھ دیا اور
 موصی کی طرف سے کچھ عذر داری نہ ہوئی تو موصی کی رضامندی مستنبط ہوتی ہے۔

دفعہ ۲۹۴۔ جائیداد کے کسی ہبہ کی نسبت رضامندی وصی کی شرط یہ ہو اور اگر
 شرط ایسی ہو کہ موصی اسکا ایفادہ کرنا یا اسکا ایفادہ نہ کیا جائے تو موصی کی رضامندی لازم نہ آئے گی

تمثیلات

ا (الف)۔ زید نے اپنی ارمانی موسومہ سلطان پور جو وصیت نامہ کی تاریخ پر اور زید کی وفات تک بعض
 زرد ہن تعدادی عید سیر ہون تھی بکر کو ہبہ کی موصی نے ہبہ کی نسبت اپنی رضامندی اس شرط منظر کی
 کہ بکر ایک میعاد محدود کے اندر تعداد زرد ہن جو موصی کی وفات تک واجب الادا تھی ادا کر دے وہ تعداد ادا

نہیں کی گئی تو وصی کی رضامندی نہیں ہوئی۔

(آب)۔ وصی نے کسی ہبہ کی نسبت اس شرط سے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ موبوب لاء اسکو کچھ نقد دیوی موبوب لاء نقد نہیں دیا تو باوصف زدیئے نقد کے وصی کی رضامندی جائز ہے +

رضامندی وصی نسبت ہر خود دفعہ ۲۹۵۔ جب کوئی وصی خود موبوب لاء ہو تو اس کے استحقاق کی تکمیل کی

ہر موبوب جو میں اس کا رضامند ہونا اویسطح ظرف سے جسطح بحالت ہبہ و موبوب شخص غیر کے ضرور ہر او بجائز ہر کہ اس کی رضامندی بالتقریر ظاہر یا کس فیصل سے مستنبط کی جائے۔

رضامندی ہمنوی رضامندی اوس وقت مستنبط کی جائے گی کہ ترکہ کے اہتمام کر نہیں اس سے کوئی ایسا فعل واقعہ ہو جو اس سے بحیثیت موبوب لاء تعلق رکھتا ہو نہ بحیثیت وصی۔

تمثیل

وصی کرایہ کسی مکان کا یا سود کسی پرامیسی نوٹ سرکاری کا جو اس کے نام ہبہ ہوا ہے وصول کر کے اپنے صحت میں لایا تو اس کی رضامندی ہو چکی +

آخر رضامندی ہر دفعہ ۲۹۶۔ وصی کی رضامندی ہبہ کی نسبت ظاہر ہو نیسے ہبہ وصی کی وفات کی وقت سے اثر پذیر ہو جاتا ہے۔

تمثیلات

(الف) کسی موبوب لاء نے اپنی شے موبوب قبل اسکے کہ وصی کی رضامندی ظاہر ہوئی بیع کی تو وصی کا پیچھے سے اس کی نسبت رضامند ہونا مشتری کو حق میں مفید مشتری کے استحقاق کو نسبت موبوب کو کل کر نام ہر (ب) زمین نے اب بیع سود میں ابتداء سے وفات ماپی کے مگر کو ہبہ کیا وصی نے اس کی نسبت اپنی رضامندی تا وقتیکہ وفات مذکور سے ایک برس گزر گیا ظاہر نہیں کی تو بکتر ایخ وفات کو سود پانے کا مستحق ہے +

ایک ہندو وصی نے جس کے اہل اولاد زمین دہتی اپنی اجن بایا دفر مشقہ کا ہبہ اپنی سب سے بڑی دختر اور اکو لہران کے نام نسبتاً بعد نسل کیا تھا موبوب لاء جس کے اہل دختر ان تھیں موی سے پہلے فوت ہو گئی تھی جو نیز بعد میں ایک بیوہ اور دیگر دختر ان چھ کو فوت ہو گیا تھا دختر ان متوفیہ موبوب لاء نے بایا مذکور کا دھولے بطور اولاد درشت عیسائی ہو گئے کیا تھا انہوں نے یہ عذر کیا تھا کہ گو دفعہ ۹۶۔ ایکٹ وراثت ہند کی مقدمہ سے متعلق نہ ہوتی تھی تاہم ہر دے مشابہت کے وہ مساوی قرار دیجائی چاہئے کیونکہ وہ ایک دہنار انصاف و عدل دایا مذکور کی ہی تجویز ہوتی

فصل ۳۱۔ بضر ادائیگی ہجرت کے سرائے کو فائدہ کو کام میں لگانا

دفعہ ۳۰۔ جب کوئی شخص جو سبب ملے خاص کے قبیل سے ہو کسی شخص کو غیر خاص حیات تک ہو۔ اسکی حیات تک دیکھی ہو تو وہ مبلغ موہوبہ میعاد یک سال کے گزرنے پر اسکی کفالت ناجا سرکاری کے خرید کرنے میں صرف کیا جائیگا جسکی حکام ہائیکورٹ کسی قاعدہ عام کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً اجازت دیں یا ہدایت کریں اور اسکا انتفاع جیسے پیدا ہوتا جائے موہوبہ لدا کو ملتا رہے گا۔

دفعہ ۳۱۔ جب کوئی شخص بطور سبب عام کے کسی وقت آئندہ پر حوالہ آئندہ پر حوالہ ہونے کیلئے ہو ہو نیکی لئے موہوبہ ہوئی ہو تو دوسری کو لازم ہے کہ اوہیں سواستقدرد وراثتی قسم کے کفالت ناجا حیات خرید کرنے میں جو دفعہ سابق متعلقہ میں مذکور ہیں صرف کر جو سبب کو اسکی ایفالت کے لئے کافی ہو۔

دفعہ ۳۲۔ جب کوئی سالانہ سبب کیا جائے لاد ویشا میں کوئی سرمایہ جو جس کے مکمل یا مقرر نہ ہوا ہو اسکی تعداد کوئی سالانہ سرکاری خرید کیا جائیگا۔ یا

اگر سالانہ سرکاری دستیاب نہ ہو سکے تو اسقدر مبلغ جو اوسی تعداد کا سالانہ پیدا کر نیکی لئے کافی ہو اسی غرض سے ان کفالت ناجا حیات کے خرید کرنے میں صرف کیا جائیگا جسکا خریدنے کے لئے ہائیکورٹ کسی قاعدہ عام کے ذریعہ سے جو وقتاً فوقتاً مرتب کیا جائے گا اجازت دے یا ہدایت کرے۔

دفعہ ۳۳۔ جب سبب شرطیہ ہو مومی پر واجب نہیں ہے کہ مبلغ موہوبہ کفالت جائیداد بقیہ کی طرف ناجا حیات سرکاری کے خرید کرنے میں صرف کرے بلکہ اسکو اختیار ہے کہ جائیداد بقیہ کے موہوبہ لدا کو بشرطیکہ وہ ضمانت کافی اس امر کی داخل کرے کہ اگر تعداد موہوبہ انجام کار واجب الادا ہو جائے تو وہ اسکو ادا کرے گا کل جائیداد بقیہ منتقل کر دے۔

دفعہ ۳۴۔ جب مومی نے اپنی بقیہ جائیداد کسی شخص کو اسکی طرف سے کفالت ناجا حیات نام میں لگائی جائے حیات تک سبب کی ہو اور ویشا میں جائیداد کے روپیہ سے کوئی خاص جائیداد ایکٹ ۱۸۶۰ء سے متعلقہ ہو۔ اس فصل غائبانہ دوسری جینیوں کے سبب اور پورے مذہب والوں سے متعلق نہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۸۶۰ء)۔

کفالت نامحاجت خرید کرنے کی ہدایت نہ ہو تو اس قدر جزو جائیداد جو بتایا جائے وفات موسیٰ ان کفالت نامحاجت کے خریدنے میں صرف نہ ہوا ہو جنکو انیکورٹ اس وقت مال بے خطرہ سمجھتی ہو فروخت ہو کر زرین سے قسم مذکور کہ کفالت نامحاجت خرید کئے جائینگے۔

دفعہ ۳۰۶۔ جب موسیٰ اپنی البقا جائیداد کسی شخص کو اس کی حیات میں عطا کرے یا وہ موت کے بعد عطا کرے اس وقت تک کہ اس نے کفالت نامحاجت حاصل کر لیا ہو اس کے لئے کسی کے کفالت نامحاجت خرید کئے جائیں تو اس قدر جائیداد جو موسیٰ کی وفات کی وقت اس شخص کے کفالت نامحاجت کو خرید کر نہیں صرف نہ ہو فروخت ہو کر اس کے زرین سے قسم کہ کفالت نامحاجت خرید کئے جائیں گے۔

دفعہ ۳۰۷۔ جائیداد کی فروخت سے کفالت نامحاجت کا خرید کرنا جو دونوں وقت اور طریق صورت و خرید

وفات سے قبل یا بعد اس وقت پر اور اس طریق سے عمل میں آئے گا جو موسیٰ کو مناسب معلوم ہو۔

سو واجب الادا اور جن تک فروخت اور خریداری کی تکمیل نہ ہو وہ شخص جو بوقت فروخت سرمایہ اور خریداری کفالت نامحاجت کو سرمایہ کے ارتقا کا حق ہو اس کو سود و پچھت بانداری اس جزو سرمایہ کے جس سے کفالت نامحاجت خرید نہ کئے گئے ہوں (قیمت مطابق قیمت یا بچہ تا بیخ وفات موسیٰ کو محسوب ہوگی)

بجواب اللہ و فی عہد سالہ دیا جائے گا۔

دفعہ ۳۰۸۔ اگر یہی عبارت کی رو سے موہوب لا مبلغ یا ٹو ضابطہ حیکہ مالانغ فدا شدئے موہوب وصول کرنے یا اس کا قبضہ پانے کا حق ہو اور اس کی طرف سے کسی شخص کو حوالگی کی ہدایت نہ ہو۔

مالانغ ہو اور وصیت نامہ میں موہوب لا کی طرف سے کسی شخص کو حوالگی کی ہدایت نہ ہو۔

ہدایت نہ ہو تو موسیٰ یا ہمتی ترک کر کے لازم ہے کہ مبلغ یا شدئے موہوب لا کو نام یا یہ ہونیکے لئے اسی حجت منسلک کی عدالت میں داخل کرے جس کی طرف سے یا جس کے مفوض الصلیح کی طرف سے یہ وصیت یا حقیقت تھمتی مدد و حیشامہ منسلک عطا ہوئی تھیں الا اس صورت میں کہ موہوب لا من قبیل بابالخان زیر حکومت کورٹ آف وارڈس کے ہو۔

اور اگر موہوب لا من قبیل بابالخان کورٹ آف وارڈس ہو تو مبلغ موہوب لا کے نام یا یہ ہونیکے لئے اسی کورٹ میں داخل کیا جائیگا اور مبلغ مذکور کا حج منسلک کی عدالت یا کورٹ آف وارڈس میں جیسا موقع ہو داخل ہو نا اس قدر دوپہ کی بیباقی کال سمجھا جائے گا۔

اور جب وہ روپیہ بطریق مذکور اصل ہو جائے تو اس سے کفالت ناجات سرکاری خرید کئے جائیں گے اور وہ کفالت ناجات اور اس سود اس شخص کے نام منتقل یا حوالہ کیا جائیگا جو اس کا مستحق ہو یا اس کے فائدہ کیلئے اور طرح پر جس طرح صاحب حج یا کورٹ آف وارڈس جیسا موقع ہو ہدایت کے صرف کیا جائیگا۔

فصل ۳۸۔ ذکر نفع اور سود شے موہو بہ کا۔

دفعہ ۳۰۹۔ بہ خاص کا موہو بہ لا مستحق ہے کہ تاریخ وفات جو می کہ جس قدر نفع شے موہو بہ سے پیدا ہوا ہو اگر کچھ نہ ہوا ہو اس کو بلا کم و کاست حاصل کرے۔

مستثنیٰ۔ بہ خاص میں جبکہ اس کی عبارت شرطیہ ہو شے موہو بہ کا انتفاع جو مابین تاریخ وفات موصی اور تاریخ اثر پذیر ہونے سے پہلے پیدا ہوا ہو شامل نہیں ہے بلکہ وہ استقلال موصی کی جائیداد مابقیہ کا جزو سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے اپنی بہٹیوں کا گلہ بکر کو بہ کیا مابین تاریخ وفات زید اور اس تاریخ کے جب اس کے وصی نے بھیڑیں حوالہ کیں بھیڑوں کی ادن کتری گئی اور چند بھیڑوں کے بچے تھوڑے تو وہ ادن اور وہ بچے بکر کا مال ہیں۔

(ب)۔ زید اپنے کفالت ناجات سرکاری بکر کو بہ کئے الا انہی حوالگی خالد کی وفات تک ملتوی رکھی تو وہ زید اور مابین وفات زید اور وفات خالد کے جمع ہوا ہو بکر کا مال ہے اور جیسے جیسے وصول ہوتا جائے بکر کو ملتا رہے گا بشرطیکہ وہ نابالغ نہ ہو۔

(ج)۔ موصی نے اپنے تمام پامیری نوٹ سرکاری سودی فیصلہ اس عبارت سے بہ کر کہ جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اس کو دے جائیں تو زید اگر وہ عمر نہ کر کو پہنچے تو اس کے مرنے پر ایک سو مستحق ہے الا توئل کا سود جو مابین وفات موصی اور اس تاریخ کے جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے پیدا ہو موصی کی جائیداد مابقیہ کا جزو سمجھا جائے گا۔

ایکٹ ۱۸۶۵ء کے باب سے مقابلہ کرو اس فصل مذاہدوں جینیوں یکہوں۔ بودہ مذہب والوں سے متعلق نہیں (لاحظہ ہو ایکٹ ۱۸۶۵ء)۔

دفعہ ۳۱۰۔ جائیداد ملنے کے ہبہ عام کا موہوب لا مستحق ہو کہ تاریخ استحقاق دہانے سے جائیداد ملنے سے جو کچھ نفع پیدا ہوا ہو حاصل کرے۔

مستثنیٰ۔ جائیداد ملنے کے ہبہ عام میں جب اسکی عبارت شرطیہ ہو وہ انتفاع جو بائین وفات موسیٰ اور تاریخ اثر پذیر ہونے کے شے موہوبہ سے پیدا ہوا ہو شامل نہیں ہے بلکہ وہ انتفاع بطور شے غیر موہوبہ کے ہے۔

تمثیلات

(الف)۔ موسیٰ نے اپنی جائیداد ملنے از شخص نابالغ کو ہبہ کر کے یہ لکھا کہ جب وہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اسکو دیجئے تو جائیداد مذکور کا انتفاع تاریخ وفات موسیٰ سے زید کا مال ہے۔

(ب)۔ موسیٰ نے اپنی جائیداد ملنے کو اس عبارت سے ہبہ کیا کہ جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اسکو دیجئے۔ اس صورت میں زید اگر وہ عمر مذکور کو پہنچے جائیداد ملنے پانچا کا مستحق ہے الا انتفاع تو تاریخ وفات موسیٰ سے اس سے ہوا ہو بطور شے غیر موہوبہ کے ہے۔

دفعہ ۳۱۱۔ جب ہبہ عام کے ادا کیلئے کوئی تاریخ مقرر نہ ہوئی ہو تو شے موہوبہ کا سودا وقت شروع ہوتا ہے جب تاریخ وفات موسیٰ سے ایک برس گزرجائے۔

مستثنیٰ (۱)۔ مگر مبلغ موہوبہ نظر الفیائے کسی دین کے ہبہ ہوا ہو تو سودا تاریخ وفات موسیٰ سے شروع ہوگا۔

مستثنیٰ (۲)۔ مگر موسیٰ شخص موہوب لاکا والد یا والدہ یا اس سے زیادہ فاصلہ کا مورث ہو یا اگر موسیٰ نے اپنے تئیں موہوب لاکے والد یا والدہ کا قائم مقام کیا ہو تو شے موہوبہ کا سودا تاریخ وفات موسیٰ سے شروع ہوگا۔

مستثنیٰ (۳)۔ مگر کوئی مبلغ کسی نابالغ کو ہبہ ہو کہ یہ ہایت ہوئی ہو کہ اسکی پرورش کا خرچ اسی مبلغ سے دیا جائے تو مبلغ موہوبہ کا سودا تاریخ وفات موسیٰ سے شروع ہوگا۔

دفعہ ۳۱۲۔ اگر کسی ہبہ عام کے ادا کے لئے کوئی وقت خاص مقرر نہ ہو تو اسکا سودا اسی وقت مقررہ سے شروع ہوگا۔

اور جو کچھ سودا وقت سے پہلے جمع ہوا ہو وہ موسیٰ کی جائیداد ملنے کا جزو سمجھا جائے گا۔

مستثنیٰ اگر موصی شخص موہوب لہ کا والد یا والدہ یا زیادہ فاصلہ کا مورث ہو یا اس نے اپنے تئیں موہوب لہ کے والد یا والدہ کا قائم مقام کیا ہو اور موہوب لہ شخص نابالغ ہو تو شے موہوب کا سود یا بیخ وفات موصی سے شروع ہوگا الا اس صورت میں کہ وصیتنامہ کی رو سے نابالغ کی پرورش کیلئے کوئی تعداد خاص عطا ہوئی ہو۔

نرخ سود دفعہ ۳۱۳۔ شرح سود کی فیصد للہ سالانہ ہوگی۔

دفعہ ۳۱۴۔ موصی کی وفات سے پہلے برس کے اندر کسی نہ سالانہ کی باقی پر سود واجب الادا نہ ہوگا گو وصیتنامہ میں سالانہ کا یہ برس کے اندر کوئی سود عائد نہ ہوگا۔ سالانہ کی باقی پر سود واجب الادا نہ ہوگا گو وصیتنامہ میں سالانہ کا یہ

اول مرتبہ ادا کر نیلے لئے ایسا وقت مقرر ہو اور جو سال مذکور کے اختتام کی تاریخ سے پہلے پڑے اس سال پر سود جو سالانہ بیخ پر لگایا جائیگا۔ **دفعہ ۳۱۵**۔ جب وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ کسی قدر مبلغ بطور سے بیخ پر لگایا جائے کہ اس پر ایک سالانہ پیدا ہو تو مبلغ مذکور کا سود یا بیخ وفات موصی سے واجب الادا ہے۔

فصل ۳۹۔ ذکر واپسی اشیائے موہوبہ

دفعہ ۳۱۶۔ جب موصی نے شے موہوبہ بوجہ حکم حاکم عدالت کے دی ہو تو اگر موصی حاکم عدالت ادا کیا جائے کہ جابداً وجملہ اشیائے موہوبہ کو ادا کیلئے مکتفی نہ ہو موصی موہوب لہ ادا دل الذکر سے شے موہوبہ کے واپس طلب کر نیکا مستحق ہے۔

دفعہ ۳۱۷۔ جب موصی نے اپنی خوشی سے کوئی شے موہوبہ ادا کی ہو تو اگر جابداً میں کوئی واپسی نہ ہوگی موصی جملہ اشیائے موہوبہ کے ادا کیلئے کافی نہ ہو موصی موہوب لہ ادا دل الذکر سے شے موہوبہ واپس طلب کر نیکا مستحق نہیں ہے۔

دفعہ ۳۱۸۔ جب وہ وقت جو وصیتنامہ میں ہر سال کے شرط کے الفاظ کے لفظ مقرر ہوا ہو بلا ایفا شرط مذکور کے گذر جائے اور اسکے گذر پر موصی بلا ایچک فریاد موصی کو تقسیم کر دے اس صورت میں اگر دفعہ ۳۱۷ مطابق شرط مذکور کے الفاظ کیلئے یہ عائد نہ ہو عطا ہوئی ہو اور شرط کی تعمیل اسکے مطابق ہوگی ہو تو شے موہوبہ کو موصی ہی نہیں ہو سکتا ہو بلکہ وہ لگ جہنوں شے موہوبہ ہی وصال کی ہو اس کو واپس کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

دفعہ ۳۱۹ جب دعوے کے تمام جائیداد دعوے کو اشیاء موقوفہ ہو کر ادا کر نہیں صرف کر دیا ہو اور پیچھے سے اسکو کوئی ایسا دین ادا کرنا پڑے جسکی اطلاع پہلے سے اسکو نہیں ہوئی تھی تو وہی سخت ہے کہ بقدر تعداد دین کے ہر موقوفہ کے لئے حصہ دینی واپس طلب کرے +

دفعہ ۳۲۰ جب دعوے یا حصہ ترکہ نے اشتہارات بنام قرضخواہان شخص متوفی بہ ہدایت اس امر کے کہ جس سیکو جائیداد متوفی پر کچھ دعوے ہو وہ اپنا دعویٰ دعوے وغیرہ کے پاس بھیج دے اور وسیط جاری کئے ہوں طرح عدالت یا ایکورٹ کسی مقدمہ تمام ترکہ میں جاری کرتی تو وہی یا حصہ ترکہ کو اختیار ہے کہ بعد گندہ اسوقت کے جو اشتہارات میں واسطے و پیشی دعوہ کیے مقرر ہوا ہو جائیداد کو کل یا جزا ان دعویٰ جائزہ کے ادا کر فی میں صرف کرے جو اسکو معلوم ہوں اور وہ جائیداد صرف شدہ کی بابت اس شخص کو مقابلہ میں جوابدہ نہ ہو گا جسکے دعوے سے وہ جائیداد کی تقسیم کے وقت لاعلم رہا ہو۔

قرضخواہ جائیداد پر اپنا مطالبہ قائم کر سکتا ہے الا اس دفعہ کی کسی عبارت اسکو کسی قرضخواہ یا دعویدار کو اس امر کی مخالفت نہ ہوگی کہ اپنا مطالبہ اس جائیداد یا اس کے جزو پر جو شخص خاص حامل کنندہ کے پاس موجود ہو قائم کرے +

دفعہ ۳۲۱ جس قرضخواہ نے اپنے دین کا روپیہ نہ پایا ہو وہ مجاز ہے کہ کسی دعوہ کا دعویٰ کر سکتا ہے جس نے اپنی سہ کار روپیہ پایا ہو دعوے کا دعویٰ کرے عام اس کے جائیداد دعوے کی اسکی وفات کے وقت دیون و مہجرات دونوں کے ادا کیلئے کافی تھی یا نہیں اور عام اس کو دعوے نے سہ کار روپیہ اپنی خوشی سے ادا کیا تھا یا نہیں +

دفعہ ۳۲۲ اگر جائیداد دعوے کی اسکی وفات کے وقت تمام اشیاء موقوفہ کر ادا کیلئے کافی تھی تو وہ موقوفہ لے جس نے اپنے سہ کار روپیہ دے دیا اس کو واپس کرنا پڑا ہو کسی اور موقوفہ لے دے واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

۳۲۱۔ اسے روپیہ واپس کرنا پڑا ہو کسی اور موقوفہ لے دے واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

۳۲۲۔ اگر روپیہ نہ پایا ہو یا جسکو دفعہ سابق متعلقہ کو مطابق روپیہ واپس کرنا پڑا ہو مجاز نہیں کہ کسی اور موقوفہ لے دے جسکو اس کے سہ کار روپیہ وصول ہو چکا ہو عام اس کے وہ کل روپیہ بذریعہ نالٹ یا بلا نالٹ وصول ہوا ہو دعوے کا دعویٰ کرے کہ جائیداد دعوے بوجہ اسراف دعوے کے پیچھے سہ کار روپیہ

دفعہ ۳۲۳ اگر جائیداد دعوے کی اسکی وفات کے وقت تمام اشیاء موقوفہ لے دے واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا ہے موقوفہ کی بیباقی کیلئے کافی نہ تھی تو جس موقوفہ لے دے اپنے سہ کار روپیہ بعض انفاذ متعلقہ حد ساعت جواز دے ایک حد ساعت نیز حد ساعت مشورہ سے خارج کر دیئے گئے ہیں۔

۳۲۳۔ اگر جائیداد دعوے کی اسکی وفات کے وقت تمام اشیاء موقوفہ لے دے واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا ہے موقوفہ کی بیباقی کیلئے کافی نہ تھی تو جس موقوفہ لے دے اپنے سہ کار روپیہ

۳۲۳۔ اگر جائیداد دعوے کی اسکی وفات کے وقت تمام اشیاء موقوفہ لے دے واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا ہے موقوفہ کی بیباقی کیلئے کافی نہ تھی تو جس موقوفہ لے دے اپنے سہ کار روپیہ

ترجمہ حبیب اللہ خان
نمبر ۱۸۹۱

ایک درات ہندوستان ۱۸۹۱ء

دفعہ ۳۳ میں بجاؤ الفاظ جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل جہاں کہیں واقع ہوئے ہیں الفاظ کوکل گورنمنٹ اور بجاؤ الفاظ برٹش انڈیا کے الفاظ مالک زیر انتظام کوکل گورنمنٹ اور بجاؤ الفاظ جناب محترم الیم اجلاس کونسل کے لفظ کوکل گورنمنٹ اور بجاؤ الفاظ گورنٹ آن انڈیا کے مقامی سرکاری گورنٹ قائم کئے جاویں گے۔

فصل ۴۴ متفرقات

دفعہ ۳۲۹۔ بموجب ایکٹ ۷ سن ۱۸۷۱ء منسوخ ہوئی۔

دفعہ ۳۳۰۔ بموجب ایکٹ ۲۲ سن ۱۸۷۱ء منسوخ ہوئی۔

دفعہ ۳۳۱۔ اس ایکٹ کا احکام کسی شخص مندرجہ ذیل کے تحت لاگو ہوگا۔
 وراثت یا دیگر اشخاص جو دوا و بعض وصیت نامہ اور ترکہ
 لاویستی : از دوا و جی ایکٹ ہذا کا متعلق نہ ہونا۔
 یا دھکے ترکہ کے استحقاق وراثت مبنی بر وصیت یا بلا وصیت
 متعلق نہ ہونگی اور نہ کسی وصیت نامہ یا ترکہ لاویستی سے متعلق ہو سکے جو یکم جنوری ۱۸۷۱ء سے پہلے ظہور میں آئے۔
 اس ایکٹ کی دفعہ ۴۴ ایسے از دوا و جی سے متعلق نہ ہوگی جو تاریخ مذکور سے پہلے منعقد ہوئے۔

لفظ "ہندو" کو موقوفہ دفعہ ہذا کی غرض سے اور مراد میں جی دہاں ہی لہذا معاملات وراثت میں ایکٹ ہذا جیسا کہ متعلق نہیں
 بہ طور ثبات ہونے کی ایسی از دوا و جی کو صریح و غیر مشاعرہ وراثت میں بل و اقامہ جیونیوس قانون مذکور متعلق کیا جاوے گا۔
 لفظ "ہندو" اپنی وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے جن معنوں میں کہ ابتدائی ریکارڈوں میں استعمال ہوا تھا اور اس میں کھانا
 ہیں۔ ایکٹ ہندو کا یہ ہو سلاج کا کرکن بننے سے اس فرقہ سے جس میں وہ پیدا ہوا خواہ خواہ تعلق ختم نہیں ہو جا تا اور
 ان مقدمات میں جن ایکٹ ۱۸۷۱ء متعلق نہیں ہے پر وریٹ و جیٹات تسمی جو ایکٹورٹ بریٹی کی بابت ہندو یا مسلمان
 و دیگر ایسے اشخاص کو عطا ہوں جو قوم انگریز کے نام کو سوم نہیں ہیں صرف بغرض وصولیاتی قرضیات اور ضمانت کی بنیاد
 اوکندہ کو اثر پذیر ہوتی ہیں اور صرف اسی غرض سے عطا کیا جاسکتی ہیں سو اے ان صورتوں کے کہ جھکے واسطے اور طرح پر
 حکم ایکٹ ۷ سن ۱۸۷۱ء میں ہے اور رسوم پر وریٹ صرف تعداد قرضیات مذکور پر واجب الادا ہوتی ہے بچی مسلمان
 ہیں کہ جسے غرض محمدی متعلق ہونی چاہیے سو اے اس صورت کے کہ کوئی رواج خاص قدیم یا علی الاتصال خلاف اسکے
 ثابت ہو (۳)۔

دفعہ ۳۳۲۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہندو باجلا کو نسل
 اختیار گورنر جنرل و بارہ تہتی اگر کسی
 فرقہ یا قوم یا جاگت یا نسل ایکٹ ہذا سے
 مجاز ہیں کہ وقتاً فوقتاً اپنے حکم کے ذریعہ سرٹش انڈیا کے کسی فرقہ یا قوم یا جاگت

۱۔ فصل ہندوؤں کی کھوس میں بونہ و مہیشا لوں کو متعلق نہیں (۱) لفظ ایکٹ ۷ سن ۱۸۷۱ء کے نسبت پر وریٹ و جیٹات تسمی میں ہندوؤں اور
 مسلمانوں کے ہندوؤں اور ان اشخاص جو از دوا و جی و مہیشا لوں کو متعلق نہیں ہیں۔ (۲) لفظ ایکٹ ۷ سن ۱۸۷۱ء دفعات ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴

کو ایسی فرقہ یا قوم یا جماعت کو بعض اشخاص کو جن سے اس ایکٹ کے کل احکام یا اس قدر احکام کا جو حکم میں مقرر
ہوئی تعلق کرنا غیر ممکن یا خلاف مصلحت معلوم ہو اس ایکٹ کے تمام یا بعض احکام کی تاثیر سے اس ایام کیلئے
جو ایکٹ کے نفاذ سے یا رخ حکم تک نہ رہے ہوں یا ایام آئندہ کے لئے مستثنیٰ فرمائیں۔
اور جناب شہم الیہم اجلاس کو نسل اپنے حکم متذکرہ صدر کو وقتاً فوقتاً منسوخ کر نیکی بھی مجاز ہونے کے واسطے
پر منسوخ نہ کر سکیں گے کہ وہ منسوخ ایام یا فیروز پور ہو۔

جس قدر حکام یا شیخات اس دفعہ کے مطابق ہوں وہ گزٹ آف انڈیا میں مندرج کیا جائیں گے۔

دفعہ ۳۳۔ (۱) جب کوئی عطا پرو بیٹ یا چھٹیاں اہتمام ترکہ اس ایکٹ
کی رو سے منسوخ یا اہل ہو جائے تو اس شخص کو جبکہ پرو بیٹ یا چھٹیاں مذکور عطا
ہوئی نہیں لازم ہوگا کہ خود اپرو بیٹ یا چھٹیاں مذکور اس عدالت کے حوالہ کر دے جو وہ پرو بیٹ یا چھٹیاں عطا
(۲) اگر شخص مذکور دفعہ ۱ اور بغیر جو معقول کے وہ پرو بیٹ یا وہ چھٹیاں اُس طرح پر حوالہ نہ کرے تو
اوپر جو جانے کی سزا جسکی حد اب ۱۰ روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا جسکی سزا
تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ضمیمہ

(اسٹامپ فیس)

حضور اس وقت سے ایکٹ شدہ منسوخ ہوا ہے

تمام شد

مطبوعہ رَوْنِ بَانْدَر
جَنُرَل اَلِجِنَتِی

۱۸۶۵
۱۹۵۷ء ۱۰۔ دفعہ ۳۳ ایسی عدالتی سنگے ملا کر کہ ایکٹ نہ کی تاثیر سے مستثنیٰ کرے ہیں۔ دفعہ ۳۳ ایڈیا گزٹ ۱۹۵۷ء ۱۰۔
۱۹۵۷ء ۱۰۔ دفعہ ۳۳ ایسی سنگے ملا کر کہ ایکٹ نہ کی تاثیر سے مستثنیٰ کرے ہیں۔ دفعہ ۳۳ ایڈیا گزٹ ۱۹۵۷ء ۱۰۔

قانون دفع نمبر ۱۸۹۶ء	۱	لائق وکلاء جو جسے تصدیق کی ہو کہ اس وقت تک مجموعہ ضابطہ فوجداری	تہت
شادی یوگان اہل ہندو نمبر ۱۸۵۵ء	۲	کی جہد فرمیں اور جو جسے تصدیق کی ہو کہ اس وقت تک مجموعہ ضابطہ فوجداری	۱۸
شرح محمدی آپس جابجا فیصلجات اور مستند کتب کے	۳	نہیں ہو سکتی	۱۹
حوالے دے گئے ہیں	۴	قانون شہادت نمبر ۱۸۵۷ء	۲۰
دھرم شاستر مشرغ	۵	شرح قانون شہادت - قانون شہادت کے تمام جدیدہ و قریب	۲۱
قانون قرض نمبر ۱۸۵۷ء غیر مشرغ	۶	مسائل کو نہایت عمدگی سے حل کر کے ایک عالم فہم قانون ساز کا شرح	۲۲
ایکٹ پنجاب گورنٹ آف وارڈس نمبر ۱۸۵۷ء	۷	لیکن میں اس وقت تک کتاب نگیزی شائع قانون شہادت نمبر ۱۸۵۷ء	۲۳
ایکٹ گورنٹ آف وارڈس مغربی شمالی نمبر ۱۸۵۷ء	۸	ڈیلر صاحب لنگھم صاحب دیو جی صاحب دیواریہ علی صاحب	۲۴
ایکٹ میعاد پنجاب نمبر ۱۸۵۷ء	۹	و غیر وہ مدد کی گئی ہے	۲۵
کینی اے ہند شرح (۱۸۵۷ء)	۱۰	قانون حلف نمبر ۱۸۵۷ء مشرغ	۲۶
ایکٹ دیوالیہ (۱۸۵۷ء)	۱۱	قواعد چوکیداران پنجاب	۲۷
صیغہ فوجداری	۱۲	قانون پولیس نمبر ۱۸۵۷ء	۲۸
مجموعہ تعزیرات ہند نمبر ۱۸۵۷ء	۱۳	نمبر ۱۸۵۷ء	۲۹
شرح مجموعہ تعزیرات ہند یہ کتاب شرح تعزیرات ہند	۱۴	تازہ نمبر ۱۸۵۷ء	۳۰
میں صاحب کی طرف سے اور دیگر شرح مولفہ مورگن ہنٹن کی	۱۵	تھا بازی نمبر ۱۸۵۷ء	۳۱
والدین کے ہاں تو والدین کے ہاں تو والدین کے ہاں تو والدین کے ہاں تو	۱۶	داخلت بیجا میویشی نمبر ۱۸۵۷ء	۳۲
ایکٹ کل مجموعہ ہندو قانون نمبر ۱۸۵۷ء	۱۷	اسلحو نمبر ۱۸۵۷ء مشرغ مع قواعد	۳۳
ہوئی۔ البتہ اضافہ تیار اور تازہ نظر اور دیگر ترمیمیں	۱۸	قیدیان نمبر ۱۸۵۷ء	۳۴
رات کے پوچھنے کے لیے نصاب کی ضرورت	۱۹	میٹھا نجات نمبر ۱۸۵۷ء	۳۵
دو چاند اور ترمیمیں میں اس کے لیے درجہ دوم ہو	۲۰	اٹوم جرایم پیشہ نمبر ۱۸۵۷ء مشرغ مع قواعد	۳۶
نہایت مفید و نیا اور کسی ایک فہرست میں مندرج ہے کہ کہا جاتا ہے کہ	۲۱	اسناد بیہوشی حیوانات نمبر ۱۸۵۷ء	۳۷
اس وقت تک جہد رکت میں متنازعہ تھی اور ترمیم کے نام پر	۲۲	حفاظت پرنگان وحشی نمبر ۱۸۵۷ء	۳۸
ہوئی ہیں وہ اسکے مقابل میں بالکل نہیں اور اس کے لیے شرح	۲۳	حوالیہ جبران نمبر ۱۸۵۷ء	۳۹
اس کا متبادل نہیں کر سکتی	۲۴	رمایہ کو حیثیت دیتے سرکاری کو کالبر نمبر ۱۸۵۷ء	۴۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۱۸۵۷ء	۲۵	مجموعہ قانون جہاد نمبر ۱۸۵۷ء مشرغ مع قواعد	۴۱
شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری جس میں تحت اور اضافات ہوائی	۲۶	قانون پاکلیجات نمبر ۱۸۵۷ء مشرغ	۴۲
ممبران مجلسی و ناشر کے تالیف کیا ہے اس کا اندازہ کتاب کی	۲۷	عہد شکنی پیشہ وران نمبر ۱۸۵۷ء مشرغ	۴۳
سی ہو سکتا ہے تمام مستند شرح مگر نیری کا ایلیٹ جوتدرسا	۲۸	رہنمہ نمبر ۱۸۵۷ء مشرغ مع قواعد	۴۴
شاہین قانون کو تمام دیگر شرح سے متفق نہ کر سکتا ہے و ہندی تہذیب	۲۹	ٹیلیگراف نمبر ۱۸۵۷ء	۴۵
اس قابل تدارک عام پسند شرح میں کر دیا گیا ہے	۳۰	ڈاکٹر جات نمبر ۱۸۵۷ء	۴۶

قانون اسناد و سرکشی نمبر ۱۸۷۵ء مشرق	۲۲	قانون انکم گیس نمبر ۱۸۸۶ء	۲۲
محکمہ گریڈ نمبر ۱۸۷۱ء و نمبر ۱۸۷۹ء	۲۲	حکومت نمبر ۱۸۷۵ء مشرق مع قواعد	۲۸
سلیس و ڈپلوم نمبر ۱۸۷۶ء	۲۲	دفینہ نمبر ۱۸۷۵ء	۲۱
ایکٹ نمبر ۱۸۷۹ء متعلق اراضی بدکنار	۲۲	قرضہ حکام موقوفہ نمبر ۱۸۷۹ء	۱۶
قانون آوارہ گردان ایل یورپ	۲۲	مجموعہ قانون قرضہ قرضیت ارضی و قرضہ کاشتکارا	۲۲
ایکٹ مضامین عام نمبر ۱۸۷۹ء	۲۲	نمبر ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۸۸۴ء مع قواعد	۱۲
ہیکٹ آرمیٹلے اڈو ایکٹ نمبر ۱۸۷۵ء	۳۲	قانون پیش نمبر ۱۸۷۵ء مشرق	۲۲
کل کے کارخانوں کا ایکٹ نمبر ۱۸۷۵ء	۳۲	رجسٹری نمبر ۱۸۷۵ء مشرق ۴۴ مشرق مع قواعد	۱۸
قانون تادیب بگاہ نمبر ۱۸۷۵ء	۲۲	مزارعان پنجاب نمبر ۱۸۷۵ء	۲۶
معارضات ہند نمبر ۱۸۷۵ء مشرق	۲۲	مالگداری پنجاب نمبر ۱۸۷۵ء	۲۶
مشرکت ہند پنجاب نمبر ۱۸۷۵ء مشرق مع قواعد	۲۲	مالگداری پنجاب نمبر ۱۸۷۵ء	۲۶
ملک مغربی شمالی دادہ نمبر ۱۸۷۵ء	۲۲	مشرقی	۲۶
میونسپل ہند پنجاب نمبر ۱۸۷۵ء مشرق مع قواعد	۲۲	تواحدہ دادہ ۱۸۷۵ء مشرق	۲۶
مغربی شمالی دادہ نمبر ۱۸۷۵ء	۲۲	رنگان ملک مغربی و شمالی نمبر ۱۸۷۵ء	۲۸
سرحدی ریگولیشن نمبر ۱۸۷۵ء	۲۲	مالگداری	۲۸
ضیغہ مال		بٹوارہ نمبر ۱۸۷۵ء	۲۶
قانون دیار بدکنار نمبر ۱۸۷۵ء مشرق مع قواعد	۲۲	ارضی زمین خاص حقون رعیت عطا کردہ قانون نمبر ۱۸۷۵ء	۲۸
اسٹاپ نمبر ۱۸۷۵ء	۲۲	قانون وصول مالگداری نمبر ۱۸۷۵ء	۲۸
متمم فرق کتابیں		ڈیپٹ دیوانی پنجاب از ۱۸۷۶ء تا ۱۸۹۰ء	۲۸
شرح قانون اشاعت نمبر ۱۸۷۵ء کی ایسی جامع اور مکمل شرح	۲۲	فوجداری	۲۸
نہیں آج تک کو تمام قواعد و نظام موجود ہیں	۲۲	مال	۲۸
قانون رسوم عدالت نمبر ۱۸۷۵ء	۲۲	قواعد عرائض نویسیاں	۲۲
شرح قانون رسوم عدالت عام پسند ہوئی کی وجہ سے تھوڑے	۲۲	مجموعہ سوالات آنجان تحصیلداران و منصفان و	۲۲
عصرہ میں کی دفعہ چھپ چکی ہے	۲۲	اکٹر اسسٹنٹ کاشنران پنجاب ۱۸۷۹ء تا حال	۲۲
قانون افسون نمبر ۱۸۷۵ء مشرق مع قواعد	۲۲	مجموعہ سوالات امتحان نائب تحصیلداران پنجاب	۲۲
آبکاری نمبر ۱۸۷۵ء مع قواعد	۲۲	از ۱۸۷۵ء تا حال	۲۲
حصول ارضی نمبر ۱۸۷۵ء مع قواعد و سرکلات	۲۲		
آہنار و کاس نمبر ۱۸۷۵ء مشرق مع قواعد و سرکلات	۲۲		

حق

المش

بینچ روز بازار پریس امرت

